SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, July 03, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty minutes after five in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحیم

و لو بسط الله الرزق لعباده لبغوا فی الارض ولکن ینزل بقدر ما یشآء انه بعباده خبیر بصیر ۝ وهو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطو ا وینشر رحمته وهو الولی الحمید۝

ترجمہ۔ اور اگر خدا اپنے بندوں کے لئے رزق میں فراخی کر دیتا تو زمین میں فساد کرنے لگتے۔ لیکن وہ جس قدر چاہتا ہے اندازے کے ساتھ نازل کرتا ہے۔ بیشک وہ اپنے بندوں کو جانتا (اور) دیکھتا ہے ۝ اور وہی تو ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانیکے بعد مینہ برساتا اور اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے اور وہ کارساز (اور) سزاوار تعریف ہے ۝

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, July 03, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty minutes after five in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

و لو بسط الله الرزق لعباده لبغوا فی الارض ولكن
ينزل بقدر ما يشآء انه بعباده خبير بصير ۝ وهو الذی
ينزل الغيث من بعد ما قنطو ا وينشر رحمته وهو
الولی الحميد۝

ترجمہ۔ اور اگر خدا اپنے بندوں کے لئے رزق میں فراخی کر دیتا تو زمین میں فساد کرنے لگتے ۔
لیکن وہ جس قدر چاہتا ہے اندازے کے ساتھ نازل کرتا ہے ۔ بیشک وہ اپنے بندوں کو جانتا (اور)
دیکھتا ہے ۝ اور وہی تو ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانیکے بعد مینہ برساتا اور اپنی رحمت کو پھیلا
دیتا ہے اور وہ کارساز(اور) سزاوار تعریف ہے ۝

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: Question Hour- Question No. 7 Tahir Bizenjo Sahib. Yes, please Gohar Ayub Sahib.

Mr. Gohar Ayub Khan: Mr. Chairman, sir, it seems that the Minister Sahib is busy in some meeting.

جناب چیئرمین۔ چوہدری شجاعت حسین کا مجھے فون آیا تھا ، وہ کہہ رہے تھے کہ میں کسی میٹنگ میں ہوں ، پانچ دس منٹ تک پہنچ رہا ہوں ۔ تو کیا defence کے سوالات کے جوابات آپ دے رہے ہیں ۔

جناب گوہر ایوب خان۔ نہیں جناب ، میرے پاس brief نہیں ہیں I seek your indulgence. جو سوالات میری وزارت سے متعلق ہیں starting from 170 یہ پانچ چھ سوالات ہیں ، ان کو پہلے لے لیتے ہیں، اس وقت تک شاید وزیر صاحب بھی آ جائیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔

جناب گوہر ایوب خان۔ شکریہ ۔

Mr. Chairman: So, who is going to answer defence questions?

جناب گوہر ایوب خان۔ میرے پاس تو brief نہیں ہیں۔ شاید اس وقت تک وزیر صاحب پہنچ جائیں،تو 170 سے لے لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ کشمیر آفیرز وغیرہ کے جوابات آپ دیں گے۔

جناب گوہر ایوب خان ۔ جی ۔ Northern areas and FATA کے سوالات کے جواب میرے پاس ہیں۔

جناب چیئرمین۔ تو 170 کے بعد کون سے سوالات آتے ہیں ۔

جناب گوہر ایوب خان ۔ Questions No: 170 , 175,176,181,182,183,184 یعنی کافی سارے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔ ہم 170 سے شروع کرتے ہیں ۔سوال نمبر 170 ۔ محمد طاہر بزنجو صاحب کا ہے ۔

170. *Mr. Muhammad Tahir Bizenjo: Will the Minister for Kashmir Affairs, Northern Affairs, Northern Affairs and States and Frontier Regions be pleased to state the number of persons working in the Ministry, its attached departments, subordinate offices and corporations with grade-wise and province-wise break-up ?

Mr. Gohar Ayub Khan : Grade-wise/Province-wise strength of the officers and Ministerial staff of Ministry of Kashmir Affairs and Northern Areas and States and Frontier Regions (Main), its attached departments, subordinate offices and corporation is attached.

(Annexure has been plced in the senate Library)

جناب چیئرمین۔ سپلیمنٹری۔

جناب محمد طاہر بزنجو۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ متعلقہ annexure لائبریری میں رکھ دیا گیا ہے ۔ میں نے تو اس کا مطالعہ بھی نہیں کیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ یہاں پر بھی اس کی کاپی موجود ہے ۔ آپ یہ لے لیں ۔ہم اگلے سوال پر جاتے ہیں ، آپ یہ پڑھ لیں اور ہم پھر دوبارہ آپ کا سوال لے لیتے ہیں ۔ سوال نمبر 175 ، سید عابدحسین الحسینی صاحب ۔

175. *Syed Abid Hussain Al-Hussaini: Will the Minister for Kashmir Affairs, Northern Affairs and States and Frontier Regions be pleased to refer to the Senate Starred Question NO.152 replied on 22-5-1997 and state :

(a) the village-wise amount of penalties imposed by Political Agents in Kurram Agency, since 1987 ;

(b) the legal status of the Kohat Pact, 1983 ; and

(c) the details of expenditures made from the "Aman Tigga Fund" during the said period ?

Mr. Gohar Ayub Khan : The requisite information from the Government of NWFP is being collected and will be placed at the table of the august House as soon as received.

Mr. Chairman: This is also that the requisite information is being collected and will be placed at the table of the august House as soon as received.

گوہر ایوب صاحب ! یہ تو کوئی جواب نہیں ہے ۔

سید عابد حسین الحسینی۔ اس کا جواب ہی نہیں آیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ آپ نے صحیح بات کہی ہے ۔ اس کا جواب نہیں آیا ہے ۔

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین صاحب ! یہ دس سال کا period ہے ' کافی details مانگی ہیں ۔ میں آج ہی صبح ہانگ کانگ سے آیا ہوں ۔میں نے انہیں کہا ہے کہ اس کی معلومات fax کے ذریعہ سے بھیجی جائیں ۔ شاید ان کے پاس fax نہیں ہے لیکن پورے دس سال کی details حاصل کرنے میں کافی وقت لگے گا ۔ The moment it is received, I will place it on the table of the House.

سید عابد حسین الحسینی ۔جناب چیئرمین صاحب ! گزشتہ اجلاس میں بھی یہی سوال پوچھا گیا تھا اور اس کا یہی جواب آیا تھا اور اب پھر اس کا یہی جواب دیا گیا ہے ۔

Mr. Gohar Ayub Khan: Sir, if this is the thing, I will check it up اگر پولٹیکل ایجنٹ نے ایسا کیا ہے I will ask for his explanation.

جناب چیئرمین۔ اگلا سوال نمبر 176 ' جناب انور کمال مروت صاحب ۔

176. ***Mr. Anwar Kamal Khan Marwat:** Will the Minister for Kashmir Affairs, Northern Affairs and States and Frontier Regions be pleased to state :

(a) the number of Frontier Constabulary Platoons ; and

(b) whether it is fact that number of Platoons of different tribes have been raised recently except "Marwat Tribe ", if so, its reasons ?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) Total strength of Frontier Constabulary is 383 Platoons. Out of these Marwat Tribe has got 17 Platoons, each platoon consists of 43 individuals.

(a) in the new raising of Frontier Constabulary for District Malakand, Marwat Tribe was not alloted any platoon because the existing strength of Marwat Platoons commensurate with the population of that tribe. Secondly only those tribes were considered for recrutitment which were not enrolled since

Mr. Chairman: Any supplementary?

جناب انور کمال خان مروت۔ ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے مروت tribe کے بارے میں ان سے پوچھا تھا۔ میری اطلاع کے مطابق آفریدی خٹک tribes وغیرہ میں بھی انہوں نے کوئی نئی پلاٹون ریز کی ہیں لیکن یہاں جواب میں لکھتے ہیں population basis پر سوائے مروت tribe کے جو کہ اپنی پاپولیشن کے حساب سے پوری اتر رہی ہے۔لہذا tribe wise ہم نے ان کی کوئی پلاٹون ریز نہیں کی ہے اور یہ لکھتے ہیں کہ خالی ڈسٹرکٹ مالاکنڈ کے لئے انہوں نے کوئی پلاٹون ریز کی ہے ۔ ایک تو ڈسٹرکٹ مالاکنڈ نام کی کوئی چیز نہیں ہے ۔مالاکنڈ ڈویژن ضرور ہے جس میں ڈسٹرکٹ سوات ، ڈسٹرکٹ دیر اور ڈسٹرکٹ چترال آتے ہیں۔مالاکنڈ تو ڈویژن کا نام ہے ۔ There is no such district as Malakand. اگر انہوں نے مالاکنڈ میں کوئی پلاٹون ریز کی ہے تو اس کا نام بتا سکیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر فار کشمیر آفیئرز۔

جناب گوہر ایوب خان۔ آنریبل سینیٹر صاحب ٹھیک کہتے ہیں ۔ There is no such thing as district Malakand. ڈویژن ہے اور مالاکنڈ میں جو کی گئی ہیں recruitments were made for 16 platoons from the following tribes which has less representation-

in the Frontier Constabulary. اس میں آفریدی ہیں - اسی طرح اکوڑہ خٹک کے ہیں ، اورکزئی بھی ہیں، اورکزئی آکاخیل ہے ، اورکزئی سپاہ ہے ، اورکزئی طورخیل ہیں ، وزیر جانی خیل ہیں ، وزیر طورخیل ہیں، وزیر بزن خیل ہیں، اتمان خیل ہیں، سواتی بھی ہیں from district Swat ، یوسف زئی بھی ہیں، محسود بھی ہیں ، خٹک بھی ہیں۔ یہ ٹوٹل ۱۶ پلاٹون تھیں اور پلاٹون میں اندازاً ۴۳ ممبرز ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب حاجی دلاور خان صاحب۔

حاجی دلاور خان۔ وزیر صاحب نے ہماری مہمند ایجنسی کا نام نہیں لیا ہے ۔ ہمیں فرنٹیئر کانسٹیبلری پلاٹون کی بہت سخت ضرورت ہے ۔ ہمارے تمام لوگ بیروز گار ہیں۔ آپ یقین کریں کوئی کام نہیں ہے ۔ نام بھی نہیں لیا اور پلاٹون کی بھی کمی ہے ۔ میں منسٹر صاحب سے اپیل کرتا ہوں کہ ازراہ مہربانی تمام ایجنسیوں کی طرح مہمند ایجنسی کو بھی پلاٹون دے دیں۔ تاکہ ہمارے لوگ برسرروزگار ہو جائیں۔

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین صاحب جس وقت ضرورت پڑے گی ۔ ان کی فکس ایک strength ہے ۔ اگر اس میں گنجائش ہوئی تو ضرور رکھیں گے ۔ جتنے قبیلے ہیں ان کو بھی اور مہمند کو بھی consider کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ جناب علامہ جواد ہادی صاحب ۔

سید محمد جواد ہادی۔ جناب چیئرمین صاحب میں وزیر محترم سے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جن ٹرائب کا ایف سی میں کوٹہ اور پلاٹون نہیں ہے ۔ کیا وہ ان tribes کو ایف سی میں کوٹہ دینے پر غور فرمائیں گے۔

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین صاحب جو ایف سی میں کوٹہ ہے اور پلاٹون ہیں۔ وہ صوبہ سرحد کے خصوصی قبیلے ہیں۔ صوبہ سرحد کا ہر قبیلہ اس میں نہیں جا سکتا تو جو نہیں ہیں اور جن کو ڈالنا چاہتے ہیں ، ان کے نام مجھ کو دے دیں۔ تقریباً اکثریت تو ہے جو قبائلی علاقے اور سیٹل ایریا میں ہے لیکن صوبہ سرحد کے کئی قبائل ہیں ۔ ایف سی میں non Pashtoon نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین۔جی جناب علامہ صاحب۔

سید محمد جواد ہادی۔ جناب چیئرمین صاحب طوری قبیلے کا ایف سی میں کوئی کوٹہ نہیں ہے اور کوئی پلاٹون نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔جی جناب ' فرما رہے ہیں کہ طوری قبیلے کا کوئی کوٹہ نہیں ہے۔آپ لڑائی کرنے والے نہیں ہوں گے۔

جناب گوہر ایوب خان۔ They are good soldiers میں اس کو چیک کرلوں گا ۔ ہمیشہ سے طوری مشہور تھے اور اگر ہمارے آنریبل سینیٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ نہیں ہیں۔I will check upon it and give a reply as to why they are not recruited.

جناب چیئرمین۔ڈاکٹر حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ وزیر موصوف سے میرا یہ سوال ہے کہ یہ فرنٹیئر کانسٹیبلری بلوچستان اور فرنٹیئر دونوں ریجن کو کنٹرول کرتی ہے اور سب سے لمبا بارڈر بلوچستان میں ہے ۔ بلوچستان کے tribesmen اس میں بھرتی نہیں کئے جا رہے ہیں۔۳۸۲ پلاٹون ہیں اور یہ حقیقت ہے۔ میں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ بلوچستان کے جو tribesmen ایف سی میں بھرتی ہونے چاہیئے تھے وہ کیوں نہیں بھرتی ہو ئے ۔ بلکہ فرنٹیئر سے لوگ آ کر بلوچستان میں recruitment جب ہوتی ہے وہاں بھرتی ہو جاتے ہیں ۔ اس کی وجہ کیا ہے ۔ پالیسی کیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔منسٹر فارکشمیر آفیئرز۔

جناب گوہر ایوب خان ۔ Reasonable question from the honourable Senator. میں چیک کروں گا کہ پالیسی کیا ہے لیکن ایف سی عموماً جو پختون ایریا کے ٹرائب ہیں اور سیٹل ایریاز کے پختون ٹرائب ہیں' ان کی ہے ۔ تمام فرنٹیئر کے نان پختون قبائل ایف سی میں نہیں جا رہے ۔ اس میں ' میں چیک کروں گا بلوچستان میں' کیونکہ بلوچستان کا بارڈر جو افغانستان کے ساتھ لگتا ہے وہاں پختون ٹرائبز زیادہ ہیں ۔

جناب چیئرمین۔وہاں پر اس قسم کی ملازمتوں کی ضرورت ہے ۔

جناب گوہر ایوب خان ۔ اچھی تجویز ہے ۔ ضرور اس کو میں چیک کروں گا اور

تسلی بخش جواب دوں گا۔

جناب چیئرمین۔جی جناب اور کوئی سوال جی۔ --- کوئی نہیں ہے۔ چوہدری شجاعت صاحب، ڈیفنس کے سوالات کے جوابات آپ دے رہے ہیں؟

چوہدری شجاعت حسین :جی ہاں جناب۔

جناب چیئرمین۔جی سوال نمبر۷۔ طاہر بزنجو صاحب۔

7. *Mr. Muhammad Tahir Bizenjo : Will the Minister for Defence be pleased to state :

(a) the total number of Federal Government schools and colleges with their province-wise break-up ; and

(b) the amount allocated for these schools during the last three years ?

Minister for Defence : (a) The number of schools and colleges under the administrative control of Federal government Educational Institutions Directorate in various cantonments/garrisons of the country, province-wise, is indicated below :-

NUMBER OF INSTITUTIONS

Province	Colleges	Secondary Schools	Primary Schools	Total
Punjab	20	117	65	202
NWFP	4	29	8	41
Sindh	3	15	4	22
Balochistan	1	8	3	12
Total :	28	169	80	277

@ Transferd from the Education division.

(b) Federal Ministry of Education is not maintaining any school or college in the provinces.

Amount allocated for the aforementioned schools/colleges during the last three years is given below : -

NON-DEVELOPMENT BUDGET (Rs. in million)

Province		1994-95	1995-96	1996-97
Punjab		275.029	333.823	365.525
NWFP		50.261	57.901	66.488
Sindh		13.179	37.137	40.738
Balochistan		11.794	13.972	15.360
	Total:	368.263	442.833	488.111

DEVELOPMENT PROJECTS

Province		1994-95	1995-96	1996-97
Punjab		13.946	29.752	23.000
NWFP		3.617	2.193	1.000
Sindh		4.353	10.076	8.395
Balochistan		-	-	-
	Total :	21.916	42.021	32.395

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال ۔

جناب محمد طاہر بزنجو ۔ جناب میرا سوال تھا کہ صوبہ وار تفصیلات کے تحت وفاقی سرکاری سکولوں اور کالجوں کی تعداد کیا ہے ۔ اس میں جو تعداد کالجز کی بلوچستان میں دی گئی ہے وہ صرف ایک ہے لیکن ساتھ ہی وزیر موصوف نے تحریر کیا ہے کہ صوبوں میں کسی سکول یا کالج کی فیڈرل منسٹری آف ایجوکیشن دیکھ بھال نہیں کررہی۔

دوسرے ترقیاتی پروجیکٹس کے لئے گزشتہ تین سال سے وفاق جو فنڈ الاٹ کرتی ہے۔ جناب اس میں بلوچستان کے لئے ایک روپیہ تک بھی نہیں رکھا گیا۔ تو میرا ضمنی سوال وزیر

موصوف سے یہ ہے کہ وہ یہ بتائیں کہ اگر بلوچستان بیمار ہے تو کیا پاکستان صحت مند ہو گا اور دوسرا یہ کہ آخر اس طرح بلوچستان کو نظرانداز کرکے ہمارے حکمران کیوں ذہنی اور روحانی طور پر لطف اندوز ہوتے ہیں ؟

جناب چیئرمین۔چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ معزز سینیٹر نے اچھی تجویز دی ہے ۔ جہانتک ان کے سوال کا تعلق ہے یہ صحیح ہے وفاقی وزارت تعلیم صوبوں کے سکولوں اور کالجوں کے لئے کوئی رقم نہیں دیتی ۔

جناب چیئرمین۔اور یہ سوال کہ اگر بلوچستان بیمار ہوتا ہے تو پاکستان صحت مند رہ سکتا ہے obviously' نہیں ہو سکتا ۔

چوہدری شجاعت حسین : نہیں ہو سکتا ہے جی ۔

جناب محمد طاہر بزنجو۔اگر نہیں ہو سکتا ہے تو بلوچستان کی ترقی پر توجہ مرکوز کی جائے اور وزیر صاحب ہمیں یہ یقین دلائیں کہ ہمارے ساتھ آئندہ بھی یہی سلسلہ چلے گا یا اس میں کچھ تبدیلی بھی ہو سکتی ہے ۔

چوہدری شجاعت حسین : بالکل نہیں چلے گا جی ، کبھی بھی نہیں چلے گا ۔

جناب چیئرمین۔نہیں چلے گا جی ۔ جناب چانڈیو صاحب ۔

جناب غلام قادر چانڈیو ۔ جناب بلوچستان کے لئے کوئی فنڈ نہیں رکھے گئے ہیں ۔ اس کی کیا وجہ ہے وزیر صاحب بتائیں کہ کیا وجہ ہے ؟ ترقیاتی پروجیکٹس کے لئے بلوچستان کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی ہے اس کی کیا وجہ ہے ؟

چوہدری شجاعت حسین : رکھی گئی ہے جی ۔ غیر ترقیاتی منصوبوں کے لئے تو رکھی گئی ہے ۔ ترقیاتی منصوبوں کے لئے بھی رکھی گئی ہے ۔ میں مزید بھی پتہ کرلوں گا کہ کیوں نہیں رکھی گئی ہے ۔

جناب چیئرمین۔دیکھیں بلوچستان کے لئے جتنے فنڈز ہیں یہ سکولز اور کالجز کے لئے ہیں ۔ تو نان ڈویلپمنٹ فنڈ رکھا ہوا ہے۔ ترقیاتی فنڈ نہیں رکھا گیا ہے کیونکہ ابھی مزید سکول

وہاں نہیں بنانے ہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے ۔ جی جناب سیف اللہ خان پراچہ ۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔جناب بلوچستان کے لئے انہوں نے پرائمری سکول تین دکھائے ہیں اور سیکنڈری سکول آٹھ دکھائے ہیں۔ مگر پاپولیشن کے پریشر کی وجہ سے وہاں کے جو مقامی لوگ ہیں، خاص کر کوئٹہ چھاؤنی کے ، وہ سکول کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے ڈبل شفٹ کا کئی سالوں سے مطالبہ کر رہے ہیں ۔ اگر آپ نیا سکول نہیں بنا سکتے ہیں تو انہی سکولز میں کم از کم ڈبل شفٹ چلا دیں ۔ کیا وزیر صاحب اس پر غور فرمائیں گے ؟

چوہدری شجاعت حسین : بالکل جناب اس کے اوپر غور کیا جائے گا ۔

جناب چیئرمین۔جی اس پر غور کریں ۔ جی عالی صاحب ۔

جناب جمیل الدین عالی۔جناب والا! جواب (بی) میں یہ کہا گیا ہے کہ Federal Ministry of Education is not maintaining any schools and colleges in the province. یہ میرا خیال ہے کہ یہ زبان یا الفاظ کی غلطی ہے کیونکہ if it means the Federal Ministry of Education that is Block D in Islamabad . They are maintaining several colleges in various provinces . In Karachi they are maintaining the Urdu and Arts College, Federal Govt. Science College, some Medical Colleges here and there and National Arts College in Lahore.

تو میرا خیال ہے کہ the honourable Minister may kindly enqiure whether the answer has been correctly written کیا ان کی مراد صرف کنٹونمنٹ ایریا سے ہی ہے تو بھی۔ It cuts across the first position of the answer . وہاں تو یہ province wise جا رہے ہیں۔ نیچے یہ کہہ رہے ہیں there is some confusion and contradiction, would he kindly explain or can he kindly rectify it later on?

جناب چیئرمین۔ جی جناب چوہدری صاحب ۔

چوہدری شجاعت حسین ۔ جناب والا! جواب تو درست دیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود اگر معزز سینیٹر کی اگر کوئی اور انکوائری ہے تو میں اس کے متعلق بھی معلوم کر کے اگلے روٹا ڈے پر بتا دوں گا ۔

جناب چیئرمین۔ جناب آپ کیا فرما رہے ہیں کہ اردو کالج کراچی میں' ایک دو کے نام بتائیں۔

جناب جمیل الدین عالی ۔ جناب والا ! Federal Ministry of Education is already maintaining the colleges. فیڈرل گورنمنٹ اردو کالج کراچی 'فیڈرل گورنمنٹ سائنس کالج کراچی ۔ دو تو میں ویسے ہی بتا رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ دو نام انہوں نے دیئے ہیں ۔ جی عاقل شاہ صاحب۔

سید عاقل شاہ۔ جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ان F.G Colleges and Schools میں سویلین کے لئے کوئی داخلے کا کوٹہ ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جی چوہدری صاحب ۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! سویلین کے لئے کوئی کوٹہ نہیں ہے ۔

چوہدری شجاعت حسین۔ کوٹہ کوئی نہیں ہے لیکن دونوں کے لئے داخلہ کھلا ہے ۔

سید عاقل شاہ۔ جناب والا! جو کنٹونمنٹ میں رہتے ہیں ان کو تو داخلہ ملنا چاہئیے ۔وہ پراپرٹی ٹیکس کنٹونمنٹ کو تو دیتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ کوٹہ نہیں ہے ویسے آپ داخلہ لے لیں ۔ اگر آپ میرٹ پر آتے ہیں تو آپ کو داخلہ مل جائے گا ۔

سید عاقل شاہ۔ جناب والا ! میری اطلاع کے مطابق کوٹہ ہے ۔

جناب چیئرمین۔ کوٹہ ہے ۔ جی چوہدری صاحب اس کو چیک کر لیں ۔ جی حبیب جالب ۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب والا! میں محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سال over all سوشل سیکٹر میں خصوصاً ایجوکیشن میں پچھلے سال کے نسبت رقم کم رکھی گئی ہے اور بلوچستان میں ناخواندگی کا ریشو ملک کے دیگر حصوں کی نسبت زیادہ ہے ۔ کیا وزیر موصوف اس جانب توجہ دلائیں گے کہ بلوچستان میں بھی خواندگی کی ریشو بڑھائیں اور اس سلسلے میں ترقیاتی مد میں رقوم رکھنے کا عہد کریں گے اور آئندہ بلوچستان کے دیگر حصوں میں بھی

اس قسم کے کالج اور سکول کھلوانے میں فیڈرل منسٹری اہم رول ادا کرے گی۔

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر آف ڈیفنس۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! جہاں تک وفاقی حکومت کا تعلق ہے وہ تو ایک علیحدہ چیز ہے لیکن جہاں تک منسٹری آف ڈیفنس کا تعلق ہے۔ میں انہیں ضرور کہوں گا کہ وہ صوبہ بلوچستان کے لئے اس دفعہ زیادہ بجٹ رکھیں۔

جناب چیئرمین۔ اگلا سوال نمبر 33 جناب الیاس بلور صاحب۔

33. *Mr. Ilyas Ahmad Bilour : Will the Minister for Defence be pleased to state whether payments due under the Brown Amendment and return of military hardware have been made to Pakistan by the US government ?

Minister for Defence: Under Brown Amendment withheld military hardware worth US $ 368 Million was released to Government of Pakistan. Till todate stores to the tune of US $ 350 Million have been received. At present one ship (MV Malakand V-137) carrying goods worth US $ 10 Million is on the high seas.

جناب چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال۔

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب والا! میں وزیر صاحب سے صرف اتنا پوچھوں گا کہ اس کی ٹوٹل amounts کیا تھیں جو we pay there میں صرف ایک ہی سوال پوچھوں گا کیونکہ اس سے آگے بہت اہم سوال ہیں۔ میں ان سے یہی پوچھتا ہوں کہ ان کی ٹوٹل amounts کتنی تھی' ان میں سے 350 ملین ڈالر تو آئے ہیں اور 10 ملین ڈالر on the sea ہیں۔اس کی کل رقم کتنی تھی جو ہم نے ادا کی تھی۔

جناب چیئرمین۔ کس نے ادا کی تھی۔

جناب الیاس احمد بلور۔ یہ جو ہم نے hardware کے پیسے دئیے ہوئے تھے۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں۔ مختلف چیزوں کے لئے ہوتے ہیں' کچھ جہازوں کے لئے

@ Transferrd from the Foreign Affairs Divsion

ادا کئے ہوں گے اور آپ کس کا پوچھ رہے ہیں؟

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب والا! یہ جو Brown Amendment کے تحت جو پچھلی حکومت بڑا شور مچاتی رہی ہے کہ وہاں ہمارے جو جہازوں کے پیسے ہیں، وہ واپس آئیں گے۔

جناب چیئرمین۔ یہ جو پیسے آئے ہیں۔یہ تو صاف لکھا ہوا ہے۔

جناب الیاس احمد بلور۔ اچھا جی میرا کوئی ضمنی سوال نہیں جانے دیں۔ اگلا سوال۔

جناب چیئرمین۔ او کے جی۔ خواجہ قطب الدین صاحب۔

Khawaja Qutabuddin: The Brown covered two other military aspects. 1. One was the release of Pakistan military equipment which was sent to United States for repairs. I would like to enquire from the honourable minister whether the equipment has been returned to Pakistan or it is physically still in U.S.

No.2, the second military aspect was that the Pakistan Armed Forces had observed that some of the equipments had become obsolete due to shelf life or some other technological advancement. There is certain dollar value also attached to such equipment. I would like to know whether this amount had been compensated to Pakistan and in that Brown Amendment, it was also envisaged that such equipments will be sold. Has this equipment been sold and the amount been reimbursed to Pakistan? So I would like to know an answer to these.

جناب چیئرمین، یعنی obsolete equipment would be sold

Khawaja Qutabuddin: Yes sir, because sometimes the equipment becomes obsolete because of shelf life.

Mr. Chairman: Why should anybody buy it than. If it is obsolete, why should anybody buy it.

Khawaja Qutabuddin: No. No, sir, there are two aspects to it. Obsolete due to shelf life and because of some technological advancement like ground support equipment for the F16s. So there are countries who are prepared to accept that equipment like the ground support equipment. So it was accepted and decided in that amendment that this equipment is going to be sold and the amount is going to be reimbursed to Pakistan. So I would like to know on both these military aspects as to what is the position now?

Mr. Chairman: Yes Ch. Shujaat Hussain Sahib.

چوہدری شجاعت حسین ۔ جناب والا! سوال ویسے کافی لمبا کیا گیا ہے۔ دو تین چیزیں بلکہ چار چیزیں پوچھی گئی ہیں لیکن جو انہوں نے ایک خاص بات پوچھی وہ یہ ہے کہ equipment واپس آیا ہے یا نہیں ۔ اس سلسلے میں، میں یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ repair ہونے کے بعد واپس آچکا ہے۔ جہاں تک F16 کے رقم کی واپسی کا تعلق ہے تو اس میں حکومت پاکستان کا اصولی موقف تھا کہ طیارے جو دیئے گئے ہیں ان کی رقم واپس کی جائے ۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں آپ سوال دوبارہ ان کو سمجھا دیں تا کہ ان کو سمجھ آ جائے کہ سوال کیا ہے۔ بہت لمبا سوال ہے ۔ اگر آپ صحیح طریقے سے put کریں تو سمجھ آجائے کہ سوال کیا ہے۔

Khawaja Qutabuddin: Sir, the first part of my question has been answered by the honourable Minister that the equipment which was sent to United States for repair, has been released under the Brown Amendment, that was one military aspect covered under this amendment. The second aspect was that the military equipment which was ordered, let us say of 368 million Dollars, because of the time gap much of the equipment became obsolete because of some technological advancement that has taken place. The Pakistan Armed Forces observed that they will not be able to lift it and this either will be disposed of or

compensation will be given to Pakistan. So I would like to know whether this has taken effect or not.

جناب چیئرمین، یہ تو میرے خیال میں گوہر ایوب صاحب بہتر بتا سکیں گے ابھی
وہ ہو کر آئے ہیں was thereany such agreement Gohar Ayub Sahib? کہ some
obsolete equipment will be disposed of. So why should they buy it اگر ہم نہیں
خریدتے تو کوئی اور اسے کیوں لے گا۔

جناب گوہر ایوب خان۔ معزز سینیٹر نے خود ہی سوال کیا ہے اور خود ہی جواب
دے دیا ہے۔

جناب چیئرمین، میں بھی تو سوال پوچھ رہا ہوں کہ why should anybody
buy obsolete equipment which Pakistan does not need?

Khawaja Qutabuddin: Sir, again I want to repeat because of the embargo that was placed, a lot of time lapsed and much development also took place. So the Armed Forces observed that they would not be interested in this equipment, either it will be disposed of or compensation will be given.

Mr. Chairman: This is what I am saying that Pakistan Armed Forces do not need that equipment. Why should any other country buy these equipments.

Khawaja Qutabuddin: O.K., sir, if it is not disposed of let me phrase it. Has a compensation been given to Pakistan.

جناب چیئرمین، کیوں گوہر ایوب صاحب would you know the details of it.

جناب گوہر أیوب خان، جناب چیئرمین! جب میں امریکہ گیا تو یہ issue
میرے بریف میں نہیں تھا۔ یہ Brown Amendment کا جو سوال ہے اس میں cover کیا ہوا ہے۔
جتنے پیسے واپس دیئے گئے اور کتنا equipment واپس آ چکا ہے اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ ملین
ڈالرز کا ایک M.V Malakand Ship ہے اس کے اوپر load کیا ہوا آ رہا ہے لیکن میں نے

وہاں F16s کا discuss کیا تھا۔ انہوں نے سوال نہیں کیا ہے۔ اس کا میں نے آکر یہاں جواب دیا بھی اور حکومت کو بھی بتایا ہے 4 options ہیں۔ ایک یا جہاز ہمیں واپس دیئے جائیں یا full amount ہمیں واپس دی جائے، یا یہ F16 کسی third country کو بیچے جائیں۔ Indonesia is out of the question now اور چوتھا جو ہے We go to American court یہ options ہیں۔

جناب چیئرمین: ماجد سلطان صاحب۔

Mr. Majid Sultan: Sir, I would like to ask question regarding Brown Amendment that Brown Amendment also authorise IMET, that is, Military Education and Training for Pakistani Military Officers. Sir, I would like to know from the honourable Minister whether has it been implemented, No.1. And No.2, sir, I would like to ask, what is the number of Pakistani officers who have been sent to United States under this programme for higher education?

جناب چیئرمین: جی گوہر ایوب صاحب۔

جناب گوہر ایوب خان: جناب چیئرمین! گو کہ یہ Defence سے related ہے مگر جس طرح معزز سینیٹر صاحب نے سوال پوچھا ہے۔ There is still an embargo on officers from going. IMET say or OPEC دونوں کے اوپر ہمارا embargo ہے for the time being and we are negotiating, hopefully, کچھ نہ کچھ طریقہ کار نکل آئے گا۔

جناب چیئرمین: جی ظفر صاحب۔

جناب محمد ظفر: جناب چیئرمین! شکریہ، معزز سینیٹر قطب الدین صاحب نے سوال پوچھا تھا اور انہوں نے پتہ نہیں کیوں جان بوجھ کر F16 کا تذکرہ کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ وہ بھی اس کا بہت important اور لازمی حصہ ہے۔ I would like to know and the nation would like to know کہ یہ جو ہمیں compensation ملنی تھی یاوہ جو obsolete F-16 آنے تھے اس کے متعلق، اب اس کی کیا fate ہے۔ وہ جو ۴ آپشنز ہیں کورٹ میں جانا ہے نہیں جانا ہے۔ پیسے لینے ہیں یا نہیں لینے ہیں۔ یا جو سارا ٹوٹا پھوٹا مال ہے اس کو واپس لانا ہے۔ ان میں سے کونسی option پر اس وقت گورنمنٹ کام کر رہی ہے۔ اور اس کے متعلق کب تک کوئی فیصلہ

ہونے کی امید ہے۔

جناب چیئرمین : جی Minister for Defence' چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ F-16 کی رقم کی واپسی کے سلسلے میں امریکی حکومت کی رائے میں ان طیاروں کو کسی تیسرے ملک کو فروخت کرنے کے بعد ان کی حاصل شدہ رقم پاکستان کو ادا کی جائے گی۔ بہرحال حکومت پاکستان کا تمام فورم پر اصولی موقف یہ رہا ہے یا تو طیارے دیئے جائیں یا جو رقم ان کو ادا کی گئی ہے وہ بمع سود واپس کی جائے۔ یہ ہمارا موقف ہے۔

جناب چیئرمین: بہت ہو گئے ہیں۔ آگے بھی تو لوگوں کے سوال رہ جاتے ہیں۔

جناب محمد ظفر: جناب چیئرمین! صرف ایک سپلیمنٹری سوال۔

جناب چیئرمین: جی ظفر صاحب کبھی کبھی پوچھتے ہیں۔ جی فرمائیے۔

جناب محمد ظفر : جناب چیئرمین! ابھی ابھی منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ obsolete کو لینے کے لئے تیار ہیں' اس کو تو کوئی بھی ملک لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ یہاں تک کہ انڈونیشیا کو جو آفر ہوئی تھی انہوں نے بھی decline کر دیا ہے۔ اب اس آپشنز کو کیوں انہوں نے open رکھا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین : جی فرمائیے۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! اگر کوئی لینے کے لئے تیار نہیں ہوگا تو ہمارا رقم کا مطالبہ وہی کا وہی ہے۔

جناب چیئرمین : جی اگلا سوال نمبر ۸۵ ملک عبدالرؤف صاحب۔

85. @***Malik Abdul Rauf** : Will the Minister for Railways be pleased to state :

(a) whether it is a fact that 2770 bags of sugar imported from India have been recently burnt ; and

(b) whether any inquiry has been conducted in the matter, if so, the

---

@ Transferred from the commerce Division.

names of the persons responsible for this loss ?

Minister for Railways : (a) A consignment of 2770 bags of Indian sugar was lying in Goods Shed and got partially damaged by fire.

(b) An enquiry was conducted by an officers committee but they could not determine the cause of out-break of fire. Railway Police also conducted enquiry but could not determine the cause of fire, nor did they hold any Railway employee responsible for negligence.

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری سوال۔

ملک عبدالرؤف: جناب چیئرمین! اس میں لکھا گیا ہے کہ چینی کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ آگ لگی ہے لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ تحقیقات سے یہ پتہ چلا کہ آگ کس طرح لگی ہے۔ کس آدمی نے لگائی ہے ۔ اس کی کیا وجوہات ہیں۔ اگر کسی نے لگائی ہے تو اس کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے۔ تحقیقات سے کوئی پتہ چلا ہے۔

جناب چیئرمین: جی Minister for Railways۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! ابھی تک یہ پتہ واقعی نہیں چل سکا کہ یہ آگ شارٹ سرکٹ سے لگی ہے یا کسی آدمی نے لگائی ہے۔ اس کی انکوائری ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین: چوہدری صاحب، آگ کب لگی تھی۔

چوہدری شجاعت حسین: یہ ۱۶ مئی ۱۹۹۷ء کو لگی تھی۔

جناب چیئرمین: ابھی تو مہینہ بھی نہیں ہوا ہے۔ پاکستان میں تو ۶ مہینے کے بعد کہیں گے کہ ابھی تک پتہ نہیں چلا ۔ یہ کسی چور کا کام ہے۔ جی رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب! اگر آپ جواب ملاحظہ کریں گے تو اس میں تمام تر انکوائریاں مکمل ہوگئی ہیں۔ آپ دیکھیں وہ کہتے ہیں کہ

an inquiry was conducted by an officers committee but they could not determine the cause of the out-break of fire. Railway Police also conducted an enquiry but

could not determine the cause of fire, nor did they hold any Railway employee responsible for the negligence.

انکوائریاں تو ہو گئی ہیں۔ انکوائریاں مکمل بھی ہو گئی ہیں لیکن یہ کچھ ایسا معمہ ہے کہ نہ پولیس سے حل ہوا ہے نہ Officers سے حل ہوا ہے تو آنریبل منسٹر یہ بتائیں گے کہ کیا کوئی اور انکوائری اس سلسلے میں ہو رہی ہے۔ اگر ہو رہی ہے تو وہ کب تک مکمل ہو گی اور کیا اس کی رپورٹ وہ ہاؤس میں پیش کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر برائے ریلوے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! جیسا کہ آپ نے پہلے خود ہی فرمایا ہے کہ ابھی ایک مہینہ ہوا ہے۔ جب آگ لگی تھی تو انکوائری تو ہونی تھی۔ اب اگر یہ کہتے ہیں کہ انکوائری ہوئی نہیں اور پھر یہ کہتے ہیں کہ انکوائری کیوں نہیں ہوئی ۔ انکوائری تو ہونی تھی لیکن وہ انکوائری ابھی نا مکمل ہے ۔ مکمل ہونے پر ہاؤس میں پیش کردی جائے گی ۔

جناب چیئرمین۔ اچھا جی رضا صاحب ۔

میاں رضا ربانی۔ جناب اس میں تو کہا ہوا ہے کہ دونوں انکوائریاں مکمل ہو چکی ہیں اور ریلوے کا کوئی بھی ملازم جو ہے اس پر ذمہ داری نہیں ڈالی گئی۔ تو میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ ان دو انکوائریوں کے علاوہ کیا کوئی تیسری انکوائری بھی ہو رہی ہے اور اگر ہو رہی ہے تو پھر وہ کون کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی چوہدری صاحب اگر نہیں ہو رہی تو کروائیں کیونکہ کافی چیزیں ضائع ہو گئی ہے ۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! آپ خود پڑھ لیں انگریزی وہ بھی جانتے ہیں شاید آپ بھی جانتے ہیں آپ دیکھ لیں اگر اس میں غلط لکھا گیا ہے تو پھر میں جواب دینے کو تیار ہوں لیکن اگر اس میں لکھا گیا ہے کہ انکوائری ہوئی ہے یہ نہیں لکھا گیا کہ انکوائری مکمل کر لی گئی یا انکوائری کا فیصلہ ہو چکا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جی ہاں یہ قانونی نکتہ ہے۔(تالیاں) جی یہ لکھا ہوا ہے کہ انکوائری ہوئی

ہے لیکن یہ نہیں لکھا ہوا کہ مکمل ہوئی ہے ۔جی جناب ڈاکٹر حئی صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب! میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ ہمارے ملک میں امپورٹڈ غلہ ہو یا چینی ہو اکثر یہ کہتے ہیں جہاز ڈوب گئے ہیں یا گوداموں کو آگ لگ گئی ہے اور اکثر یہ عام مشہور ہے سارے ملک کے عوام بھی جانتے ہیں اس کو، کیا یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا کہ ہم اپنے ملک کے خزانے کو نقصان بھی دیں، کروڑوں اربوں روپے لوٹ کرلے بھی جائیں بیچ دیں کسی اور جگہ اور نشاندہی یہ کریں کہ اس کو آگ لگ گئی یا جہاز سمندر میں آتے آتے ڈوب گیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ مشکل یہ ہے کہ اس کو بجھا بھی نہیں سکتے کیونکہ پانی ڈالیں گے تو چینی تو گھل جائے گی ۔ یہ بھی دقت ہو گی ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب یہ کب تک لوٹ مار جاری رہے گی اور کب تک اس کی روک تھام کا کوئی انتظام کریں گے۔ کم از کم بس ہونی چاہئے اب تو ہم اربوں ڈالر کے مقروض ہیں۔ اب بھی عوام کی جان اس لوٹ مار سے خلاص نہیں ہوتی چودہ کروڑ عوام مقروض ہیں مگر یہ سلسلہ جاری ہے۔ اس کی روک تھام کے لئے موجودہ حکومت آئندہ کے لئے کوئی پالیسی بنائے کہ کوئی جہاز نہ ڈوبے اور گوداموں میں آگ نہ لگے ۔

جناب چیئرمین۔ تو آپ کی کیا تجویز ہے۔اس کی آگ بجھانے کے لئے کیا کیا جائے ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب میری تجویز یہ ہے کہ اگر یہ ذمہ دار لوگ ایمانداری سے کام لیں تو کسی کو جرات نہیں ہے جناب چوری کرنے کی یا اس قسم کی حرکت کرنے کی ۔

جناب چیئرمین۔ اگر چینی کو آگ لگے تو اس پر کیا ڈالا جائے تو وہ بجھ جائے گی۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! میں کیا کہوں کہ کس طرح آگ بجھے گی۔ بڑا اہم سوال ہے جناب یہ مذاق نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب وہ کہہ رہے ہیں کہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ غلہ یا چینی کو اس طرح آگ لگ جاتی ہے تو نقصان پہنچتا ہے قومی خزانے کو تو اس کے لئے کیا آپ اقدامات کریں گے تاکہ آئندہ ایسی بات نہ ہو ۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! اگر کوئی جان بوجھ کر یہ چیزیں کر رہا ہے تو اس کا تو نوٹس لینا چاہیئے لیکن اگر قدرتی لگ جائے تو پھر کیا کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔جی ڈاکٹر بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ سوال کے جواب سے پورے ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوتا ہے کیونکہ اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ انکوائری مکمل ہوچکی ہے۔ اس کے باوجود بھی وہ ناکام ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ سے ایک ٹیم لائی جائے پھر جو ان کی انکوائری ٹیم تھی اس کی انکوائری کی جائے وگرنہ یہ کوئی مذاق ہے کہ انکوائری مکمل ہو چکی ہے اور اس کا کوئی ریزلٹ نہیں ہے۔ اس سےمعلوم ہوتا ہے کہ وہ انکوائری والے خود ملوث ہیں۔ یہ ہمیں مطمئن کریں۔

جناب چیئرمین۔ چوہدری صاحب وہ کہتے ہیں انکوائری مکمل نہیں ہے ۔ جی مسعود کوثر صاحب۔

سیدمسعود کوثر۔ شکریہ جی۔ میں یہ جاننا چاہوں گا جناب والا! آپ کی وساطت سے کہ عام طور پر جب بھی کوئی shipment ہوتی ہے تو اس میں جو بھی مال ہوتا ہے اس کی انشورنس ہوا کرتی ہے ۔ کیا اس سلسلے میں کوئی انشورنس ہوئی تھی اور اس کا کلیم پھر گورنمنٹ نے کیا ہے اور اگر کیا ہے تو وہ فارن کرنسی میں کیا ہے یا لوکل کرنسی میں کیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی اس کی انشورنس ہوئی تھی چوہدری صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ اس کی انشورنس پرائیویٹ سیکٹر نے کرائی تھی۔ظاہر ہے انشورنس ضرور ہوئی ہو گی یہ کبھی ہو نہیں سکتا کہ انشورنس نہ ہوئی ہو۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، جی وہ مزید چینی ڈال کر بجھائی گئی تھی۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ، جناب چیئرمین! میرا آپ سے سوال یہ ہے کہ چینی پر اگر پانی ڈالا جائے تو وہ گھل جاتی ہے۔ تو یہ آگ کس طرح بجھائی گئی ہے۔

جناب چیئرمین، جی مزید چینی ڈال کر۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی جناب بلور صاحب۔

جناب الیاس احمد بلور: جناب والا! ہمارے ملک کی یہ بدقسمتی ہے کہ یہاں کراچی ڈرائی پورٹس پر آگ لگی، لاہور ڈرائی پورٹس پر پچھلے دو سال میں آگ لگی، جب یہاں سے سب کچھ چوری کر لیا جاتا ہے، پھر وہاں آگ لگا دی جاتی ہے اور اس انکوائری کا انجام پھر کچھ بھی نہیں ہوتا۔ میرے خیال میں یہ بھی ایسا ہی ہے کہ دو ہزار سات سو ستر بوری میں دو ہزار بوری محکمے نے چوری کر لی ہو گی اور سات سو ستر بوری کو آگ لگا کر دکھا دی گئی ہو۔ میں آپ کو بڑے وثوق سے کہتا ہوں جناب، مجھے اس کے بارے میں بہت اچھی طرح علم ہے کہ دونوں ڈرائی پورٹس پر جو آگ لگی ہے اس میں کروڑ ہا روپے کا 'سامان انہوں نے دکھایا کہ جل گیا' there was nothing in that اور اس لئے حکومت کو کسی وقت تو آ کر یہ step down کرنا چاہیئے کہ جب کبھی بھی ایسا ہو any officer who is incharge he should be sacked immediately

جناب چیئرمین: جی وزیر داخلہ صاحب۔ جی وہ فرما رہے ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین: جی جناب والا! ٹھیک ہے جی ایسا ہی ہو گا، انکوائری ابھی مکمل نہیں ہوئی، جوں ہی مکمل ہو گی ہاؤس میں پیش کر دی جائے گی، جو کرنا چاہیں کر لیں۔

جناب چیئرمین: جی ملک رؤف صاحب آخری سوال۔

ملک عبدالرؤف: جناب چیئرمین! اس اردو کے کتابچے میں انکوائری کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں لکھا ہوا اور انگریزی میں لکھا ہوا ہے کہ inquiry conduct کی گئی ہے، یہ تضاد ہے،

جناب چیئرمین: جی انگریزی میں ہے اور اردو میں نہیں ہے،

ملک عبدالرؤف: اردو میں صرف یہ لکھا ہے کہ "آگ سے جزوی نقصان پہنچا ہے" اور انگریزی میں لکھا ہوا ہے کہ "an inquiry was conducted by the officers committee"

جناب چیئرمین: یہ کیا بات ہوئی، یہ ہماری غلطی ہے کہ ان کی ہے، لیکن یہ translation ہم کرتے ہیں یا وہ کر کے بھیجتے ہیں، ------ اگر ہم کرتے ہیں تو ہماری غلطی ہوئی، یا پھر کسی انگریز نے انکوائری کی ہو گی۔

I think we will go on to the next question and we will examine this in the meantime, 156 - Ilyas Ahmed Bilour sahib.

156. ***Mr. Ilyas Ahmad Bilour** : Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state whether it is a fact that the Government has allowed the US government to open an FBI office in Islamabad, if so, its reasons?

Chaudhry Shujat Hussain: No.

Mr.Chairman: Any Supplementary.

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Sir, I beg to differ with the Honourable Minister that he has said 'no'. I have got the newspaper with me of 8-8-1996 i.e., " News" in which Tariq Baig has written that with a recent approved findings of the Congress, Washington will also open a FBI office in Beijing, Tel Aviv and in that they have said that in Pakistan, until now, the USA was assisting Pakistan through their FBI in tracking down the traitors and against the anti-narcotics. FBI officers have visited Pakistan after bombing of the Egyptian embassy in Islamabad. FBI agents also came here after the killing of the two American officers and now here, this point sir, is very important , an agreement has already been reached between the Washington and Islamabad to open a FBI office in Islamabad. Sir, this is a letter of 8-8-1996. This is a news and this is fax...

واشنگٹن کے وائٹ ہاؤس کی جو fact finding sheet ہوتی ہے that is always correct اور وہ پاکستان کی طرح ہر چیز کو چھپاتے نہیں ہیں' اور یہ بے نظیر صاحبہ کی حکومت میں فیصلہ ہوا تھا اور میرے خیال میں یہ دفاتر کھلے ہیں اور اسی وجہ سے شاید کانسی بھی گیا ہے۔

This is the letter, this is with me, it's an open secret.

جناب چیئرمین، جی چوہدری صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین، جناب والا! جو سوال پوچھا گیا تھا اس کا جواب دیا گیا ہے' یہ جو

ان کی اپنی observation وہ بھی ٹھیک ہے، سوال یہ پوچھا گیا تھا کہ ابھی تک حکومت پاکستان نے FBI کے دفاتر کھولنے کی اجازت دی ہے یا نہیں، تو اس کا جواب تھا کہ وہ نہیں دی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، جی جناب زاہد خان صاحب۔

Mr.Chairman: Zahid Khan Sahib.

جناب محمد زاہد خان، جناب والا! میں وزیر صاحب سے ضمنی سوال پوچھتا ہوں کہ جب اخبار یہ لکھ رہا ہے تو ان کی اجازت کے بغیر دفاتر کیسے کھلے ہیں،

Qazi Muhammad Anwar: Sir, how many offices FBI is having in Pakistan because the Minister says, the offices are already there. So, where are those offices?

(interruption)

چوہدری شجاعت حسین، میں نے کب کہا ہے کہ۔۔۔۔۔۔

قاضی محمد انور، جناب والا! آپ نے کہا ہے کہ yes, the offices are there

Ch. Shujaat Hussain: Officers.

قاضی محمد انور، ان کا سوال بھی ٹھیک ہے اور ان کا جواب بھی ٹھیک ہے۔

how many offices of FBI in Pakistan.

چوہدری شجاعت حسین، جناب والا! جہاں تک ایمبیسیوں کا تعلق ہے، سارے ممالک کے افسران یہاں آتے رہتے ہیں لیکن ابھی تک کسی کو دفتر کھولنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

جناب الیاس احمد بلور، جناب والا! نہیں جناب fact findings میں definitely لکھا ہوا ہے کہ agreement has been made

جناب چیئرمین، صحیح بات ہے لیکن وزیر صاحب اس کی denial کر رہے ہیں،

جناب الیاس احمد بلور، this is unfair میرے خیال میں یہ دفاتر تو کھلے ہی ہوں گے۔

جناب چیئرمین، لیکن دیکھیں کہ وزیر صاحب ذمہ داری سے جواب دے رہے ہیں تو we should accept that **ملک عبدالرؤف** صاحب میں نے وہ translation منگوائی ہے، اردو کی کاپی کا صفحہ پانچ دیکھیں اس پر صحیح ترجمہ موجود ہے۔

ملک عبدالرؤف، نہیں وہ تو جناب والا اور چیز ہے۔ اس کو دوسرے سوال کے ساتھ attach کر دیا گیا۔

جناب چیئرمین، آپ صفحہ پانچ دیکھیں، جزو "ب" دیکھیں، اس ضمن میں اسسٹنٹ آفیسروں کی ایک کمیٹی اور ریلوے پولیس نے ایک انکوائری کی لیکن یہ آگ لگانے کی وجوہات کا پتہ لگانے میں ناکام رہے۔ اس ضمن میں نہ ہی کسی ریلوے ملازم کو غفلت کے لئے ذمہ قرار دیا گیا۔جی علامہ جواد ہادی صاحب۔

سید محمد جواد ہادی، جناب چیئرمین! الیاس بلور صاحب کے سوال کے جواب میں یہ میں ضمنی طور پر پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر FBI کا یہاں پر کوئی دفتر نہیں ہے تو امریکہ کی یہاں پر جو ایجنسیاں ہیں، یہاں پر جو کارروائیاں کرتی ہے، پکڑ دھکڑ، آدمیوں کو اغواء کرتے ہیں، منشیات کے کاروبار میں، جیسے اخبارات میں آیا کہ ایاز بلوچ نے ہمارے ایک آفیسر کو دو کلو ہیروئن دی تھی یا ہمارے دیگر اندرونی امور میں مداخلت کرتے ہیں، دہشت گردی کے حوالے سے ماشاء اللہ وہ کافی فعال ہیں۔ یہ امور وہ کس طرح انجام دیتے ہیں، کیا وزیر داخلہ اس پر روشنی ڈالیں گے کہ کیا ہماری حکومت کے علم میں یہ ہے کہ یہ کارروائیاں وہ کس طریقے سے کرتے ہیں، جبکہ رسمی طور پر ان کا یہاں پر کوئی دفتر نہیں۔

جناب چیئرمین، جی چوہدری صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین، جناب والا! کوئی غیرقانونی کارروائی نہیں کرتے، امریکہ کی بات نہیں، کوئی بھی ایمبیسی کرے، حکومت اس کا نوٹس لے سکتی ہے اور لینا بھی چاہیے لیکن جہاں تک FBI کا تعلق ہے، صرف امریکی سفارتخانے کا نہیں اب باقی بھی کئی ایسے سفارتخانے ہیں جہاں پر انہوں نے narcotics control کے لئے اپنے لوگ رکھے ہوئے ہیں اور حکومت پاکستان سے ان کا رابطہ رہتا ہے۔

سید محمد جواد ہادی : جناب چیئرمین! پرسوں کی پریس کانفرنس میں وزیر داخلہ کا یہ بیان آیا ہے کہ کچھ غیرملکی ایجنسیاں یہاں دہشت گردی میں ملوث ہیں۔ یہ بہترین موقع ہے کہ وہ اس پر روشنی ڈالیں۔

جناب چیئرمین: نہیں اس کا اس سے تعلق نہیں ہے، جی محمد شاہ آفریدی صاحب۔

حاجی محمد شاہ آفریدی: جناب والا! میں ایک واقعہ بیان کرنا چاہتا ہوں، پوائنٹ آف آرڈر پر۔

جناب چیئرمین: نہیں آپ واقعہ نہ سنائیں، سوال کریں۔

حاجی محمد شاہ آفریدی: 1996ء میں دبئی ایئرپورٹ پر میں خود موجود تھا، امریکی میجر جنرل اور اس کے کچھ فوجی تھے، وہ اجازت کے بغیر دبئی ائیرپورٹ پر اترا اور میجر جنرل نے کہا کہ مجھے کسی ملک میں جانا ہو تو مجھے اجازت کی ضرورت نہیں، ہم صرف اطلاع کرتے ہیں، تو کیا پاکستان میں بھی وہ اسی طرح کرتے ہیں یا اجازت لیتے ہیں۔ جیسے 1996ء میں دبئی ایئرپورٹ پر وہC130 فوجی جہاز دبئی حکومت کی اجازت کے بغیر اترا۔ آدھ گھنٹے میں دبئی کی شوریٰ نے ایمرجنسی طور پر اس کو اجازت دی اور دبئی کے وزیر داخلہ نے کہا کہ آپ کو شوریٰ نے اجازت دے دی ہے۔ میں اس کا چشم دید گواہ ہوں کہ اگر اجازت نہیں بھی دیتے تو امریکہ صرف اطلاع کرتا ہے اجازت نہیں مانگتا، یہ یاد رکھ لینا، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کا بھی کیا یہی حال ہے۔

جناب چیئرمین: جی چوہدری صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا! کسی بھی ایمبیسی کا کوئی بھی آدمی بغیر ویزے کے پاکستان میں داخل نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب ضمنی سوال ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ ہمارے ملک میں عوام یہ محسوس کرتے ہیں کہ امریکہ پاکستان میں جو بھی کرنا چاہے اس کو اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ امریکی کونسلر ہو، ان کے Ambassadors ہوں، چھوٹی level officers ہوں، وہ پاکستان

میں اس طرح سے آزادی سے پھرتے ہیں کہ جیسے ان کو کسی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ ہم ایک آزاد خود مختار ملک کی حیثیت سے یہ سب کچھ کیوں برداشت کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی۔ Minister for Interior

چوہدری شجاعت حسین۔ بالکل جناب والا! کوئی بھی برداشت نہیں کرتا اور نہ صرف امریکہ بلکہ کوئی بھی ملک ایسے اقدامات کرے گا تو اس کا سخت نوٹس لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ جی۔ Next question 157 الیاس بلور صاحب۔

157. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the steps taken by the Government to check the illegal entry of foreigners into Pakistan and for their immeidate deportation ?

Ch. Shujaat Hussain : The following steps have been taken to check illegal entry of foreigners into Pakistan :-

(a) Information of pre-verification system for Indian nationals, whereby visas are issued after antecedents are verified by Provincial Governments.

(b) Pakistan missions abroad are instructed to issue passports to Pakistanis after verification from home authorities.

(c) Extensive coordination between Provincial Governments and Pakistan Rangers to check illegal entry at borders.

(d) Introduction of new visa stickers for Indian nationals, to guard against fake visas.

Steps being taken by Government for deportation : -

Illegal immigrants or those over-staying illegally when apprehended are tried in the relevant courts, who sentence them under Foreigners ' Act 1946. After completion of their sentences, they are deported to their country of origin, provided

they hold their valid national passport and air tickets. In case of non-possesion of valid travel documents/air tickets they are confined as civil internees and their cases are referred to their respective embassies through Ministry of Foreign Affairs for making arrangements to deport them.

جناب چیئرمین۔جی کوئی ضمنی سوال۔

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب میں honourable Minister صاحب سے صرف ایک سوال کرتا ہوں کیونکہ اگلا important اور ہے کہ کیا یہ لوگ illegally اندر آتے ہیں۔ جناب ان کے ویزے بن جاتے ہیں' ان کے passport کیسے بن جاتے' ان کو پاکستانی شناختی کارڈ کیسے مل جاتے ہیں' کیا کچھ ایسا طریقہ نہیں ہو سکتا کہ ہم اپنے شناختی کارڈ والوں کو سنبھالیں۔ جناب یہ کیسے ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی Minister for Interior۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! جیساکہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ جلد ہی census ہو گا۔ اس ملک کے اندر جتنی دیر تک census نہیں ہو گا یہ تمام قباحتیں دور نہیں ہو سکتیں۔ وہاں پر ہی صحیح پتا چلے گا کہ پاکستانی کون ہے اور غیر پاکستانی کون ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی اعجاز جتوئی صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس وقت government کی فگر کے مطابق 22 لاکھ کے قریب کراچی شہر کے اندر صرف illegal immigrants ہیں۔یہ بھی ہم کو اندازہ ہے کہ وہاں پر وہ پاسپورٹ اور شناختی کارڈ دو چار ہزار میں مل جاتا ہے ۔اب پاسپورٹ' شناختی کارڈ کے بعد جب یہ census بھی ہو جائے گا تو آپ اس میں کس طرح differentiate کریں گے کہ یہ legal یا illegal ہے تو اس کا طریقہ کار کیا ہو گا اور وہ کس طرح سے census سے out ہوں گے اور voting سے out ہوں گے۔ جناب یہ بڑا مسئلہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی پاسپورٹ چل رہے ہیں' ابھی بھی دو ہزار اڑھائی ہزار میں وہاں کراچی میں پاسپورٹ مل جاتے ہیں اور ایک ڈیڑھ ہزار میں شناختی کارڈ مل جاتا ہے۔ یہ تو حقیقت ہے اور 22 لاکھ ایک شہر میں illegal immigrants ہیں جناب جو government نے خود ریکارڈ show کیا ہے اور اس کے لئے کیا

طریقہ طے کیا گیا ہے۔

Mr. Chairman: Minister for Interior.

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! census کا طریقہ کار کافی لمبا ہے جس کو تفصیل کے ساتھ بتایا جا سکتا ہے۔ census کا آٹھ، دس دن، پندرہ دن کا تقریباً پروگرام ہو گا اور اس پروگرام کے تحت جن لوگوں کو متعین کیا جائے گا وہ گھر گھر جائیں گے، گھر گھر جا کے وہاں پر فارم تقسیم کریں گے اور پھر تین چار دن بعد فارم کو واپس وصول کریں گے تو physical checking کے ساتھ ہی یہ چیزیں سامنے آئیں گی۔

جناب چیئرمین۔ ایک منٹ جناب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ ضمنی اس میں یہ ہے کہ جنہوں نے پاسپورٹس حاصل کر لئے ہیں تو how will you differentiate کہ آپ illegal ہیں۔ طریقہ کیا ہو گا۔ اس کا بیٹھ کر تعین کون کرے گا کہ یہ 22 لاکھ آدمی یا 30 لاکھ آدمی جنہوں نے پہلے ہی پاسپورٹ، شناختی کارڈ لے لئے ہیں۔ جناب آپ ان کو کس طرح differentiate کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب چوہدری صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! اس کے لئے ایک علیحدہ قانون موجود ہے کہ جو بھی جعلی پاسپورٹ لے یا کوئی فارنر پاکستان کا پاسپورٹ لے لے کسی نہ کسی وجہ سے وہ شناختی کارڈ وصول کرے تو اس کو ہر وقت point out کیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ اس کا سوال یہ ہے کہ جب گنتی کی جائے گی تو کس طرح-----

چوہدری شجاعت حسین۔ اگر پاسپورٹ پہ یہ ثابت ہو جائے کہ یہ فارنر ہے اور اس نے پاسپورٹ کسی طریقے سے لے لیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ ان کا مقصد یہ ہے چوہدری صاحب کہ کوئی ایسا طریقہ کار نکالا جائے کہ جب گنتی ہو تو جو آدمی جعلی طور پہ آئے، جعلی پاسپورٹ بھی ان کے پاس موجود ہوں، پھر بھی اگر وہ پاکستان کا صحیح شہری نہیں ہے تو اس کی گنتی نہ کی جائے۔ اس کے لئے کوئی طریقہ کار نکالنا پڑے گا۔

چوہدری شجاعت حسین۔ Census کے وقت یہ تمام طریقہ کار نکالا جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ جی ایک منٹ پہلے عباس سرفراز صاحب۔ یہ کبھی کبھی آتے ہیں۔ اب اس طرف رخ کیا جاتا ہے۔ عباس سرفراز صاحب۔ Is your green light on?

Mr. Khan Abbas Sarfraz : I would refer to some of the answers given here in item a,b,c and d. On the one hand we have had very successful talks with India and the Indian government has announced certain relaxation of visas for businessmen, travelling from here to there. On the other hand we seem to have imposed the reverse. I would just like the Minister to comment, are we genuinely moving towards near to peace or we are planning on not really that?

Mr. Chairman: This exactly pertaining to foreign affairs, so it is not really something which can.

جی جناب زہری صاحب۔

سردار ثنا اللہ زہری۔ جناب والا ! غیر ملکی immigrants کی بات ہو رہی تھی جیسے اعجاز جتوئی صاحب نے کہا کہ بیس لاکھ کراچی شہر میں ہیں ۔ اسی طرح میں بلوچستان کے حوالے سے یہ کہنا چاہوں گا کہ وہاں پر بھی غیر ملکی افغانی ، ایرانی اور عراقی موجود ہیں اور انہوں نے بھی پاسپورٹ اور جائیدادیں حاصل کی ہوں گی ۔ جناب چیئرمین ! میرے خیال میں منسٹرصاحب سن نہیں رہے ہیں ، میں ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں ۔ پچھلے دنوں ایک افغان گورنر ، ایک صوبے کا گورنر تھا ، انہیں اغواء کیا گیا کوئٹہ میں ۔ بڑی گورنمنٹ میں ہلچل ہوئی کہ افغان گورنرکو اغواء کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی خبر میں یہ لکھا گیا تھا کہ وہ افغان گورنر کوئٹہ شہر میں بلیدی کے علاقے میں اپنے گھر کو سپروائز کر رہے تھے اور وہاں سے انکو اغواء کیا گیا ۔یہ بھی لکھا گیا کہوہ افغان مہاجر ہیں اور سابقہ گورنر ہے ایک صوبے کا اور وہاں کوئٹہ میں وہ گھر بنا رہے تھے ۔ منسٹرصاحب کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر انہوں نے پاسپورٹ نہیں بنائے ہیں یا ان کے پاس شناختی کارڈ نہیں ہیں۔ جب وہ گھر بنا سکتے ہیں ۔ ان کو گھر بنانے کی اجازت ہے تو پاسپورٹ بنانا تو چھوٹی چیز ہے۔ اس کی میں ذرا وضاحت چاہوں گا ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب وزیر داخلہ۔

چوہدری شجاعت حسین ۔ جناب والا ! یہ ایک نشاندہی کی ہے میں اس کو چیک کر کے بتا دوں گا کہ انہوں نے گھر کس کی اجازت سے بنایا ہے ، کیسے بنایا گیا تھا۔

سردار ثنا اللہ زہری۔ جناب چیئرمین ! نشاندہی کیا وہ گھر بنا رہے ہیں۔ اخبارات میں۔۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ان کو تو آپ آج اطلاع دے رہے ہیں ۔ کہتے ہیں میں اس کی انکوائری کر کے آپ کو بتاؤں گا کہ کیا بات ہے ۔ کیسے انہوں نے گھر بنایا ۔ اجازت ہے یا نہیں ہے ۔ جی جناب خدائے نور صاحب ۔

جناب خدائے نور ۔ جناب والا ! جیسے سردار ثنا اللہ صاحب نے یہ کہا کہ بلوچستان اس وقت مہاجرستان بن چکا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ افغانی ہیں ، ایرانی ہیں ، عراقی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ شاید اور بھی ہیں۔ اگر ان کا بارڈر اتنا مضبوط ہے کہ ان کو چیک کیا جاتا ہے تو پھر یہ لوگ اندر کیسے آتے ہیں۔ دوسری بات کہ کوئٹہ میں جتنے شعبہ ہائے زندگی ہیں اس میں یہ گھس چکے ہیں ۔ پاسپورٹ انہوں نے بنائے، شناختی کارڈ انہوں نے بنائے ، بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ تجارت پر خاص کر صرافہ بازار، سنار بازار پر ان کا پورا کنٹرول ہے ۔ میں یہ ان سے پوچھتا ہوں کہ اس کے باوجود آپ کہتے ہیں کہ بارڈر پر رینجرز وغیرہ ان کو چیک کرتے ہیں۔ یہ پھر کیسے آ جاتے ہیں۔ یہ ہمیں بتا دیا جائے کہ یا تو مک مکا والی بات ہے ۔ پاسپورٹ مک مکا سے بنایا جاتا ہے۔ شناختی کارڈ میں نہیں بنا سکتا ۔ پاسپورٹ وہاں کا لوکل نہیں بنا سکتا لیکن چوبیس گھنٹے کے اندر ان کو پاسپورٹ ہینڈ اوور کیا جاتا ہے۔ اگر ایک کمیٹی بلوچستان کے سینیٹروں کی بنا دی جائے تو میں کئی پاسپورٹ ان کو لا کر دکھا سکتا ہوں کہ یہ ایشو ہو چکے ہیں غیر ملکیوں کے لیے۔ لیکن اپنے جو لوکل ہیں وہ ٹھوکریں کھا رہے ہیں ۔ میں جناب سے پوچھتا ہوں کہ اس کا تدارک وہ کیسے کریں گے۔ کب کریں گے، کس طریقے سے کریں گے؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب وزیر داخلہ۔

چوہدری شجاعت حسین ۔ جناب والا ! معزز سینیٹر نے بڑی اچھی تجویز دی ہے۔ وہ کمیٹی بنائیں۔ جتنے بھی پاسپورٹ ہیں۔ اگر جعلی پاسپورٹ ہیں۔ غلط شناختی کارڈ ہیں تو تمام کے

تمام اسی وقت کینسل کر دیئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں interior کی جو کمیٹی ہے that can look in to this. جی جناب سرانجام خان صاحب۔ (سرانجام خان صاحب نے سوال نہیں پوچھا) بہرحال شیخ صاحب کچھ تو کارروائی شروع ہو۔ پتہ تو چلے کہ کیا ہو رہا ہے۔ I think that Committee can look into this matter جی جناب سرانجام خان صاحب۔

جناب سرانجام خان ۔ جناب چیئرمین ! اس وقت فرنٹیئر میں یہ حال ہے کہ جتنا اچھے سے اچھا گھر بکے مارکیٹ میں ، اسے ریفیوجی خریدتے ہیں اور میں اگر غلط نہیں ہوں تو آج کی اخبار میں یہ خبر ہے چوہدری صاحب کی اپنی کہ وہ لوگ بمعہ خاندان پکڑے گئے ہیں ۔ ان کے لئے حکم ہوا ہے کہ ان کا سر کاٹ دیا جائے سعودی عرب میں جنہوں نے ڈرگ ٹریفیکنگ کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ پاسپورٹ ان کے پاس پاکستان کے تھے لیکن وہ لوگ افغانستان کے تھے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ وزیر داخلہ صاحب کے علم میں ہے ، ایسے پاسپورٹ بڑی آسانی سے بنائے جا سکتے ہیں ۔ تو اس کا کیا تدارک ہو گا؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب وزیر داخلہ ۔

چوہدری شجاعت حسین ۔جناب والا ! جس واقعہ کا معزز سینیٹر ذکر کر رہے ہیں وہ اور ہے۔ باقی پاسپورٹ کی بات اور ہے۔ وہ جنرل ضیاء الحق صاحب کے وقت میں افغانستان کے لیے ، افغانیوں کے لیے سعودی عربیہ میں پاسپورٹ ایشو کئے گئے تھے اور اب جو لوگ پکڑے جا رہے ہیں ان میں کافی زیادہ ایسی تعداد ہے جن کے پاس پاکستانی پاسپورٹ تو ہیں لیکن وہ اوریجنلی افغانستان کے رہنے والے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ جناب فرمائیے ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔یہ قومی مسئلہ ہے یعنی پاکستان اور غیر پاکستانی۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ ہمارے ملک میں لاکھوں کی تعداد میں نہ صرف افغان مہاجرین بلکہ اور لوگ انڈین، برمی یہاں موجود ہیں۔ ابھی تک ان کے لئے راستہ کھلا ہوا ہے۔ افغان مہاجرین کے علاوہ اگر ایک آدمی آج آ جائے دوسرے دن اس کو لوکل سرٹیفکیٹ اور اس کی شادی اور اس کا کاروبار ہو جاتا ہے۔ انڈیا سے بھی جب کوئی آئے تو وہ کراچی میں یا کہیں absorb ہو جاتا ہے۔ میں حیران ہوں یہ

لوگ یہاں لاکھوں کی تعداد میں ہیں ۔ مردم شماری سے قبل جب تک ان کی واپسی کا یا ان کو ایک جگہ بند کرنے کا کوئی بندوبست نہیں کریں گے جناب یہ لاکھوں کی تعداد میں ہیں ایک نہیں ، دو نہیں ، دس نہیں ، آپ پاسپورٹ چیک کریں ۔ صرف یہی نہیں سارا پاکستان فارن میں بدنام ہو رہا ہے ۔ جب یہ پاکستانی پاسپورٹ پر باہر جاتے ہیں تو ہمارے لئے نیک نامی کا باعث بنتے ہیں ۔ وہ ایک الگ مسئلہ ہے ۔ میں حیران ہوں کہ ہماری وزارت داخلہ اس کے لئے کیا کر رہی ہے۔ یہ کہتے ہیں ہم مردم شماری کریں گے ۔ ان کی موجودگی میں آپ fool proof census کیسے کریں گے۔ کراچی ، اسلام آباد ، لاہور ، پشاور ، کوئٹہ کوئی شہر محفوظ نہیں ہے۔ ان کے متعلق آپ کوئی پالیسی بتائیں ۔ اس معزز ایوان کو اعتماد میں لیں ۔ آج نہیں تو آئندہ کے لئے کہ مردم شماری سے پہلے کسی طرح سے آپ اس مسئلے کو حل کریں گے تاکہ ایک غیر پاکستانی بھی یہاں درج نہ ہو۔ چاہے وہ کہیں سے بھی آیا ہو۔ ان کو نکالنے کا بندوبست کریں۔ پاکستان نے کوئی ٹھیکہ تو نہیں لے رکھا۔ یہ زرعی ملک ہے ہم خود روزگار کے لئے مجبور ہیں ۔ آپ یقین کریں کوئٹہ میں غریب کو کوئی روزگار نہیں ملتا ۔ سارا کاروبار افغان مہاجرین کے ساتھ ہے ، غیرملکیوں کے ساتھ ہے۔ پاکستانی دھکے کھا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ وزیر داخلہ صاحب ، ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ پاکستان میں اتنے غیر قانونی طور پر لوگ آ گئے ہیں۔ یہاں سے وہی غیرقانونی لوگ پاسپورٹ لے کر باہر چلے جاتے ہیں ، جرم کرتے ہیں اور بدنامی پاکستان کی ہوتی ہے تو اس کے لئے سوچیں کہ کس طریقے سے اس چیز کو بند کیا جائے تاکہ غیرقانونی لوگ یہاں پر نہ رہ سکیں اور ان کی واپسی کا کوئی بندوبست کیا جائے۔ ان کی تشویش بالکل صحیح ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! اس سلسلے میں قانون میں کچھ ترامیم تجویز کی گئی ہیں ۔ شاید اگلی کیبنٹ میٹنگ میں وہ آ جائیں ۔ قانون میں ترمیم کرنے کے بعد ان چیزوں پر قابو پایا جائے گا۔

قاضی محمد انور۔ وزیر داخلہ کے بیان سے تو ایسے پتہ چلتا ہے کہ مردم شماری ہی اس کا علاج ہے ۔ From the reply of the Minister it seems that the census is the answer to check the illegal entry in Pakistan. مردم شماری اور چیز ہے وہ آپ کو صرف یہ بتاتا ہے کہ آپ

کی آبادی کتنی ہے ۔male کتنے ہیں، female کتنی ہیں۔۔aged کتنے ہیں۔school going کتنے ہیں۔ children کتنے ہیں۔ یہ نسخہ جس نے بھی ان کو بتایا ہے بہت غلط بتایا ہے ۔ یہ چیک کریں۔

جناب چیئرمین۔ کوئی تجویز دیں کہ وزیر صاحب کیا کریں۔

Qazi Muhammad Anwar: It is a very big problem . It has to be taken seriously. It needs an indepth study. A committee may be formed who should suggest means . These are not the ways and means that we will settle this issue by census. The Census will give you the number of population, that wouldn't solve the problem.

جناب چیئرمین۔ یہ درست ہے ۔ جی اکرم شاہ صاحب۔

جناب اکرم شاہ خان۔اس ملک میں بنگلہ دیشی، برمی اور دوسرے تارکین وطن کے آباد ہونے کا سوال علیحدہ ہے۔ جہاں تک یہ کہا جاتا ہے کہ افغان مہاجرین ہیں یا افغان یہاں پر آکر آباد ہوگئے ہیں یا یہاں پر مکان بنا رہے ہیں۔ یہ بات علیحدہ ہے ۔ اگر خدائے نور صاحب تھوڑی سی توجہ دیں ۔ دو دن پہلے خدائے نور صاحب میرے مہمان تھے ان کے ساتھ انور درانی صاحب بھی تھے وہ سینیٹر ہیں ۔ انور درانی صاحب نے مجھے بتایا کہ میری پیدائش قندھار کی ہے اور یہاں پر غلط لکھا گیا ہے کہ میری پیدائش کوئٹہ کی ہے۔ خدائے نور صاحب بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے بتایا کہ اب وہاں پر قندھار میں جو ہماری آبائی جائداد ہے وہاں پر ہم نے ٹیوب ویل لگائے ہیں اور اس زمین کو ہم آباد کر رہے ہیں یعنی اب بھی وہ دعوٰی رکھتا ہے کہ وہ ہمارا آبائی گاؤں ہے وہاں پر ہماری جائداد ہے ۔ اب انگریزوں کے زمانے سے ایک dual nationality ہے ان کو جدا کرنا کہ یہ قندھار کا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ آپ کوئی تجویز دیں کہ کس طرح ان کا بندوبست کیا جائے۔ برمی اور بنگلہ دیشی کے بارے میں کوئی تجویز دیں ۔

جناب اکرم شاہ خان ۔ جناب میں سمجھتا ہوں کہ جو آ گیا وہ آ گیا۔

جناب چیئرمین، ایک منٹ، پہلے ساجد میر صاحب ۔

سردار ثناء اللہ زہری۔ آپ پہلے مجھے بولنے دیں میں BNP سے تعلق رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: پہلے ساجد میر صاحب پھر آپ بول لیں۔

سردار ثناء اللہ زہری۔ آپ مجھے بولنے دیں یہ ہمارے پارٹی منشور میں ہے۔ جناب چیئرمین! مجھے بولنے دیں۔

جناب چیئرمین، پہلے ساجد میر صاحب' باری باری۔

سردار ثناء اللہ زہری۔ جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: بھئی پہلے ساجد میر صاحب please پہلے ساجد میر صاحب پھر آپکی باری آئے گی۔ جی ساجد میر صاحب۔ When you are asked! پھر آپ اٹھا کریں۔ ساجد میر صاحب۔

پروفیسر ساجد میر۔ جناب چیئرمین! آپ زہری صاحب کو، کوئی بات نہیں' بولنے دیں۔

جناب چیئرمین: نہیں نہیں پہلے میں نے آپ کو فلور دیا ہے ساجد میر صاحب you can't just transfer it, it is not transferable.

پروفیسر ساجد میر۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب! گزشتہ حکومت کے دور میں ایک تجویز آئی تھی کہ شناختی کارڈز کو computerize کیا جائے اور ہر شہری کو نئے سرے سے یہ ایشو کئے جائیں۔ اس سلسلے میں چیکنگ بھی ہو کہ کون کب سے شہری ہے کیسے بنا ہے۔

جناب چیئرمین: ہاں یہ بات ہوئی کہ پہلے نئے شناختی کارڈز ہوں۔ پولیس verification ہو۔ ہر ایک کا باقاعدہ پورا شجرہ نسب دیکھ کر پھر کارڈ ایشو کیا جائے تو کوئی بات ہوئی۔

پروفیسر ساجد میر۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سکیم کے بارے میں موجودہ حکومت کی پالیسی کیا ہے۔

جناب چیئرمین: چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! میں معزز سینیٹر کو گوش گزار کرنا چاہوں گا کہ یہ سابقہ حکومت کی پالیسی نہیں تھی۔ یہ ہماری پچھلی حکومت مسلم لیگ کی پالیسی تھی۔ ہم نے شروع کر دیا تھا اور ایک نمبر کا کارڈ غلام اسحٰق خان صاحب کو ایشو ہوا تھا دوسرا نمبر مجھے ہوا

تھا شاید تیسرا نمبر آپ کو یا دوسرا نمبر آپ کو ایشو ہوا تھا اس لئے اس کے بعد پیپلز پارٹی گورنمنٹ آئی۔

جناب چیئرمین: ہمارے بارے میں تو کوئی شک نہیں ہے ، سوال تو یہ ہے جو باہر سے آئے ہیں ان کا کیا کیا جائے۔

چوہدری شجاعت حسین - میں computerisation کی بات کرنے لگا ہوں۔ اس وقت سے یہ کام شروع تھا تو وہ کام کسی طریقے سے طول پکڑ گیا اور ابھی تک نہیں ہو سکا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے اوپر عمل در آمد کرایا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی اب زہری صاحب کی تجویز سن لیں لیکن please زہری صاحب ذرا paitence کا مظاہرہ کریں you should only get up when you are asked to get up اس طرح ایکدم شور کرنا مناسب نہیں ہوتا۔

سردار ثناء اللہ زہری - جناب اصل میں مسئلہ یہ تھا کہ۔

جناب چیئرمین: مسئلہ کوئی بھی ہو discipline must be maintained which means that you should get up when you are asked to get up.

سردار ثناء اللہ زہری۔ ٹھیک ہے جناب - تو جناب چیئرمین! میں ایک تو یہ تجویز دوں گا کہ 1980ء کے بعد سے جتنے بھی شناختی کارڈز ہیں ان کو منسوخ کیا جائے اور از سر نو شناختی کارڈز ایشو کئے جائیں۔ اس پر پھر Frontier and Balochistan میں، میرا خیال بلوچستان کے لوگ اس مسئلہ پر پھر satisfy ہوں گے نہیں تو جب تک شناختی کارڈز منسوخ نہیں کئے جاتے جتنے بھی مہاجرین ہیں جو صوبوں میں آئے ہیں، خاص کر بلوچستان اور فرنٹیئر مہاجرین کے آنے سے affect ہوئے ہیں کراچی میں بھی، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر census ہوئے ہماری پارٹی منشور بھی یہی ہے تو میں ہاؤس میں بتانا چاہتا ہوں on the floor of the House بتانا چاہتاہوں کہ اس census کو ہم نہیں مانیں گے ہم means بلوچستان کے لوگ، میں سمجھتا ہوں کہ frontier کے لوگ بھی اس چیز کو نہیں مانیں گے ، سندھ کے لوگ بھی اس census کو نہیں مانیں گے تو ہماری تجویز یہ ہے ،بلوچستان کے عوام کی طرف سے، بلوچستان کے عوام کی نمائندگی کرتے ہو ئے میں یہ بتانا چاہوں گا کہ 1980ء سے جتنے بھی شناختی کارڈز ایشو ہوئے ہیں وہ سب منسوخ

کئے جائیں۔ شناختی کارڈز computerise کئے جائیں۔ جو یہاں کے مقامی باشندے ہیں ان کو شناختی کارڈز جاری کئے جائیں۔ جو مقامی باشندے نہیں ہیں ان کو شناختی کارڈ جاری نہ کئے جائیں اور ان کو اگر ہم باہر نہیں نکال سکتے ہیں غیر ملکی باشندوں کو کوشش کریں کہ ان کو کیمپوں تک محدود رکھیں تا کہ وہ یہاں پر جائدادیں نہ لے سکیں۔ یہاں کے شہری نہ بن سکیں۔

جناب چیئرمین: حاجی جاوید اقبال عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سب سے پہلے تو جو غیر قانونی طور پر شناختی کارڈ جاری کئے گئے، وزیر داخلہ بتائیں گے کہ ان کے متعلق انہوں نے کیا ایکشن لیا ہے۔

نمبر 2۔ جو لوگ باہر سے آئے ہیں یعنی غیر ملکی مثلاً افغانستان سے جو مہاجرین آئے ہیں انہوں نے جو یہاں جائدادیں خرید لی ہیں ان کے متعلق یہ وضاحت کریں کہ آیا وہ یہ جائیداد خرید سکتے ہیں یا نہیں اور اس کے لئے ہم ثبوت بھی فراہم کر سکتے ہیں کہ یہاں کابل سے آئے ہوئے مہاجرین نے، جو یہاں مہمان کے طور پر آئے تھے کافی سے زیادہ جائدادیں بنا لی ہیں۔ اس کے بارے میں detailed وضاحت کریں۔

جناب چیئرمین: جی چوہدری شجاعت صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! یہ مسئلہ میرا خیال ہے کہ جیسے آپ نے پہلے تجویز کی ہے کہ Standing Committee میں لے جایا جائے۔ وہاں سے جو جو تجاویز آئیں گی حکومت اس کے اوپر مکمل طور پر غور کرنے کی کوشش کرے گی بلکہ حل کرنے کی کوشش کرے گی۔

جناب چیئرمین: اعجاز جتوئی صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ یہ influx جو ہوا ہے۔ 80s کے بعد کا، اصل میں problem کو اس طرح سے لیا جائے کہ جیسے چوہدری صاحب نے خود مانا کہ جنرل ضیاء الحق کے وقت میں کچھ افغانیوں کو یا کچھ اور لوگوں کو پاسپورٹ دیئے گئے تھے سعودی عربیہ سے وہ آئے ہوں گے یہاں پر تو وہاں پر جب وہ ریکارڈ ڈالتے ہیں تو ہمارے ساتھ Burmese, Iranians, Bangladeshis and Indians چار پانچ ملک ہیں جہاں سے influx یہاں آیا

ہے۔ ہمارے ملک میں اب ان کو اس طرح سے رکھا جائے کہ پاسپورٹ آفس شناختی کارڈ آفس must be having the record, sir پورا اس کا ریکارڈ ہونا چاہیئے کہ کب رجسٹر ہوئے اور کہاں ہوئے اور کون سے مکان میں ہوئے۔ 80's کے بعد کا جو عشرہ ہے اس کو ایک حصے میں لیا جائے اور اس سے پہلے کے جو چار، پانچ سال ہیں وہ دوسرے حصے میں لئے جائیں۔ 80's کے بعد والے کی verification تھوڑی سختی سے کی جائے کیونکہ influx مختلف جگہوں سے آیا ہے اور وہ entries جناب ضرور ہوں گی۔ ہمارے پاسپورٹ آفس میں ان کا ریکارڈ ہوگا۔ تھوڑی سی exercise تو ہوگی لیکن تھوڑا سا ہمیں پتہ چل جائے گا، direction مل جائی گی کہ ہم نے کہاں جانا ہے اور کیسے جانا ہے۔ جناب میں آپ کو بتاؤں کہ سلسلہ کیا ہے۔ اس میں جناب پتہ نہیں criminals بھی ہیں، پتہ نہیں کچھ agents بھی ہیں، پتہ نہیں کون کون سے لوگ یہاں پر آکر بس گئے ہیں۔ سچی بات ہے جناب کہ کراچی کے اندر جو اس وقت crimes کا wave ہے، اس میں جب دیکھا جائے تو house theft میں کسی کو لینا نہیں چاہتا، لیکن house theft میں کافی بنگالی بھی ہیں، کئی اور بھی ہیں جو باقاعدہ اس جرم میں involve ہیں۔ میں سمجھتا ہوں جناب کہ اس کو بالکل ہم نے serious لینا ہے اور آئندہ کے لئے قانون بنانے ہوں گے۔ ہر ملک کے اپنے الگ قانون ہیں۔ ہمارے یہاں کوئی قانون ہی سرے سے موجود نہیں ہے۔ آپ پراپرٹی بھی لے سکتے ہیں، ہمارے یہاں اس طرح کا قانون نہیں ہے، کئی جگہوں پر قانون ہے کہ آپ اس طرح سے پراپرٹی نہیں لے سکتے جب تک آپ کے پاس کوئی green card نہ ہو یا اس طرح کی کوئی اور چیز نہ ہو، تو اس طرح کے مختلف ملکوں میں مختلف قانون ہیں۔ میں سمجھتا ہوں جناب کہ ہمیں مستقبل میں مزید اس طرح کے قانون بنانے پڑیں گے۔ اس influx کو چیک کرنا پڑے گا۔ پاسپورٹ تو قطعاً اس طرح سے نہیں issue ہونا چاہیئے جب تک کہ آپ کو پکا یقین ہو کہ یہ ملک کا شہری ہے۔ میرے خیال میں اس میں verification اس طرح کرائی جائے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: یہ اچھی تجاویز ہیں چوہدری صاحب۔ ان پر غور کریں۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب اگر حکم کردیں تو کمیٹی کے پاس بھیج دی جائیں۔ وہاں سے رپورٹ آئے گی، پھر اس کو ہاؤس میں discuss بھی کیا جائے تو بہتر ہوگا۔

جناب چیئرمین: جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر، جناب کچھ تو باتیں ہمارے محترم رکن اعجاز جتوئی صاحب نے کہہ دیں۔ اس میں صرف یہ بات کہنا کہ قوانین کے ذریعے سے ہوگا، تو ان کے وجود ہی غیر قانونی ہیں۔ جناب چیئرمین مزید قوانین بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ غیر قانونی طور پر جو افراد پاکستان میں پناہ لئے ہوئے ہیں ان کے لئے ضرورت یہ ہے کہ قوانین پر عملدرآمد ہو اور وہ کر لیا جائے تو بڑی آسانی ہوسکے گی۔ اس کے لئے ایک تجویز یہی تھی جو ہماری حکومت نے IBM کو contract دیا تھا کہ نئے computerized identity cards جاری ہوں۔ اس contract کو review کیا caretaker کے زمانے میں اور اس کو منسوخ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن جب انہوں نے تمام تحقیقات کیں کہ IBM کو contract identity cards کے لئے صحیح اور مناسب شرائط پر دیا گیا ہے تو بعد میں انہیں اپنے اعتراضات واپس لینے پڑے اور IBM کو حکم دیا گیا کہ وہ contract جاری رہے گا۔ اس contract پر عملدرآمد تیزی سے کرایا جائے اور صرف پاکستان کی مخصوص یا مشہور شخصیات کو computerized identity cards دینے کی بجائے، ایک عام فرد کو بھی ملے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب پاسپورٹ بھی ہے۔ ہم نے یہ بھی تجویز رکھی تھی کہ نئے پاسپورٹ issue کئے جائیں۔ نئے design کے پاسپورٹ ہوں، نئی شکل کے پاسپورٹ ہوں۔ نئے identity cards computerized with the passport یہ جب تک نہیں کریں گے----- تیسری تجویز یہ ہے کہ ایران نے بھی یہ کیا کہ جب افغانستان سے مہاجرین کی آمد شروع ہوئی تو ایران نے ان کے شہروں کے باہر کیمپ بنائے، ان کو شہر کی بزنس میں، تجارت میں، صنعت میں حصہ لینے کی قطعاً اجازت نہیں دی۔ ایران کی حکومت سے آپ تجاویز لیں۔ انہوں نے ان کو کیمپ میں رکھا اور مجال نہیں تھی کہ کوئی افغان مہاجر ان کیمپوں سے باہر نکل کر ایرانی آبادی میں، شہری زندگی میں حصہ لے سکے۔ یہی وجہ ہے کہ سارے مہاجرین نے جب دیکھا کہ پاکستان توکھلی جنت ہے۔ وہ حکومت سے مکمل مراعات لیتے ہیں، اوپر سے کوئی ٹیکس نہیں دیتے۔ پاکستان تو ایسے غیر قانونی آنے والوں کے لئے جنت ہے تو ان کے مزے آگئے۔

جناب، انہیں کیمپوں میں رکھا جائے۔ چاہے وہ کراچی میں ہوں، چاہے وہ بلوچستان میں ہوں، چمن میں ہوں، یا فرنٹیئر میں ہوں، آپ انہیں کیمپ میں زبردستی رکھیں اور کیمپ میں رکھنے کے بعد پھر ان کی حکومتوں سے مذاکرات کریں کہ بھئی اپنے بنگالیوں کو لے جاؤ، بھئی اپنے افغانیوں کو لے جاؤ، اپنے ایرانیوں کو لے جاؤ، اپنے Burmese کو لے جاؤ، Indians کو لے

جاؤ، اور جو اپنے آپ کو مہاجر کہتا ہے ان سب کو لے جاؤ۔ تو یہ میری تجویز ہے۔

جناب چیئرمین: جی اچھی تجویز ہے۔ جی جناب قاسم شاہ صاحب۔

سید قاسم شاہ۔ جناب چیئرمین۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ یہ جو سوالات آتے ہیں ان پر آپ کی مہربانی سے اتنے ضمنی سوالات کئے جاتے ہیں کہ باقی سارے سوالات رہ جاتے ہیں۔ میرا بھی ایک سوال ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ کونسا ہے۔

سید قاسم شاہ۔ میرا سوال نمبر 179 ہے۔

جناب چیئرمین۔ چلیں انشاء اللہ اس پر جلدی آتے ہیں۔ جی اگلا سوال نمبر 159 الیاس بلور صاحب۔

159. *Mr. Saifullah Khan Paracha : Will the Minister for Defence be pleased to refer to the Senate Starred Question No.46 replied on 6-6-1995 and state:

(a) the details of the Defence Porduction by private sector ;and

(b) the details of the steps being taken to promote defence stores production by the private sector ?

Minister for Defence : (a) Director General Munition Production (DGMP) maintains a list of private industry and its capabiliteis. Defence Production requirement is contracted out according to their capabilites. Similarly POF and HIT have a long list of suppliers being used as vendor industry for their local manufacture.

(b) The following steps are being taken to promote production of defence stores by the private sector : -

(i) Private sector are allowed concession in custom duties and sales tax for production of defence equipment.

(ii) When a private sector firm successfully develops an item they are regarded as solo suppliers for five years.

(iii) Financial assistance for upgradation of existing facilites to enable undertaking of sophisticated jobs has also been extended to a few concerns.

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ جناب والا! اس میں دو قسم کے ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جن میں خاص technology involve نہیں ہے اور دوسرے وہ ہیں جن میں technology involve ہے۔ تو کم از کم جن میں technology involve نہیں ہے، ان میں تو ہم خود کفیل ہو جائیں اور ہم خود بنائیں تو کئی کارخانے کھل جائیں گے۔ کیا وزیر صاحب اس طرف بھی توجہ دے رہے ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! حکومت کی کوشش ہے کہ جن میں technology involve نہیں ہے یا جس میں ہے بھی وہ بھی پاکستان کے اندر بنے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ I think that brings us to the end of Question Hour.

All other questions and answers are taken as read and placed on the table of the House.

160. ***Mr. Saifullah Khan Paracha**: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to refer to the Senate Unstarred Question No. 11 replied on 17-7-95 and state the details of the steps taken so far, for computerisation of information and data on crimes and criminals, setting up finger printing and Police Investigation specially for collecting evidence based on forensic science?

Ch. Shujat Hussain: The matter was taken up with the Provincial Governments. The replies received from the Inspector Generals of Police indicate the position as under :-

PUNJAB

@ Their Computer Burau started functioning in 1987. Rupees two million were obtained from the Government of Punjab out of which Rs. 1.1 million has been paid in advance to companies who are developing Soft Ware. The Police Computer Bureau imparts training to the Police officials. Two thousand Police officers and officials have been trained in the above mentioned computer programme.

Finder Print Bureau in Punjab is working on a record system. This system is outdate and will be replaced when funds become available.

The Forensic Science Laboratory is working on the Provincial level at Lahore. Efforts are being made to purchase equipments and update the Foreinsic Science Laboratory so that effective use could be made on scientific aids in investigation of cases.

SINDH

Proposal for purchase of equipment and re-organiztion/upgradation of Forensic Science Laboratory is under process.

N.W.F.P.

Computerization of information and data on crime and criminals have been started in the NWFP. A crime Control System has been started at Peshawar. The particulars of criminals with their modus-operandi etc. have been fed into the computer. Besides data of stolen vehicles have been collected from all the Provinces and fed into computer. The particulars of foreigners/Afghan refugees have been fed into the computer. Traffic Control System has been computerized. Police is using this data-base to trace the criminals and work out crime cases.

@ *Question Hour is over All the Questions and Answers are taken as read and were placed on the table of the House.*

NWFP Police has a full fledged, unique forensic science laboratory in which arrangements for the analysis and comparison of all sorts of circumstancial evidence to trace out the criminals on scientific evidence are available.

BALOCHISTAN

The requisite information and data on crime and criminals is being computerized.

Finder print Expert is available with Balochistan Police.

Forensic Science Laboratory is also functioning. The Balochistan Police uses the same to check and evaluate evidence during investigations. The following types of facilities are available in the laboratory :-

(a) Finger print checking .

(b) Chemical analysis.

(c) Fire Arms reports.

(d) Hand writing expert.

ICT, ISLAMABAD

No further progress has been made after 15th July, 1995 in this regard as already reported in answer to Question No. 11. However, three Constables of Islamabad Police have since qualified a course in checking of finger prints.

161. *Mr. Saifullah Khan Paracha : Will the Minister for Defence be pleased to refer to Senate Starred Question No.1 replied on 12-10-1996 and state :

(a) the names and location of the GEOSTATIONARY SATELLITES available, which do not provide in different looking angle; and

(b) the action taken by the Government for showing on the PTV the movements of clouds over Pakistan ?

Minister for Defence: (a) No GEOSTATIONARY SATELLITES is available, operating over the geographical areas of Pakistan which do not provide in different looking angle.

(b) In the absence of GEOSTATIONARY SATELLITES, the movements of clouds can not be shown on the PTV.

163. *Hafiz Fazal Muhammad : Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the posts of Assistant Warden Fisheries, Islamabad Capital Territory (Fishereis Department) carry BPS-9, while these posts in the Punjab Fisheries Department carry BPS-11 and selection grade 15 ;and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to upgrade the said post in Islamabad Capital Territory (Fisheries Department), if so, when ?

Ch. Shujat Hussain : (a) Yes.

(b) The proposal for upgradation of the post of Assistant Warden Fisheries in Fisheries Department Islamabad from BPS-9 to BPS-11 was taken up with the finance Division, who have regretted to the proposed up-gradation.

164. *Hafiz Fazal Muhammad : Will the Minister for Information and Media Development be pleased to state :

(a) whether it is a fact that ad-hoc relief amounting to Rs. 300 P.M., announced by the Prime Minister of Pakistan, is not being paid to the employees of the Pakistan Broadcasting Corporation, if so, its reasons ;and

(b) whether it is a fact that some amount was deducted from the salaries of the employees of PBC under the Prime Minister debt retirement

programme, if so, its details ?

Mr. Mushahid Hussain Sayed : (a) Ad-hoc relief of Rs. 300 p.m. has not been paid to the PBC Employees as funds are not available in the budget for this purpose. However, the Government has been approached for a special grant and the ad-hoc relief will be paid to the employees as soon as these are sanctioned by the Government.

The ad-hoc relief will cost the PBC an extra expenditure of Rs. 16 million.

The PBC incurred a loss of Rs. 204.8 million till June, 1996. Estimated loss during the fiscal yer 1996-97 is Rs. 75 million approximately.

(b) The Prime Prime Minister's Debt Retirement Fund was deducted only from the salaries of employees who valunteered to make a contribution. So far, an amount of Rs. 855,070.79 has been collected and deposited into the Prime Minister Debt Retirement Account.

A sum of Rs. 784,000 was contributed voluntarily by the PBC Employees towards Prime Minister's Flood Relief Fund in 1995-96.

165. ***Mr. Habib Jalib Baloch** : Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state :

(a) the number of registered and unregistered religious (Deeni) Madrassas in Pakistan with district-wise break-up indicating also the number of students in each institution ; and

(b) the details of Foreign assistance received by these institutions since 1990 ?

(Reply not received.)

166. ***Syed Aqil Shah** : Will the Minister for Defence be pleased to state

whether there is any proposal under consideration of the Government o modify the election system for Cantonment Boards, if so, its details ?

Minister for Defence: There is no proposal under consideration of the Government to change the election system in vogue for the Cantonment Boards

167. ***Mr. Sajid Mir** : Will the Minister for Defence be pleased to state whether it is a fact that Ehtesab Cell has recently detected a number of frauds committed in the Overseas Offices of PIA in England, USA and Saudi Arabia, if so, their details and the action proposed to be taken against the concerned officials ?

Minister for Defence : (i) Ehtesab Cell, in co-ordination with PIAC Management, has recently detected a number of fraud cases and mis-management by PIA officials in England. PIA has been asked to submit report which is awaited from its USA office. Some information about loss generating activities in the past in PIA office Saudi Arabia is available at present. A detailed investigation is also planned to be undertaken by a team which will visit Jeddah shortly ;

(ii) Investigations are under way in respect of the cases of PIA office England, and PIA office Saudi Arabia. These reports would be placed before the Chairman PIAC/Federal Government and action against the concerned officials would be taken only after reports are compiled for further processing.

168. ***Mr. Muhammad Tahir Bizenjo** : Will the Minister for Defence be pleased to state the total number of employees of Coast Guards in the country with province-wise break up?

Ch. Shujat Hussain : (a) The total number of employees of Pakistan Coast Guards in the country is 2046.

(b) Province-wise break-up of the employees is as under : -

	Province	Number
(a)	Punjab	1656
(b)	Sindh	149
(c)	NWFP	168
(d)	Balochistan	5
(e)	FATA	7
(f)	N.A	2
(g)	AK	59
	Total :	2046

169. ***Mr. Muhammad Tahir Bizenjo** : Will the Minister for Defence be pleased to state the number of persons working in the Ministry, its attached departments, subordinate offices and corporations with grade-wise and province-wise break-up.

Minister for Defence : Number of persons working in the Ministry, attached departments, subordinate Offices and Corporations is 87738. Grade-wise and Province-wise break-up regarding Ministry, its attached departments, subordinate Offices is at Annex 'A'. Grade-wise and Province-wise break-up regarding Pakistan International Airlines Corporation is at Annex 'B'.

ANNEXURE-A

TOTAL NUMBER OF PERSONS WORKING IN THE MINISTRY AND ATTACHED DEPARTMENTS WITH PROVINCEWISE AND GRADEWISE BREAK UP

PROVINCE	BPS-1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	
PUNJAB	8311	314	2365	3893	8167	2942	3797	29	2292	1392	4750	1863	150	3071	508	3628	897	360	156	37	5	2	49265
SIND	784	23	98	90	2012	50	277	1	260	54	1308	147	42	257	45	463	191	92	23	3	1	-	5323
N.W.F.P.	1250	49	363	645	1721	495	674	4	465	251	1307	322	79	640	173	605	139	113	25	14	3	-	9216
BALUCHISTAN	221	6	20	7	164	1	31	1	65	5	130	12	1	19	8	46	20	21	10	-	-	-	796
AZAD KASHMIR	241	24	54	111	355	72	95	-	62	27	80	48	06	84	10	49	25	16	03	01	-	-	1371
FATA/N.AREAS.	166	02	110	184	422	125	272	01	50	46	142	84	01	98	77	30	19	15	09	-	-	-	1789
TOTAL :-	10973	417	3011	4938	12841	3685	5146	36	2982	1775	7313	2476	237	4169	711	4826	1291	637	230	55	9	2	67760

"D"

DOMICILE/PAY GROUP WISE SUMMARY OF EMPLOYEES IN PIAC **ANNEXURE-B**

PAY GROUP	Sol	CC	CM	IX	VIII	VII	VI	V	IV	III	II	I	STP	TOTAL
PUNJAB	5	434	26	114	317	377	721	2108	2303	1949	251	110	0	8715
SINDH	8	218	41	134	284	462	690	1691	2133	1791	318	169	1	7940
N.W.F.P.	1	63	3	13	51	61	112	313	643	608	79	49	-	2076
BALOCHISTAN	1	17	2	4	9	25	29	136	170	223	46	25	-	687
AZAD KASHMIR	0	10	2	0	4	9	17	48	102	123	25	11	-	351
N. ARCA	0	6	0	2	1	5	7	35	65	74	5	9	-	209
TOTAL	15	[illegible]	74	267	666	939	1576	4331	5416	4948	724	373	1	19978

GRAND TOTAL ANNEX 'A' - 67760
GRAND TOTAL ANNEX 'B' - 19978
GRAND TOTAL ANNEX 'A'B' - 87738

170. *Mr. Muhammad Tahir Binzenjo: Will the Minister for Kashmir Affairs, Northern Affairs and States and Frontier Regions be pleased to state the number of persons working in the Ministry, its attached departments , subordinate offices and corporatioins with grade-wise and province-wise break-up?

Mr. Gohar Ayub Khan: Grade-wise/province-wise strength of the officers and Ministerial staff of Ministry of Kashmir Affairs and Northern Areas and States and Frontier Regions (Main), its attached departments, sub-ordinate offices and corporation is attached.

(Annexure has been placed in the Senate Library)

171. *Syed Muhammad Jawad Hadi : Will the Minister for Defence be pleased to state whether it is a fact that landing facility for fokkar planes is not available at Parachinar Air Port, if so, the time by which this facility will be provided there ?

Minister for Defence : Yes it is a fact that landing facility for Fokker planes is not available at Parachinar Airport. At present, CAA has no plan to provide this facility because up-gradation of the Airport for Fokker operations is an uneconomical proposition as it involves very huge expenditure.

172. *Syed Muhammad Jawad Hadi : Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) whether it is a fact that only two weekly flights of Twin Autor of 19 seats capacity operate on Peshawar-Parachinar sector ; and

(b) whether it is also a fact that these flights are not sufficient for the requirements of the public in the area, if so, the time by which more flights will be started on this sector ?

Minister for Defence : (a) Yes. PIA is operating two weekly flights with Twin Otter aircraft of 18 seats on Peshawar-Parachinar sector.

(b) No. The two weekly flights are adequately meeting the current demand pattern.

173. *Malik Abdur Rauf: Will the Minister for Information and Media Development be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to privatize PTV; and

(b) Whether it is a fact that the Government intends to sell all the programmes of PTV-2?

Mr. Mushahid Hussain Sayed: (a) No.

(b) No.

Annexure

175. *Syed Abdi Hussain Al-Hussaini:Will the Minister for Kashmir Affairs, Northern Affairs and Frontier Regions be pleased to refer to the Senate Starred Question No.152 replied on 22.5.1977 and state:

(a) the village-wise amount of penalties imposed by Political Agents in Kurram Agency, since 1987;

(b) the legal status of the Kohat Pact, 1983; and

(c) the details of expenditures made from the "Aman ATigga Fund" during the said period.

Mr. Gohar Ayub Khan: The requisite informatiojn from the Government of NWFP is being collected and will kbe placed at the table of the August House as soon as received.

176. ***Mr. Anwar Kmamal Khan Marwat:** Will the Minister for Kashmir Affairs, Northern Affairs and States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) the number of Frontier Constatbulary Platoons; and

(b) whether it is a fact that number of Platoons of different tribes have been raised recently except "Marwat Tribe", if so, its reasons?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) Total strength of Frontier Constabulary is 383 Platoons. Out of these Marwat Tribe has got 17 Platoons, each platoon consists of 43 individuals.

(b) In the new raising of Frontier Constabulary for Distrtict Malakand, Marwat Tribe was not allotted any platoon because the existing strength of Marwat Platoons commensurate with the population of that tribe. Secondly only those tribes were considered for recruitment which were not enrolledsince 1980.

177. ***Mr. Anwar Kamal Khan Marwat** : Will the Minister for Railways be pleased to state :

(a) whether it is a fact that Bannu and Tank are connected to Mari Indus (Kalabagh) through a narrow guage Railway Line ;

(b) whether it is also a fact that the Railways has stopped its service to Tank and Bannu ; if so, its reasons ;

(c) the details of the moveable and immovable property of Railways in District Lakki, Tank and Bannu ; and

(d) whether there is any proposal under consideration of the Government to sell/auction the said property ?

Minister for Railways : (a) Yes.

(b) Yes. Train service on this section has been stopped w.e.f. 1-7-1991 being un-remunerative.

(c) Details are indicated in Annexure-I.

(d) Yes.

ANNEXURE - I

DETAILS OF IMPORTANT ITEMS OF MOVEABLE AND IMMOVEABLE PROPERTY OF RAILWAYS IN THE DISTRICTS OF LAKKI, TANK & BANNU.

DISTRICT	MOVEABLE PROPERTY	IMMOVEABLE PROPERTY	
Lakki	Goods stock (N.G) 154 = 308	* Land	1216 acre (approx.)
	Coaching stock (N.G) 66 = 132	* Buildings and Other structures	25871 sq.yd
	Steam Locomotives (N.G) 11 Nos	* Track (N.G)	96 KMs
	Other Machines 8 Nos	* Steel girders of Bridges	2500 Tonnes
Tank		* Land	770 acre
		* Buildings and other structures	5251 sq yd
		* Track (N.G)	32 KMs
		* Steel girders of Bridges	134 Tonnes
Bannu		* Land	270 acre
		* Buildings and other structures	6807 sq yd
		* Track (N.G)	29 KMs
		* Steel girders of Bridges	200 Tonnes

Notes:

1. Items like furniture, equipment like signal lamps etc. not included in the list.

2. Old rolling stock of this Narrow Gauge Section has been stored in the carriage and wagons depot at Lakki.

178. *Mian Raza Rabbani : Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to increase the domestic air fares, if so, its details ?

Minister for Defence : The Government does not regulate domestic air fares except for eight (8) stations i.e. Chitral, Gilgit, Skardu, Pasni, Jiwani, Gawadar, Panjgur and Turbat. PIA plans to raise domestic fares by upto 10% during the current calender year to rationalize its tariffs structure. Date of implementation of this increase will be announced in due course.

179. *Syed Qasim Shah : Will the Minister for Defence be pleased to state whether the government intends to construct an airport in the Hazara Division; if so, when ?

Minister for Defence : At present, the Government has no plans to construct an Airport in Hazara Division.

180. *Mian Raza Rabbani : Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the number of persons of different law enforcing agencies died in Karachi due to clashes with the terrorists since November, 1996?

Ch. Shujat Hussain : The information is being collected from provincial governments.

181. *Haji Gul Afridi : Will the Minister for Kashmir Affairs, Northern Affairsand States and Frontier Regions be pleased to state :

(a) the details of the seats reserved in medical colleges for FATA; and

(b) the names and addresses of the students who have got

admissions on the said seats during the last 3 years ?

Mr. Gohar Ayub Khan : (a) 91 seats for the MBBs and 5 Seats for the BDS have been reserved for FATA domicile students in various Medical Colleges in the country. The details are as under : -

	Name of College	No. of Seats Reserved
1.	Khyber Medical College, Peshawar.	24
2.	Ayub Medical College, Abbotabad.	44
3.	King Edward Medical College, Lahore.	01
4.	Rawalpindi Medical College, Rawalpindi.	01
5.	Allama Iabal Medical College, Lahore.	01
6.	Fatima Jinnah Medical College, Lahore.	08
7.	Punjab Medical College, Faisalabad.`	01
8.	Quaid-e-Azam Medical College, Bahawalpur	01
9.	Chandka Medical College, Larkana	02
10.	Bolan Medical College, Quetta.	07
	Total :	91

	Name of College	No. of Seats for BDS
1.	Khyber Medical College, Peshawar	2
2.	Nishtar Medical College, Multan.	1
3.	Liaqat Medical College, Jamshoro.	2
	Total :	5

Grand Total (91+05) - 96 Seats

(b) The names and addresses of the students who have been given admission against the above reserved seats during last three years is detailed at Annexure-I.

(Annexure has been placed in the Senate Library).

182. ***Haji Gul Afridi** : Will the Minister for Kashmir Affairs, Northern Affairs and States and Frontier Regions be pleased to state the number of seats reserved for the students of FATA in various Engineering Colleges and Universities of the country ?

Mr. Gohar Ayub Khan : 52 seats have been reserved in various Engineering Universities/Colleges of the country for students belonging to FATA.

183. ***Syed Iqbal Haider** : Will the Minister for Kashmir Affairs, Northern Affairs and States and Frontier Regions be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to change the election procedure of Senators from FATA ; if so, its details ?

Mr. Gohar Ayub Khan : Presently no such proposal is under consideration of the Government.

184. ***Haji Gul Afridi** : Will the Minister for Kashmir Affairs, Northern Affairs and States and Frontier Regions be pleased to state :

(a) the number of schools and colleges in FATA with their locations; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to establish more schools and colleges in FATA, if so, its details ?

Mr. Gohar Ayub Khan : (a) There are a total of 3502 educational institutions in FATA. These include 263 Masjid Schools, 2567 Primary Schools, 180 Primary Schools attached with High Schools, 278 Middle Schools, 194 High Schools, 7 Higher Secondary Schools, 4 Inter Colleges, 5 Degree Colleges and 4 Vocational Taining Colleges. Agency-wise detail of these institutions is attached

at Annex-I.

(b) Yes. During the financial year 1997-98, the Government plans to establish 700 more Primary Schools, Upgrade status of 147 Primary Schools to Middle, 59 Middle Schools to High Schools, 5 Government Girls High Schools to Higher Secondary Schools and upgrade 2 Inter Colleges to Degree level. Details are attached at Annex-II.

In addition to above, 700 Primary Schools will be established under SAP-II in FATA, druing 1997-98.

ANNEX-I

STATEMENT SHOWING NUMBER OF EDUCATIONAL INSTITUTIONS IN FATA AS ON 31-10-1996.

S.No.	Name of Agency	No. of Masjid Schools.			Primary Schools.			Primary attached to High School			Middle School		
		Male	Female	Total	Male	Female	Total	Male	Female	Total	Male	Female	Total
1.	Bajaur.	15	5	20	218	69	287	15	1	16	17	6	23
2.	Mohmand.	18	6	24	202	106	308	-	-	-	24	9	33
3.	Khyber.	37	5	42	165	88	253	21	2	23	16	7	23
4.	F.R. Peshawar.	5	-	5	60	27	87	10	1	11	6	3	9
5.	F.R. Kohat.	7	2	9	38	49	87	11	1	12	7	5	12
6.	Orakzai.	18	5	23	175	74	249	17	2	19	15	6	21
7.	Kurram.	31	4	35	197	71	268	25	4	29	23	6	29
8.	North Waziristan Agency.	29	6	35	240	108	348	20	1	21	42	3	45
9.	F.R. Bannu.	8	2	10	133	101	234	16	-	16	19	2	21
10.	South Waziristan Agency.	43	5	48	209	73	282	21	2	23	38	6	44
11.	F.R. DI Khan.	4	2	6	66	13	79	4	-	4	5	1	6
12.	F.R. Tank.	4	2	6	56	29	85	5	1	6	9	3	12
	Total:	219	44	263	1759	808	2567	165	15	180	221	57	270

ANNEX-I

STATEMENT SHOWING NUMBER OF EDUCATIONAL INSTITUTIONS IN FATA AS ON 31-10-1996.

S.No.	Name of Agency.	High Schools			Higher Secondary School			Colleges			Vocational Training Colleges		
		Male	Female	Total	Male	Female	Total	Inter.	Degree	Total	Male	Female	Total
1.	Bajaur.	16	1	17	-	-	-	-	1	1	-	-	-
2.	Mohmand.	14	3	17	1	-	1	1	-	1	-	-	-
3.	Khyber.	20	2	22	2	-	2	-	1	1	1	1	2
4.	F.R. Peshawar.	10	1	11	-	-	-	-	-	-	-	-	-
5.	F.R. Kohat.	10	1	11	-	-	-	-	1	1	-	-	-
6.	Orakzai.	16	2	18	1	-	1	-	-	-	-	-	-
7.	Kurram.	27	3	30	-	1	1	1	1	2	-	-	-
8.	North Waziristan Agency.	19	1	20	1	-	1	-	1	1	1	-	1
9.	F.R. Bannu.	15	-	15	1	-	1	-	-	-	1	-	1
10.	South Waziristan Agency.	21	2	23	-	-	-	2	-	2	-	-	-
11.	F.R. DI Khan.	4	-	4	-	-	-	-	-	-	-	-	-
12.	F.R. Tank.	5	1	6	-	-	-	-	-	-	-	-	-
	Total:	177	17	194	6	1	7	4	5	9	3	1	4

ANNEX-II

PROPOSAL FOR ESTABLISHMENT/UPGRADATION OF EDUCATIONAL INSTITUTIONS IN FATA.

S.No.	Agency	Establishment of new Primary Schools.			Upgradation of Primary Schools to Middle.			Upgradation of Middle Schools to High Status		
		Male	Female	Total	Male	Female	Total	Male	Female	Total
1.	Bajaur.	35	28	63	4	-	4	3	-	3
2.	Mohmand.	28	52	80	19	2	21	4	2	6
3.	Khyber.	19	32	51	4	-	4	-	-	-
4.	Kurram.	21	13	34	19	7	26	6	1	7
5.	Orakzai.	30	64	94	9	6	15	5	3	8
6.	North Waziristan Agency.	21	121	142	10	15	25	5	5	10
7.	South Waziristan.	45	57	102	8	4	12	6	-	6
8.	F.R. Peshawar.	2	28	30	3	1	4	2	1	3
9.	F.R. Kohat.	5	9	14	7	3	10	3	3	6
10.	F.R. Bannu.	16	22	38	9	13	22	4	2	6
11.	F.R. DI Khan.	12	40	52	3	1	4	3	1	4
	Total:	234	466	700	95	52	147	41	19	59

- Upgradation of Government Girls High Schools to Higher Secondary Schools at:-
  1. Khar (Bajaur Agency)
  2. Shallmai (Mohmand Agency)
  3. Jandola (F.R. D.I. Khan)
  4. Miranshah (North Waziristan Agency)
  5. Gabbar Bhittani (F.R. Bannu).
- Upgradation of Intercolleges at Ekkaghund (Mohmand Agency) and Sadda (Kurram Agency) to Degree level.

185. ***Malikk Abdul Rauf** : Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state whether it is a fact that fake US dollars worth Rs. 60 crore and a huge quantity of narcotics have been recovered in the area of Machhli Mandi, outside Mochi Gate, Lahore; if so, the action taken against the persons involved in the said illegal business ?

Ch. Shujat Hussain : The factual position is that fake US dollars amounting to 10.333 million were recovered. However, narcotics have not been recovered. Two of the accused, M/s. Ijaz Butt and Rauf Butt have been arrested and a case FIR NO. 21/97 dated 7-6-1997 have been registered against the accused in ANF Police Station, Lahore and the investigation is in progress.

188. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder** : Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state :

(a) the number of bank dacoities and the number of persons killed in these events since 1994 indicating also the money looted during the said period ; and

(b) the special measures Government intends to take to prevent recurrence of such incidents ?

Ch. Shujat Hussain: Information is being collected from Provincial Governments.

189. ***Mr. Nabi Bux Domki** : Will the Minister for Information and Media Development be pleased to state :

(a) the number of radio stations working in Balochistan at present ; and

(b) whether it is a fact that a building for radio station has been

constructed at Divisional Headquarter Sibi, if so, the reasons for not starting regular broadcast from the said station and the time by which it will be started ?

Mr. Mushahid Hussain Sayed : (a) At present six Radio Stations as detailed below are working in Balochistan Province :

1. Quetta.
2. Khuzdar
3. Turbat (Village Broadcast).
4. Sibi (Relays the programme of Islamabad Station from 1255 Hrs. to 1608 hrs. daily).
5. Loralai .
6. Zhob (Test transmissions are being carried out and is ready for commissioning).

(b) It is a fact that a building for full-fledged Radio Station (Village Broadcast) at Sibi was completed in October, 1989. It is at present being used as a relay station, relaying Islamabad Programmes from 1255 Hrs. to 1608 Hrs. daily. Regular Local Broadcast could not be started due to financial constraints.

190. ***Dr. Abdul Hayee Baloch** : Will the Minister for Information and Media Development be pleased to state whetehr it is a fact that a team from Japan recently visited Pakistan to select trained and experienced staff from Radio Pakistan for their Urdu service, if so, the criterion adopted for selection ?

Mr. Mushahid Hussain Sayed : A representative of Radio Japan came to Pakistan for the selection of staff for its urdu Service. The job requirements as laid down by Radio Japan (NHK) for the post are as under : -

Work entrusted

- Announcing news and other programmes in Urdu.
- Translation and rewriting of scripts from English into Urdu.
- Production of urdu-language programmes for Radio Japan including planning, gathering of materials, interviewing and tape-editing.

Qualification

The specialist must be a native speaker of urdu who has a good command of English and have enough experience as a broadcasting journalist. The specialist may be either sex and either single or married.

191. ***Mr. Muhammad Zahid Khan** : Will the Minister for Defence be pleased to state the criteria for supplying water to the areas of Cantonment Board Rawalpindi and the duration for which water is supplied daily to Lane NO.5,6,7, Misriyal and Chur ?

Minister for Defence : No criteria has been laid down for supplying water to the areas of Rawalpindi Cantonement. The duration for which water is supplied to Lane No.5,6,7, Misryal and Chur through direct pumping, ranges from 30 minutes to two hours daily.

192. ***Dr. Abdul Hayee Baloch** : Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the steps being taken by the Government to check and stop illegal parking of vehicles in various areas of Islamabad ?

Ch. Shujat Hussain : Action is taken by the Traffic Police against illegal parking of vehicles under Section 85/112 of the Motor Vehicles Ordinance, 1966.

23. **Mr. Saifullah Khan Paracha** : Will the Minister for Railways be pleased to refer to Starred Question NO.47 replied on 1-1-1996 and state the station-wise annual coal loading and the number of coal loaded railway wagons in Quetta Railway Division during 1995-96 and 1996-97 ?

Minister for Railways : The details of station-wise annual coal loading and the number of coal loaded railway wagons in Quetta Railway Division during 1995-96 and 1996-97 (upto 26th June, 1997) is given below :-

Stations	1995-96	1996-97 (upto 26-6-97)
Beleli	34	-
Spezand	638	458
Mach	713	891
Abi-Gum	90	-
Sibi	74	25
Harnai	553	671
Nakus	359	345
Sharigh	2077	1325
Khost	478	579
Zardalu	291	296
Total Wagons :	5307	4590
Tonnage	127368	110160

24. **Mr. Saifullah Khan Paracha** : Will the Minister for Railways be pleased to state :

(a) the year-wise number of steam locomotives, diesel-electric and

diesel power locomotives operating in Quetta, separately, during the period 1980-81 to 1996-97;

(b) the tonnage of goods and railway wagons moved annually during the said period ; and

(c) the tonnage of coal and coal loaded wagons moved annually during the said period ?

Minister for Railways : (a) The details of year-wise number of steam locomotives, diesel-electric/diesel power locomotives operting on Quetta Division separately, during the period 1980-81 to 1996-97 is given below : -

Year	Steam Locomotives Broad Guage	Steam Locomomotives Narrow Guage	Diesel Electric/ Diesel Power locomotives
1980-81	39	15	22
1981-82	38	15	22
1982-83	29	13	22
1983-84	29	13	20
1984-85	28	13	20
1985-86	26	13	20
1986-87	7	13	20
1987-88	-	-	42
1988-89	-	-	44
1989-90	-	-	44
1990-91	-	-	44
1991-92	-	-	44

1992-93	-	-	44
1993-94	-	-	42
1994-95	-	-	41
1995-96	-	-	37
1996-97	-	-	37

(b) The details of tonnage of goods and railway wagons moved during the period 1980-81 to 1996-97 (upto May, 1997) is given below : -

Year	Wagons	Tonnes
1980-81	30737	737688
1981-82	304312	730344
1982-83	26590	638160
1983-84	30976	743424
1984-85	24178	580272
1985-86	24736	593664
1986-87	24660	591840
1987-88	21446	514704
1988-89	17767	426408
1989-90	20502	492048
1990-91	14853	356472
1991-92	15744	377858
1992-93	1508	36192
1993-94	13162	315888
1994-95	1618	38832
1995-96	11705	280920
1996-97	12171	292104

(c) The detail of tonnage of coal and coal loaded wagons moved annually during the period 19080-81 to 1996-97 (upto May, 1997) is given below : -

Year	Wagons	Tonnes
1980-81	15936	382464
1981-82	13716	329184
1982-83	13164	315936
1983-84	16392	393408
1984-85	13007	312168
1985-86	13397	321528
1986-87	13371	320904
1987-88	11821	283704
1988-89	10499	251976
1989-90	12136	291264
1990-91	10074	241776
1991-92	8991	215784
1992-93	7481	179544
1993-94	8265	198360
1994-95	7569	181656
1995-96	5416	129984
1996-97	4530	108720

25. **Mr. Saifullah Khan Paracha** : Will the Minister for Defence be pleased to state :

(a) the annual average rainfall in inches in quetta from 1985 to 1996;

(b) the monthly maximum and the minimum temperatures recorded in

Quetta during the said period ; and

(c) the earthquakes recorded date-wise during the said period with magnitude on Richter Scale in Quetta?

Minister for Defence : (a) The requisite information is at Annexure-I.

(b) The requisite information is at Annexure-II.

(c) The requisite information is at Annexure-III.

ANNUAL TOTAL PRECIPITATION (INCHES) AT QUETTA

DURING THE PERIOD 1985-1996.

S.NO.	YEARS	RAINFALL
1	1985	10.122
2.	1986	9.602
3.	1987	6.134
4.	1988	10.197
5.	1989	9.571
6.	1990	12.331
7.	1991	16.878
8.	1992	16.126
9.	1993	9.189
10.	1994	12.00
11.	1995	13.138
12.	1996	5.276

Annexure-II

ANNEXURE-II

MEAN MONTHLY MAXIMUM TEMPERATURE (°C) AT QUETTA DURING THE PERIOD 1985-96

YEAR	JAN	FEB	MAR	APR	MAY	JUN	JULY	AUG	SEP	OCT	NOV	DEC	ANNUAL
1985	10.8	17.9	22.0	25.0	30.7	[illegible]	36.3	34.7	31.6	25.0	20.0	13.3	25.3
1986	10.4	11.4	15.9	25.7	31.0	36.6	35.3	33.5	30.4	26.8	19.2	12.5	24.0
1987	14.3	15.3	21.3	25.6	30.1	34.7	35.5	34.7	33.2	25.2	21.8	17.3	25.7
1988	13.4	15.5	18.4	27.8	33.1	36.6	37.2	35.3	32.7	25.6	21.2	15.6	26.0
1989	10.5	10.3	18.8	23.2	29.2	35.3	34.9	34.7	31.8	28.7	19.8	13.6	24.0
1990	12.3	11.7	17.9	25.0	32.8	35.5	37.3	36.4	33.3	25.7	20.5	12.8	25.1
1991	8.9	11.6	16.7	23.3	29.7	35.2	37.1	36.3	31.9	24.3	18.6	15.3	24.1
1992	11.7	13.8	16.6	21.1	28.1	35.2	35.9	34.3	30.5	25.0	21.7	15.4	24.1
1993	9.2	16.8	16.7	25.3	32.1	35.1	35.6	34.5	32.5	24.3	21.9	17.2	25.1
1994	12.4	12.1	20.3	24.2	31.4	36.3	35.9	35.8	28.3	24.1	21.8	13.5	24.7
1995	11.4	13.5	16.3	24.3	30.5	35.2	36.2	36.4	31.3	25.9	20.5	11.2	24.4
1996	8.9	14.3	18.1	26.2	29.0	35.8	36.1	35.6	33.8	26.2	18.2	14.8	24.8

MEAN MONTHLY MINIMUM TEMPERATURE (°C) AT QUETTA DURING THE PERIOD 1985-96

YEAR	JAN	FEB	MAR	APR	MAY	JUN	JULY	AUG	SEP	OCT	NOV	DEC	ANNUAL
1985	0.5	-1.3	3.6	9.4	12.3	16.3	21.1	17.1	9.8	4.2	-0.2	-1.9	7.6
1986	-4.2	-0.2	3.4	9.3	12.1	17.5	18.7	17.4	10.4	6.3	0.9	-2.8	7.4
1987	-2.5	-0.3	6.9	9.6	13.7	15.3	18.7	18.2	12.7	5.0	-1.4	-3.5	7.7
1988	-1.8	1.5	4.8	10.6	13.9	18.5	22.5	19.6	13.7	5.1	0.8	0.9	9.2
1989	-4.0	-2.2	4.6	7.0	9.5	18.1	21.2	18.8	12.1	4.6	2.5	0.6	7.7
1990	1.1	1.8	3.2	9.3	14.2	17.9	20.9	21.1	13.7	5.0	0.8	-2.0	8.9
1991	-1.1	-0.1	5.2	8.1	14.8	17.7	20.0	18.2	11.9	5.0	1.7	1.3	8.6
1992	-0.5	0.0	2.4	8.8	12.3	18.7	20.6	17.9	11.4	5.4	1.5	-1.0	8.1
1993	-0.7	1.8	3.3	9.4	14.1	17.1	19.9	16.8	13.2	3.2	2.0	-3.2	8.1
1994	-3.5	-0.8	6.2	7.8	13.5	16.5	21.3	21.7	10.9	6.1	4.3	-1.4	8.7
1995	-2.4	-4.1	3.5	8.9	12.8	17.1	21.4	20.7	11.9	8.0	0.0	-0.5	8.1
1996	-2.5	0.6	6.1	7.3	11.5	17.1	19.2	17.7	13.0	5.1	-2.9	-4.7	7.4

LIST OF FELT EARTHQAKES AT QUETTA

DURING THE PERIOD 1985-1996.

S.No.	DATE	MAGNITUDE (MB)
1.	• 15-04-1985	4.8
2.	10-08-1987	5.6
3.	20-03-1988	5.2
4.	26-03-1988	4.5
5.	27-07-1989	4.0
6.	26-02-1990	5.3
7.	05-03-1990	6.0
8.	17-06-1990	6.1
9.	09-07-1990	4.5
10.	27-07-1990	5.8
11.	09-09-1990	5.5
12.	04-05-1992	4.2
13.	28-08-1992	5.3
14.	19-09-1992	4.8
15.	26-07-1993	4.8
16.	31-10-1993	4.8
17.	16-11-1993	5.7
18.	10-12-1994	5.0
19.	31-05-1995	5.2
20.	31-5-1995	4.0
21.	21-06-1996	5.2
22.	02-08-1996	4.6

23.	01-12-1996	4.3
24.	16-12-1996	4.3
25	26-12-1996	4.1

26. **Mr. Saifullah Khan Paracha** : Will the Minister for Defence be pleased to state :

(a) the names of the airlines and their flight numbers other than PIA operating between Karachi-Lahore, Lahore-Islamabad and Karachi-Islamabad ;

(b) whether airlines other than PIA have a plan to start or restart their flights to Quetta from Karachi, Islamabad or Lahore ; and

(c) whether it is a fact that Bhoja Airlines has discontinued its flights to Quetta, if so, its reasons and the time by which it will restart its operation to Quetta ?

Minister for Defence : (a) Name of Airlines and their daily flights are as under : -

AIRLINE	SECOTRS		
	Karachi-Lahore	Karachi Islamabad	Lahore-Islamabad
Aero Asia	5	4	Nil
Bhoja Air	4	2	2

(b) M/s. Aero Asia and M/s. Shaheen Air International have shown their intention to start their operations to/from Quetta in near future but no firm dates have been received from either of them.

(c) M/s. Bhoja Air on their own suspended all their operations in 1994 to reorganize their airline. They resumed their domestic operations in 1995 but did not start operations to Quetta, nor shown any firm plans to do so.

27. **Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Defence be pleased to state :

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to increase the number of PIA flights btween Quetta-Islamabad and Lahore-Karachi sectors ;

(b) the steps being taken to provide the facility of night landing at Quetta Airport; and

(c) the steps being taken to introduce PIA Fokker Flights between Islamabad and Muzaffarabad, Azad Jammu and Kashmir ?

Minister for Defence : (a) (i) Quetta-Islamabad. - There is no proposal under consideration to increase number of flights on Quetta-Islamabad sector. PIA already operate a daily flight on this sector by A-300/A-310 aircraft (ii) Lahore-Karachi.- A new daily flight PK-465/Lahore-Karachi with departure Lahore at 0700 hours has been provided effective 01/7/1997..

(b) CAA have provided adequate Night Landing Facilities in the light of ICAO recommendations which include runway lights with standby generators, approach lights, Precision Approach Path indicators, VHF Omni directional radio range, distance-measuring equipment and non-directional beacon with standby power supply system at Quetta Airport. Similar night landing facilities are available at Peshawar Airport where PIA is operating during night.

(c) PIA is presently operating 10 flights per week between Islamabad-Muzaffarabad and Rawalakot by Twin Otter aircraft. Due to existing low tariffs and heavy losses being incurred on Twin Otter operation to Muzafarabad and Rawalakot as well as suitability of runway dimension of Muzaffarabad and

Rawalakot for stol type of aircraft like twin otter aircraft, it is not possible to introduce flight with Fokker F-27 aircraft.

28. **Mian Raza Rabbani** : Will the Minister for Defence be pleased to state the steps taken so far, for the welfare of the ex-servicemen?

Minister for Defence : Presently ex-servicemen are entitled to the following welfare measures : -

(i) Since 1st July 1995, Government has enhanced the pensionary rates of ex-servicemen. The rate of increase ranges between 5 to 15 per cent.

(ii) At the Government level, Pakistan Armed Service Board (PASB), Welfare and Rehabilitation Directorate of General Headquarters and at the non-governmental level, Fauji, Bahria and Shaheen Foundations and Army Welfare Trust look after the welfare of ex-servicemen.

2. The aforementioned institutions look after the welfare of ex-servicemen in the following major areas : -

(a) Running of educational establishments for children of ex-servicemen.

(b) Educational stipends.

(c) Vocational institutes for ex-servicemen and their dependents.

(d) Running of hospitals and Dispendsaries by Fauji Foundation.

(e) Establishment of training centres and rehabilitation through Fauji Foundation and Army Welfare Trust.

(f) Recommendations by PASB to Fauji Foundation for setting up projects beneficial for ex-servicemen.

(g) Recommendations for financial assistance to Welfare and

Rehabilitation Directorates, GHQ.

(h) Verification of antecedents of ex-servicemen to help them in obtaining ex-gratia grants/awards.

(j) Running of Soldier Rest House on no profit basis.

(k) Help in obtaining agricultural land where possible.

(l) Provision of artificial limbs through Fauji Foundation Hospitals.

(m) The PASB also through their District Boards provide a forum to redress local problems of ex-servicemen so that local problems like payment of pension through post offices, cases in the Civil Courts and petty disputes etc. are resolved.

(n) Resolving problems in perparation of pension cases and related matters.

(o) Help in locating jobs in Government and private sectors and industrial units.

3. Specific services rendered by the aforementioned welfare institutions are indicated at Annex.

Annex

PAKISTAN ARMED SERVICES BOARD (PASB)

Over the last few years the PASB has played a positive role in the re-employment of over 10,000 ex-servicement, settlement of 60472 pension cases, processing of 448123 cases of educational stipends, recommending 83230 cases for medical treatment, processing of 68739 cases for financial assistance and settlement of 800 civil suits of ex-servicemen. PASB also runs 26 Soldier Houses for ex-servicemen.

Fauji Foundation

Fauji Foundtion is a charitbale institution and receives no financial assistance either from the Federal Government or Provincial Governments. The Foundation generates its own funds for the welfare of ex-servicement and their dependents in the fields of medical treatment, education, training and rehabilitation. The performance of the Foundation in the field of welfare can be guaged by the following facilities provided by the Foundation : -

1.	Hospitals	12
2.	Day Health Cenres	19
3.	Dispensaries	56
4.	Mobile Health Units	2
5.	Wards	2
6.	Colleges	2
7.	Schools	58
8.	Professional Traing Centres	63
9.	Technical Training Centres	7
10.	Leadership Projects Centres	4

Bahria Foundation

This Foundation is instrumental in providing jobs to 285 ex-servicement The Foundation has recruited 4500 ex-servicemen and sent them to the Defence Forces of Gulf countries. The Foundation spends Rs. 7 lacs per annum for disbursement of scholarships to the children of retired personnel. The Foundation contributes Rs. 5 million annually to Pakistan Navy Benevolent Fund.

Shaheen Foundation

Upto 1995, Shaheen Foundation provided jobs to 55 officers, 144

JCOs/Airmen. Similarly the Foundation has provided jobs to 12 officers, 25 JCOs and 5 civilians in middle eastern countries. In 1995, the Foundation granted scholarships of Rs.1 ,325,774 .

Army Welfare Trust

The Army Welfare Trust generates funds for rehabilitation and welfare of both serving and retired armed forces personnel land families of Shaheeds. The Trust is instrumental in providing housing facilites, job opportunities etc.

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ میں نے ایک سوال پوچھا تھا کہ

will the Minister for Kashmir Affairs and Northern Affairs and States & Frontier Regions be pleased to state if the government had recommended or decided in a meeting under the Chairmanship of the then Federal Minister, Malik Faridullah Khan during the Caretaker Government that the members of the National Assembly should constitute an electoral college for election of the Senators from the Federally Administered Tribal Areas. Instead they have totally redrafted the question which says;

"that will the Minister be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to change the election procedure of Senators from FATA.

جناب چیئرمین۔ اصل میں اتنا لمبا سوال آپ نے کر دیا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ جناب میں مانتا ہوں لیکن آپ اس کی ترمیم اس طرح کریں کہ جو مقصد ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں آپ بھی تو یہ خیال رکھیں کہ within 60 words ہو۔

سید اقبال حیدر۔ جناب 60 words سے تو کم ہے اور اس کی تو کوئی قید بھی

نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں کچھ ہے - 150 words ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ جناب ہمیں بہت دکھ اور افسوس ہوا ہے اور یہ زیادتی کی بات ہے کہ ہم نے پوچھا کچھ تھا اور سوال کچھ اور بنا دیا ہے ۔

Mr. Chairman: We will look into this.

سید اقبال حیدر۔ جناب ہم نے کہا تھا کہ گورنمنٹ نے فیصلہ کر لیا ہے اور اس فیصلے کو میں ریکارڈ پر لانا چاہتا تھا کہ ایسا فیصلہ ملک فرید اللہ صاحب نے مجھے خود بتایا کہ اس طرح سے ان کی chairmanship کے دوران یہ recommendation ان کی منسٹری نے بھیجی تھی ۔ میں چاہتا تھا کہ وہ ریکارڈ پر آ جائے لیکن اس کو تو مسخ کر دیا گیا ہے اور جناب اس کے خلاف action بھی لینا چاہیئے۔

Mr. Chairman: Secretary Sahib, you please look into this.

یہ بالکل ہی بدل دیا گیا ہے۔ We will look into this جی رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی۔ جناب چیئرمین صاحب! آپ کا شکریہ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ معزز وزیر برائے فارن افیئرز یہاں پر موجود ہیں ۔ جناب آپ کو یاد ہو گا کہ غالباً 27 تاریخ تھی۔۔۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب میرا ایک سوال نمبر 188 تھا ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے آپ پہلے بتا دیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ اس میں، میں نے پوچھا تھا کہ bank dacoities کتنی ہوئی ہیں اور کتنے آدمی مارے گئے ہیں۔ فاضل وزیر صاحب نے جواب دیا ہے کہ یہ information collect ہو رہی ہے ۔ اگر information collect ہو رہی ہے تو میرا یہ سوال رہے گا ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ سوال ختم ہو جائے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے لیکن مصیبت یہ ہے کہ آج ہاؤس prorogue ہو رہا ہے ، so in any case, question lapse ہو جائیں گے، آپ مہربانی کر کے دوبارہ اس کو دے دیں ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب! اصولی طور پر یہ فیصلہ ہونا چاہیئے کہ جو information collected ہے یا جس کا جواب receive نہیں ہوا وہ سوال اس کے ساتھ ختم نہ ہو جائے اور وہ اگلی دفعہ repeat ہو۔ آج تو prorogue ہو رہا ہے وہ الگ بات ہے لیکن ویسے میں عرض کر دوں۔۔۔

جناب چیئرمین۔ کہ جن سوالات کے جواب بھی نہیں آئے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ وہ بھی repeat ہوں گے اگلی turn پر۔

Mr. Chairman: I think, they should be repeated.

سیکریٹری صاحب یہ بھی ذرا نوٹ کر لیں۔ جی جناب مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب۔

POINTS OF ORDER

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی ۔ آج میرے پاس میرے علاقہ ، عیسیٰ خیل، ضلع میانوالی سے 70 آدمی آئے ہیں، جن کے چار آدمی اغوا ہو چکے ہیں۔ ان کو اغوا ہوئے تین چار مہینے ہو گئے ہیں۔ ان سے بہت بڑا تاوان مانگا جا رہا ہے ۔اس کے متعلق انہوں نے وہاں کے ایس پی سے بات کی ہے اور میں نے خود بھی بات کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک قومی اور ملی مسئلہ ہے۔ اس کو حل کرنے کے لئے تاوان مانگا جا رہا ہے اور وہ تاوان نہیں دے سکتے ۔ نتیجہ یہ ہے کہ لوگ رو رہے ہیں ۔ان کے گھر ماتم کدہ بنے ہوئے ہیں۔ اس کے لئے میری تجویز یہ ہے کہ صرف پولیس ہی نہیں بلکہ فوج بھی ان کی مدد کرے ۔ جو آدمی انہیں اغواء کر کے لے گئے ہیں ان میں کچھ آدمی ٹرائیبل area کے ہیں ۔قبیلہ بٹنی کے آدمی اغواء کرکے لے گئے ہیں ۔ کچھ لوگ ضلع بنوں ، تجوڑی کے ہیں ۔اس لئے ہمارے فاٹا کے جو ممبرز ہیں ، ان کی مدد لی جائے ۔وہ بھی ایسے لوگوں کا جو گڑ بڑ کرتے ہیں، اغو اء کرتے ہیں، باقاعدہ محاسبہ کریں اور حکومت بھی مدد کرے ۔ صرف یہ کہنا کہ تاوان دو ، تاوان دو اور حکومت اس معاملے میں کچھ نہ کر سکے، یہ ملک کے لئے ، علاقے کے لئے تباہی و بربادی ہے۔

جناب والا! میں اس مسئلہ کو ایوان کے اندر لانا چاہتا ہوں کہ آپ اس پر غور کریں ۔یہ چیز جو کراچی کے اندر ہے اور ملک کے دوسرے حصوں میں ہے ، اس کا نوٹس لینا چاہیئے ۔

میرے ضلع سے جنوری ، فروری اور مارچ میں لوگ اغواء کئے گئے ہیں - ان سے لاکھوں روپے مانگے جا رہے ہیں ، بطور تاوان مانگ رہے ہیں - ان کی رہائی کی ابھی تک کوئی صورت سامنے نہیں آئی ہے - اس لئے حکومت کو چاہیئے کہ وہ فوج کی مدد حاصل کرے - حکومت کو چاہیئے کہ فاٹا کے اراکین اور دیگر بااثر لوگوں کی مدد حاصل کرے - حکومت خود بھی پوری قوت ، زور اور طاقت سے ان کو برآمد کروائے - مجھ سے انہوں نے کہا کہ ہماری ملاقات وزیر اعظم سے کروائیں - میں نے کہا کہ ---

سید مسعود کوثر- پوائنٹ آف آرڈر، میں بھی اس مسئلہ پر بات کرنا چاہتا ہوں -

Mr. Chairman: You can not connect this with Mianwali

وہاں کا مسئلہ اور ہو گا اور میانوالی کا اور ہو گا -

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی - میں نے ان سے کہا کہ وزیر اعظم صاحب کو درخواست دے دو، صدر پاکستان کو دے دو اور وزیر داخلہ کو درخواست دے دو -

حاجی جاوید اقبال عباسی-پوائنٹ آف آرڈر-

جناب چیئرمین- پہلے ایک بات مکمل ہو جائے ، پھر دوسرے رکن کی باری آئے گی-

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی - میں عرض کرتا ہوں کہ ایوان کے اندر اس کا کوئی حل تلاش کیا جائے -

جناب چیئرمین- ٹھیک ہے - اس پر بات کرتے ہیں -

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی - اغواء کنندگان لاکھوں روپے مانگتے ہیں- حکومت کو چوکس ہونا چاہیئے، پولیس کی مدد کرنی چاہیئے اور اس سلسلے میں فوج کی مدد حاصل کرنی چاہیئے- جس علاقے کے لوگوں نے اغواء کیا ہے، اس علاقے کے لوگوں کا تعاون حاصل کیا جائے ، ان آدمیوں کو برآمد کیا جائے - اغواء ہونے والے افراد کے گھر ماتم کدہ بنے ہوئے ہیں ، ان کو اس صورت حال سے نجات دلائی جائے -

جناب چیئرمین- چوہدری صاحب! مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب کے علاقے میں کچھ لوگ اغواء ہو گئے ہیں اور ان سے اغواء کرنے والے بہت بھاری تاوان مانگ رہے ہیں - اس

واقعہ پر بڑی تشویش پائی جاتی ہے ۔ ان کی تجویز یہ ہے کہ ان کو برآمد کرنے کے لئے فوج سے مدد لی جائے ، کوئی سپیشل اقدامات کئے جائیں ، فاٹا کے ممبران سے تعاون کی درخواست کی جائے تاکہ یہ جو مسئلہ ہے ، اس کا حل نکالا جا سکے ۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے علاقے میں اس قسم کے کافی کیس ہو رہے ہیں ۔ اس معاملے میں خصوصی توجہ کی ضرورت ہے ۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا ! میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ جرگہ سسٹم کے تحت فاٹا والوں سے یہ کہیں یا چاہے جسے مرضی ہو یہ کہیں ---

جناب چیئرمین۔ آپ سے کہہ رہے ہیں کہ بطور حکومت آپ مدد کریں ۔

چوہدری شجاعت حسین۔ یہ بات تو ہوسکتی ہے لیکن جہاں تک فوج کا تعلق ہے، ہو سکتا ہے کہ یہ ابھی ممکن نہ ہو کیونکہ پہلے administration کو آزمانا چاہیئے اور انہیں ہی کہنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ آپ مولانا صاحب سے اس کیس کی تفصیلات لے لیں اور جو بھی مدد آپ ان کے لوگوں کو برآمد کرنے کے سلسلے میں کر سکتے ہیں ، وہ کریں۔ جناب مسعود کوثر صاحب ۔ آپ کا کیس connected case ہے۔

سید مسعود کوثر۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے موقع دیا ہے ۔ بات یہ ہے کہ ابھی جو منسٹر صاحب نے بات کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کوئی بھی اتفاق نہیں کر سکتا ہے ۔ میں اس سلسلے میں connected بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ پشاور میں بھی ایک صنعت کار اور ایک غیر صنعت کار یعنی دو نوجوانوں کو اغواء کیا گیا ہے اور ان کی یہ ہمت ہے کہ انہوں نے تاوان دینے کی بجائے اسے resist کرنے کی کوشش کی ہے ۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ حکومت ان کے ساتھ تعاون کرتی اور ان کی حوصلہ افزائی کرتی، ایک انتہائی پرامن جلوس جو وہاں کے تاجروں اور industrialists نے نکالا تھا، اس میں بڑی سختی سے اور بڑی بے دردی سے یہاں تک کہ ضیاء الحق صاحب مرحوم کے دور میں جو زیادتیاں ہوتی تھیں، اس سے بھی زیادہ زیادتی ان لوگوں کے ساتھ کی گئی اور ان لوگوں کو مارا پیٹا گیا جس میں ہمارا ایک سینیٹر بھی شامل ہے ۔ ان سینیٹر صاحب کو تو پتہ نہیں کس مصلحت کے تحت اجازت نہیں دی گئی کہ وہ یہ پوائنٹ اٹھائیں لیکن ہم اس قسم کی باتوں کو condemn کرتے ہیں۔ جہاں تک وزیر موصوف کا تعلق ہے ۔ Jirga laws are totally different. Probably

lea[illegible]ed minister does not know.

جناب چیئرمین۔بہرحال ان کو تجویز دی ہے ۔وہ اس پر غور کریں گے۔

سیدمسعود کوثر۔ جہاں تک فاٹا کے ممبران کا تعلق ہے یہ ہمیشہ تعاون کرتے رہے ہیں اور تعاون کریں گے بھی۔ لیکن موجودہ حکومت کی اس بات پر کوئی واضح پالیسی تو آ جائے کہ وہ واقعی کیا کرنا چاہتے ہیں۔ کیا نہیں کرنا چاہتے اور یہ انسانی مسئلہ ہے ۔

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے ۔ قائم علی شاہ صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔جناب والا! میں انہیں ایسے سکوپ نہیں لینے دوں گا۔ میری چھوٹی سی گزارش سن لیں۔یہ فرنٹیئر کے رہنے والے ہیں، کہتے ہیں کہ ضیاء الحق کے وقت میں جو مظالم ہوئے ہیں یا نہیں ہوئے ہیں اور ذوالفقار علی بھٹو کے وقت میں جو کچھ پشاور میں ہوتا رہا ہے اور انہی کے ساتھ ہوتا رہا ہے ۔ہمارے لوگوں کے ساتھ وہ بھی آپ کے سامنے ہے ۔لیکن اسکے ساتھ میں یہ کہنا چاہوں گا یہ فرنٹیئر کے رہنے والے ہیں۔ ٹھیک ہے ہم پنجاب کے رہنے والے ہیں ۔اب ایک طرف یہ کہہ رہے ہیں کہ فاٹا والوں سے مدد لیں تو فاٹا والوں سے مدد لینے کامطلب یہ ہے کہ جرگے کے تحت مدد لیں ۔فاٹا والوں کے پاس کوئی بندوق ، کوئی گولی ، کوئی توپ نہیں ہے کہ وہ جا کر مدد کریں گے۔میرا کہنے کا مطلب یہی تھا کہ فاٹا والوں سے مدد لینے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے ساتھ بھائی بندی سے بیٹھ کر اس کو حل کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔مناسب بات ہے ۔جی جناب قائم علی شاہ صاحب ، باری باری اس کے بعد رضا ربانی صاحب ، باری باری ، جناب ہر ایک کو کوشش کروں گا لیکن مہربانی کرکے تھوڑے سے صبر کا ۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔مجھے پتہ ہے ۔وہ ساری باتیں ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ میں کیا کروں۔ میرے لئے سب ممبران برابر ہیں۔ہر ایک کی بات سننی پڑتی ہے ۔ بتائیں میں کیا کروں ۔آپ پھر یہاں آ کر بیٹھ جائیں ۔ آپ یہ مسئلہ حل کر دیں۔پہلے قائم علی شاہ صاحب کی بات سنتے ہیں۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین-میرا خیال ہے آپ کا علاج یہی ہے کہ ان کو بٹھا دیا جائے۔

(قہقہے)

سید قائم علی شاہ-میری گزارش ہے کہ ایک مہینے سے زیادہ وقت ہو چکا ہے کہ ہمارے سندھ اسمبلی کے موجودہ ممبر، ایکس منسٹر فار لاء اینڈ پارلیمنٹری آفیئرز، اور پاکستان پیپلز پارٹی کے سیکریٹری اور ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ کے eminent lawyer پچھلے پانچ ہفتوں سے ان کو اغواء کیا گیا ہے اور سندھ حکومت کی بے حسی یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ڈرامہ کیا گیا ہے۔وہاں کا DIG بار بار کہتا ہے کہ ۲۴ گھنٹوں میں اور ۴۸ گھنٹوں میں ان کو recover کیا جائے گا۔ ہمارے وزیر داخلہ صاحب موجود ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ آپ بتائیں کہ اس وقت کیا انکوائری یا investigations ہوئی ہیں اور پیر مظہر صاحب کب بازیاب ہونگے جس کے لئے کبھی کہا جاتا ہے کہ بلوچستان میں ہیں۔ کبھی گوادر کے علاقے میں ہیں۔ کبھی کسی جگہ پر ہیں لیکن یہ حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ امن و امان بحال بھی رکھے اور خاص طور پر جو peaceful citizens ہیں اور ان میں بھی جو نمایاں citizens ہیں، جن کی خدمات پاکستان کے لئے ہیں۔ ان کے دادا کی پاکستان بنانے میں بڑی خدمات تھیں۔تو اس لئے میری گزارش ہوگی کہ ان کی جلد سے جلد بازیابی کا ہمیں بتائیں۔

دوسری میری گزارش یہ تھی۔ہمارے ظفر لغاری صاحب سندھ کے لغاری قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ پاکستان کے ریلوے کے وزیر جس کا محکمہ آج کل ہمارے وزیر داخلہ صاحب کے پاس ہے۔جو سوالوں کے جواب بھی دیتے ہیں۔سندھ کے کمیونیکیشن کے وزیر رہ چکے ہیں۔سندھ کے آبپاشی کے وزیر رہ چکے ہیں اور پاکستان پیپلز پارٹی کی سنٹرل ایگزیکٹو کے ممبر بھی رہ چکے ہیں۔ پچھلے ڈیڑھ ماہ سے ان کو ناجائز طور پر گرفتار رکھا گیا ہے۔اس سلسلے میں بھی آپ سے گزارش ہے کہ ان کی رہائی کا کوئی اہتمام کیا جائے کیونکہ ان کو ناجائز طور پر اور سیاسی بنیادوں پر گرفتار کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین-شکریہ، چوہدری شجاعت حسین صاحب آپ نے ان کی گزارشات سن لیں۔

چوہدری شجاعت حسین-جناب والا، جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے۔تقریباً دس دن ہو چکے ہیں۔میں نے خود سی ایم بلوچستان اور سی ایم سندھ سے بھی بات کی ہے اور آج بھی

اس سلسلے میں بات ہوئی ہے ۔ بلکہ وزیر اعظم صاحب بھی اس سے concern رکھتے ہیں۔ وہ بھی دو تین دفعہ پوچھ چکے ہیں۔ ان کو کسی طریقے سے پولیس برآمد کرانے کی کوشش کرے۔ کارروائی بہت ہوئی ہے ۔ ٹیمیں بھی بنی ہیں انہوں نے بلوچستان کا بھی دورہ کیا ہے ۔ انٹیریئر سندھ میں بھی گئے ہیں لیکن ابھی تک وہ دستیاب نہیں ہو سکے۔ جس وقت بھی دستیاب ہوتے ہیں انشاء اللہ ہاؤس میں بھی پتہ چل جائے گا۔ دنیا کو بھی پتہ چل جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ لیکن کوشش ہو رہی ہے ۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جی کوشش ہو رہی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اب اس کو مزید تیز کرنے کی ضرورت ہے ۔ جی حاجی جاوید اقبال صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے 23.5.97 کو سوال نمبر 153 کے متعلق آپ کی توجہ مبذول کروائی تھی کہ جو جواب دیا گیا ہے وہ غلط ہے۔ سیر غربی میں جو جگہ telephone exchange کے لئے خریدی گئی تھی ۔ اس میں وزیر موصوف صاحب نے جواب دیا تھا کہ کوئی جگہ نہیں خریدی گئی ۔ اس کا ثبوت میں نے آپ کو دیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی دیا ہے ۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب ابھی تک اس کا میز پر جواب نہیں آیا ہے ۔ نمبر۲ ، میں نے بہت پہلے یہ کہا تھا کہ 1993ء سے 5 نومبر 1996ء تک جو پرمٹ آٹے اور گندم کے لئے جاری کئے گئے ہیں اور جن لوگوں کے نام جاری کئے گئے ہیں ان کے نام بتائے جائیں۔

تیسرا مسئلہ کل کے اجلاس کا ہے ۔ ہماری حلیف پارٹی اے این پی والے جو ہمارے بڑے مہربان ہیں، مسلم لیگ اور وہ اکٹھے چل رہے ہیں ۔ ہمارے وزیر اعلیٰ جو بھی ہیں ۔ چاہے جو بھی تھا ۔ انہوں نے پہلے کہا عباسیہ ہوٹل ، پھر انہوں نے کہا مہتابیہ ہوٹل، یہ بات میں آپ کے اور اس ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔ میں اجمل خٹک صاحب کا مشکور ہوں ۔ ان کے نوٹس میں ، میں نے یہ بات لائی لیکن چونکہ وہ ہمارے وزیر اعلیٰ بھائی ہیں ۔ لیکن اس نام سے پکار کر اس ہاؤس میں ان کا تقدس پامال کیا گیا ہے۔

چوتھا مسئلہ میں بہت پہلے وزیر داخلہ کے نوٹس میں لایا تھا ۔ ہماری ایک عزیزہ جو لورہ کی

رہنے والی ہے ۔ جلالپور جٹاں میں اس کی شادی ہوئی تھی اور 4.3.1997 کو جلالپور جٹاں میں قتل ہوگئی ۔ جناب ابھی تک اس کے قاتل گرفتار نہیں کئے گئے ۔ یہ چار میرے نکات ہیں ان پر کارروائی کی جائے ۔

جناب چیئرمین۔وزیر داخلہ صاحب کو کوئی تفصیل دی ہے آپ نے؟

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جی ان کو بتایا تھا انہوں نے ٹیلیفون بھی کیا تھا لیکن ابھی تک کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔

سید عاقل شاہ۔جناب چیئرمین ! جو بات حاجی جاوید عباسی صاحب نے کی ہے اس کا میں جواب دینا چاہتا ہوں کہ الیاس بلور صاحب نے عباسیہ اور مہتابیہ کا ذکر کیا ہے ۔ اس کے بعد یہ اجمل خٹک صاحب کے پاس گئے تھے ۔ انہوں نے ان کی تسلی کی ہے ۔ اس کے بعد میرے ساتھ بات ہوئی ہے ۔ میں نے بھی ان کی تسلی کی ہے ۔ الیاس بلور صاحب نے بھی ان کی تسلی کی ہے ۔ وہ بات ختم ہوچکی ہے۔

جناب چیئرمین۔میں بہت خوش ہوں ۔ جی جناب چانڈیو صاحب ۔

جناب غلام قادر چانڈیو ۔جناب چیئرمین ! میں ایک اہم بات اور معاملہ آپ کے نوٹس میں لا رہا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ صحافت پر ایک اور حملہ ہوا ہے ۔ سندھی اخبار پر سندھ کے ڈاکوؤں نے ڈاکہ مارا ۔ وہاں پر لاکھوں روپے کے کمپیوٹرز اور دوسرا سامان لے گئے۔ یہ حملہ سندھ کی صحافت پر نہیں ' بلکہ سندھ کی آواز پر حملہ ہوا ہے ۔ اور مزے کی بات یہ ہے' میرے پاس کافی کٹنگز پڑی ہوئی ہیں' کہ انتظامیہ کو اطلاع دی گئی مگر کوئی وہاں نہیں پہنچا ۔ جبکہ ڈی سی وہاں ۱۸ گھنٹے بعد پہنچا۔ تو میں اس ایوان کی اور وزیر متعلقہ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور تحقیقات کی درخواست کرتا ہوں ۔ اخبارات میں تفصیلات آئی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ تفصیلات دے دیں تاکہ وہ متعلقہ تھانے کو اطلاع کردیں ۔ جی جناب رضا ربانی صاحب ۔

میاں رضا ربانی ۔ جناب چیئرمین !

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب میرے نکات کا جواب نہیں آیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جو بات آپ نے قتل کے کیس کی کی ہے ۔ اس کی تفصیلات منسٹر صاحب کو دے دیں ۔ جہاںتک آپ کے سوال کا تعلق ہے ' 153 نمبر سوال کا تو وہ معاملہ ہاؤس ایشورنس کمیٹی کو جائے گا ۔ یا اگر آپ سمجھتے ہیں کہ سوال غلط تھا تو دوبارہ آپ سوال put کریں ۔ سیکریٹری صاحب آپ کو بتا دیں گے کہ کس طرح آپ کریں گے ۔ میں اس کی انکوائری کرتا ہوں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ وہ پورا ثبوت آپ کو دے دیا تھا۔

جناب چیئرمین۔جی مجھے ثبوت مل گیا ہے۔ اس کا طریقہ کار آپ سیکریٹری صاحب سے پوچھ لیں۔ جی رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا شکرگزار ہوں ۔ جناب میں پہلے عرض کر رہا تھا ' آپ کو یاد ہو گا کہ آپ نے مہربانی فرما کر ۲۷ تاریخ کو ایڈجرنمنٹ موشن کی اجازت دی تھی۔ جس کا تعلق خارجہ سیکریٹریز کی بات چیت سے تھا ۔ اور انڈین فارن سیکرٹیری کی سٹیٹمنٹس سے تھا۔ جس میں انہوں نے پاکستان occupied Kashmir کی بات کی تھی ۔ اس دن جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہوگا کہ ایک انگریزی اخبار کا سہارا وزیر خارجہ نے لیا تھا اور کہا تھا کہ بی بی سی سے بات کرتے ہوئے انہوں نے اس سٹیٹمنٹ کو contradict کیا ۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد میں نے بی بی سی کی جو monitoring reports ہیں ' جو تمام کی تمام ریڈیو پاکستان official monitor کر کے رکھتا ہے ' وہ ایک ہفتہ پہلے کی اور ایک ہفتہ بعد کی بھی میں نے دیکھیں تو ان کسی بھی monitoring reports میں سیکرٹری انڈین فارن افیرز کی وہ contradiction موجود نہیں تھی ۔ میں نے اس کو اس دن اس لئے نہیں اٹھایا تھا کیونکہ اس دن وزیر صاحب نے undertaking دی تھی کہ

the moment he clarifies this from the High Commission in New Delhi, he will make a statement on the floor of the House. Today the House is being prorogued. It is almost a week now, has he got a clarification from the High Commission that whether the Indian Foreign Secretary has withdrawn that statement or not.

Mr. Gohar Ayub Khan: Thank you Mr. Chairman. I am grateful to

the honourable Senator Raza Rabbani Sahib. I had certainly made the statement on the 27th or 28th, whatever day it was. I think you had certainly read out my leave of absence for information that I would not be here. I should not have been in the Senate this evening also because I have taken the leave from the 30th to the 3rd. I was in my office early this morning, dealing with a very urgent work. I have not been able to look at the documents that have come in on this particular issue. Certainly I did not say that the BBC had broadcasted this. I quoted a local Pakistani English Newspaper and the moment I get this. There is so much going on, as I said in the foreign ministry that a very urgent work I have been able to clear and came to this honourable House. I should not have been here and the moment I got to my office and looked to my files, I certainly will or even give it in the press. I owe it to the House and owe to my honourable colleague also.

جناب چیئرمین۔ مصطفیٰ کمال رضوی۔

جناب مصطفیٰ کمال رضوی۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب!

I would just like to draw your attention to the yesterday's newspaper 'The News'.
اس کے اندر اگر آپ اجازت دیں تو میں چار لائنیں پڑھ دوں - اس کی ہیڈ لائن یہ ہے کہ Babar
The government is said کہ اور اس کے بعد کہتے ہیں approached to restore Karachi peace
to have approached former interior Minister Naseer Ullah Babar to restore law and order in Karachi. میں اپنے معزز وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں -

جناب چیئرمین۔ آپ نے یہی پوچھنا ہے کہ یہ خبر غلط ہے یا صحیح ہے -

جناب مصطفیٰ کمال رضوی - پہلی چیز تو یہ ہے whether this news is correct
or not and resident کے proclamation order میں جو انہوں نے کہا
he is a known------XXXXX. He is known a renowned--XXXXX-- He is a XXXXX---

XXXXX (الفاظ بحکم جناب چیئرمین حذف کئے گئے)

of this country and such people should be tried and hanged. Hanged for committing extra judicial killings.

ایسے لوگوں کو try کر کے پھانسی پر لٹکانا چاہئیے۔جناب چیئرمین صاحب! میں یہ کہتا ہوں کہ ایسے لوگوں کو try کر کے پھانسی پر لٹکایا جائے۔

جناب چیئرمین ۔چوہدری شجاعت صاحب ۔یہ فرما رہے ہیں ۔ایک منٹ ۔پہلے پتہ تو لگے۔

Mr. Mustafa Kamal Rizvi: Agencies all over the world like Amnesty International, Human Rights Organizations and the rest of the international agencies clearly stated that whatever was happening in the city of Karachi was on the behest of the Government, the former government of Benazir Bhutto.

(interruption)

جناب چیئرمین۔ آپ بیٹھیں گے تو میں کچھ کروں گا ۔چوہدری صاحب یہ کہتے ہیں کہ "نیوز" اخبار میں ایک خبر چھپی ہے کہ حکومت پاکستان نے جنرل نصیر اللہ خان بابر سے درخواست کی ہے کہ آپ آئیں اور کراچی میں امن و امان کی صورت بحال کرائیں۔ کیا یہ بات صحیح ہے یا غلط ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا!اخبار میں خبر تو الگ بات ہے ۔ خدا نہ کرے، اللہ نہ کرے کہ میں بابر بن سکوں یا حکومت پاکستان بابر کی پالیسی اختیار کرسکے۔جناب والا! میں تو کہوں گا کہ انشاء اللہ یہ حکومت کوئی غیر قانونی ،غیر اخلاقی قدم نہیں اٹھائے گی۔

جناب چیئرمین۔ نمبر 2 لفظ XXXXXX اور XXXXXX ریکارڈ سے expunge کئے جاتے ہیں۔ جی انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میں ہاؤس سے استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سینٹ ہے،سینٹ کا تقدس اور وقار برقرار رکھنا چاہیئے ، نہایت ہی seasoned ، نہایت ہی تجربہ کار سینیٹر صاحبان منتخب ہو کر آئے ہیں۔ ہم ان سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ کم از کم سینٹ کو سینٹ

(XXXXX الفاظ بحکم جناب چیئرمین حذف کئے گئے)

کا درجہ دیجئے۔ میں دیکھ رہا تھا، میں خود دیکھنے کے بعد، مشاہدہ کرنے کے بعد سب صاحبان سے التجا اور التماس کرتا ہوں۔

جناب والا! میں point of order یہ raise کرنا چاہتا ہوں کہ ہم legislators ہیں، ہم قانون ساز ادارے کے رکن ہیں۔ ہم یہاں قانون سازی کرتے ہیں۔ پہلے جہاں تک ordinances کا تعلق تھا وہ ordinances جاری ہو جاتے تھے۔ ہمارے اختیارات استعمال کئے جاتے تھے، لیکن ہمیں کچھ پتا نہیں ہوتا تھا کہ ordinance کیا جاری ہوا ہے۔ ہمیں کوئی کاپی نہیں ملتی تھی، ہمیں کوئی اس کی نقل نہیں ملتی تھی۔ لوگ ہم سے پوچھتے تھے تو ہمیں پتا چلتا تھا کہ ہمیں کچھ پتا نہیں کہ کیا ordinance جاری ہوا ہے۔ یہاں جب آتے تھے تو ordinance اس وقت lay ہوتے تھے جب گورنمنٹ چاہتی تھی ۔ دس پندرہ ordinances کا ایک پلندہ ہمارے اوپر ٹھونس دیا جاتا تھا۔

جناب اب صورتحال یہ ہے کہ یہاں اگر ایک بل پاس ہوتاہے تو وہ بل قانون نہیں بنتا، جب تک وہ نیشنل اسمبلی میں پاس نہیں ہو گا۔ یہاں سے پاس ہو کر نیشنل اسمبلی میں جائے اور پھر اس کے بعد وہاں سے پاس ہو۔ اس کی جو کاپی بنتی ہے وہ بھی ہم تک نہیں پہنچتی، ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس قانون میں کیا تبدیلی ہوئی۔ اگر وہاں سے آئے تو یہاں پر کم از کم ہمارے پاس ہوتا ہے لیکن وہ circulate ہوتا ہے، آخری شکل میں جس کی صدرمملکت ایک assent دیتے ہیں اس کی کاپی آج تک ہمارے پاس نہیں آئی۔ پرانا طریقہ کار یہ ہوا کرتا تھا کہ گزٹ کی کاپی ہر سینیٹر، ہر member of the Parliament کو جایا کرتی تھی۔ کم از کم اس میں سے ہی وہ assented ordinance یا assented bill پڑھ لیتا تھا کہ یہ ایکٹ بنا ہے۔ اب جناب والا ہم سے اگر پوچھیں تو کسی سینیٹر کے پاس، میں یہ دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ جو بھی سابقہ legislation ہوئی ہے اس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ ہمیں اس کو کتابوں میں ڈھونڈنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین۔ آپ فرما رہے ہیں کہ یہ practice پہلے تھی۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جی میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ practice تھی۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے میں سیکریٹر ی صاحب سے یہ کہوں گا کہ اگر یہ past practice ہے تو حکومت سے کہا جائے کہ اب بھی اسی کو follow کیا جائے اور آپ کو

باقاعدہ notification بھیجا جائے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! assented copies جو ہیں، assented جب بھی assent ہو جائے، یہاں سے جائے وہاں ہو، وہاں سے assent حاصل کی جائے، جو بل کی assented copies ہوں وہ سارے ممبران کو circulate ہونی چاہئیں۔

جناب چیئرمین۔ سیکریٹری صاحب look into this and find out تاکہ یہ notifications ہو سکیں۔ he will look into this تو سیکریٹری صاحب یہ ہمیں جائیں گے۔ جی جناب طاہر بزنجو صاحب چھوٹی بات کریں لمبی بات نہ کریں۔

جناب محمد طاہر بزنجو۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ میں ایک بہت ہی اہم مسئلہ کے بارے میں آپ کی اور اس ہاؤس کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جو سینٹ ہے یہ رسمی طور پر وجود میں لائی گئی ہے۔ نہ ہمیں مالیاتی اختیارات حاصل ہیں، نہ ہم بجٹ پر بحث کر سکتے ہیں اور اب تو جناب نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ سینٹ کی جو standing اور functional committees ہیں ان سے متعلقہ ministries کلیتاً تعاون نہیں کر رہے۔ اب حال ہی میں، ایک functional committee کا چیئرمین میں خود بھی ہوں، میری ایک میٹنگ سینڈک کے مسئلہ پر کوئٹہ میں 20 اور 21 جون کو ہوئی تھی اور آپ کو معلوم ہے کہ یہاں گزشتہ تین مہینے سے یا جب سے ہم نے حلف اٹھایا ہے، ہم سینڈک کے بارے میں مسلسل بولتے رہے ہیں۔ جناب وہاں نہ کسی Secretary of Finance Ministry نے شرکت کی، نہ Secretary of Petroleum نے شرکت کی، Ministers کی تو بات ہی اور ہے۔

جناب چیئرمین۔ اس کی کوئی وجہ بتائی کہ کیوں نہیں شرکت کی؟

جناب محمد طاہر بزنجو۔ جناب ہمیں تو کچھ نہیں بتایا گیا۔

جناب چیئرمین۔ تو میں سیکریٹریٹ سے کہوں گا پتا کریں کیونکہ یہ جو meetings رکھتے ہیں ان کے مشورے سے اسی لئے رکھی جاتی ہے تاکہ حاضر ہو سکیں۔

جناب محمد طاہر بزنجو۔ جناب چیئرمین! میری یہ گزارش بھی سنیں۔ سینڈک میں میٹنگ رکھنے کی ایک بنیادی وجہ یہ بھی تھی کہ we wanted to visit Sandak تو ہمیں چین

موقع پر یہ بتایا گیا کہ جناب آپ کو یہ سہولت فراہم نہیں کی جا سکتی۔

جناب چیئرمین ؛ کونسی سہولت۔

جناب محمد طاہر بزنجو ؛ جہاز کی سہولت۔

جناب چیئرمین ؛ دیکھیں ناں جہاز تو آپ کا حق نہیں ہے۔ اگر نہیں ہے تو کیا کیا جا سکتا ہے۔

جناب محمد طاہر بزنجو ؛ جناب چیئرمین! آپ میری عرض سنیں کہ یہ پہلی سٹینڈنگ کمیٹی نہیں ہے ۔ اس سے پہلے جتنی بھی قومی اسمبلی اور سینٹ کی سٹینڈنگ کمیٹیز رہی ہیں ان کو یہ سہولت دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین ؛ اس کے باوجود یہ حق تو نہیں ہوتا ہے۔ اگر وہ دے دیں تو ٹھیک ہے لیکن یہ حق تو نہیں ہے۔

جناب محمد طاہر بزنجو ؛ ہمیں یہ کہا گیا تھا کہ دے دیں گے۔

جناب چیئرمین ؛ وہ request ہے ۔ اگر دیتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ حق نہیں ہے۔

جناب محمد طاہر بزنجو ؛ عین موقع پر ہمیں بتایا گیا۔

جناب چیئرمین ؛ ٹھیک ہے۔ We will look into it کہ موقع پر نہ کہا کریں لیکن یہ حق نہیں ہے کہ میں enforce کر سکوں کہ ضرور دیں۔

جناب محمد طاہر بزنجو ؛ جناب چیئرمین! آخر میں ایک جملہ یہ کہ نظر انداز کیا جاتا رہا ہے سینٹ کو۔ اب جو احتساب کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ ہماری اطلاعات کے مطابق قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے ممبران کو ان میں شامل کیا گیا ہے جبکہ اراکین سینٹ کو کلیتاً نظرانداز کیا گیا ہے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین ؛ شکریہ جی۔ جتوئی صاحب، مختصر بات کریں۔ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ؛ جناب چیئرمین! آپ کو پتہ ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے ایک statement دیا ہے جس نے اس ملک کی سیاسی اور آئینی بنیادیں ہلا دی ہیں۔

آئینی طور پر اس ملک کے اندر ایک پارلیمانی سسٹم ہے۔ وہ پارلیمانی سسٹم جو آج اس ملک کے اندر رواں دواں ہے۔ میں اس کا تھوڑی سا پس منظر بیان کروں آپ کو کیونکہ اس فیملی کا کبھی بھی کلچر جمہوری نہیں رہا ہے۔ میں آپ کو عرض کروں کہ جب یہ الیکشن جیتتے ہیں تو وہ الیکشن صحیح، جب یہ حکومت میں ہوتے ہیں تو حکومت صحیح، جب یہ دونوں چیزوں میں نہ ہوں تو نہ الیکشن صحیح اور نہ حکومت صحیح، وہ دونوں غیر جمہوری اور وہ دونوں فحش ہوتے ہیں۔ جناب یہ ان کا کلچر ہے۔ ان کے والد محترم----

(مداخلت)

جناب چیئرمین : کافی ہو گیا ہے جی۔ ڈاکٹر بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : جناب چیئرمین! میں وزیر داخلہ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ رحیم یار خان میں جمعیت العلمائے اسلام کے امیر مولانا منظور صاحب کو ڈپٹی کمشنر رحیم یار خان نے اپنے دفتر میں بلا کر دیگر علماء سمیت گرفتار کر لیا ہے۔ جبکہ ہم فرقہ واریت کے خلاف ہیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ وزیراعظم نے ۳۰۰ روپے کا اعلان کیا تھا۔ میں نے وزیر داخلہ سے کہا تھا کہ بلوچستان والوں کو اب تک وہ ۳۰۰ روپے نہیں ملے۔ انہوں نے مجھے یقین دلایا تھا کہ میں اس کا بندوبست کروں گا لیکن اب تک بلوچستان والوں کو ۳۰۰ روپے نہیں ملے۔ دوسرے صوبوں کو مل چکے ہیں۔ اس کی ہمیں وہ یقین دہانی کرائیں۔

جناب چیئرمین : جی کریں گے۔ آج تو prorogue ہو رہا ہے۔ جی جناب صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب جتوئی صاحب کو بہت شوق ہے میرے خیال میں ان کو موقع دے دیں آپ----

جناب چیئرمین ۔ So jatoi Shaib, I cannot do it today. I do not have time جی صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب میں آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ یہ حکومت جب سے آئی ہے مسلسل ان کا ایک ہی پروپیگنڈا رہا ہے 'ایک ہی بات رہی ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت نے، قومی اداروں میں، کارپوریشنز میں بے تحاشا بھرتی کی ہے۔ پی آئی اے کا یہ ذکر

کرتے ہیں، او۔جی۔ ڈی۔ سی کا ذکر کرتے ہیں اور اس کے بعد وہ جب سے آئے ہیں اور جب سے خالد انور صاحب کی courtesy سے وہ سروس ٹریبونل بل یہاں سے پاس ہوا ہے تو دھڑا دھڑ retrenchment جاری ہے ۔ پی آئی اے سے ہم نے آپ کو باقاعدہ ایک لسٹ پیش کی تھی تقریباً پندرہ سو ملازمین وہاں سے نکالے جا چکے ہیں ۔ابھی حال ہی میں او۔ جی۔ ڈی۔سی سے تقریباً ساڑھے چار سو آدمی نکالے جاچکے ہیں ۔جناب ان کی duplicity دیکھیں کہ ایک طرف یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جی قومی اداروں میں بھرتی بہت زیادہ ہو گئی ہے اس لئے لوگوں کو نکالو ۔

جناب چیئرمین۔ آپ کا کہنا ہے کہ نہیں نکالنے چاہئیں ۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جی نہیں نکالنے چاہئیں ۔ میری بات سنیں جناب This is very important sir میری آپ بات سنیں ۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ آپ کا جو پوائنٹ ہے وہ آ گیا ہے کہ بھرتی کئے گئے لوگوں کو نہ نکالا جائے ۔ بھائی میں آپ کی کیا بات سنوں سوا سات بجنے والے ہیں پوائنٹ پر آئیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب پوائنٹ یہ ہے کہ یہ ایک لیٹر ہے او جی ڈی سی کے چیف پرسنل آفیسر ایاز محمد خان یہ کہتا ہے جی

All heads of Departments were requested to furnish the information relating to critical manpower requirement during financial year,1997-98

Mr.Chairman: What to political?

Dr.Safdar Ali Abbasi: No, relating to manpower requirements during the financial year,1997-98

یعنی یہ کہ ایک طرف لوگوں کو نکال رہے ہیں دوسری طرف اپنے ڈیپارٹمنٹ کو یہ سرکولر بھیجا جا رہا ہے کہ آپ ہمیں بتائیں کہ آپ کی کیا requirement ہے۔ اگر requirement تھی تو ان لوگوں کو کیوں نکالا گیا ہے بے چاروں کو جنہوں نے دو دو سال تین تین سال اس کارپوریشن میں لگائے ہیں۔ او جی ڈی سی میں لگائے ہیں ۔پی آئی اے کی آپ کو یاد ہے رضا ربانی صاحب نے یہاں 52 بندوں کی فہرست آپ کے سامنے رکھی تھی کہ پچھلے والوں کو نکال کر 52 نئی

بھرتیاں کی گئی ہیں ۔ ہم حکومت سے یہ درخواست کر رہے ہیں کہ اس طرح نہ کریں۔ یہ باقاعدہ آرڈر میرے پاس ہے ۔ آرڈر میں آپ کی خدمت میں ابھی پیش کروں گا۔ابھی چوہدری نثار صاحب نہیں لیکن ہم آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ مہربانی کرکے آپ ان کو یہ کہیں کہ اس طرح نہ کریں بڑی مہربانی۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے وہ فہرست مجھے دیں۔ جی جناب ڈاکٹر حئی صاحب بالکل مختصر۔ ڈاکٹر صاحب لمبی بات کوئی نہیں ہوگی۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ شکریہ جناب میں بہت مختصر بات کروں گا۔ میں جناب والا اس معزز ایوان میں اس اہم مسئلے کو اٹھانا چاہتا ہوں کہ کراچی کے "ڈان" اخبار نے صفحہ اول پر یہ خبر شائع کی ہے کہ آٹے کی قیمت میں 75 پیسے فی کلو اضافہ ہوا ہے۔ ابھی آپ خود اندازہ لگائیں جناب کہ پاکستان میں عام لوگوں کی جو آمدنی ہے وہ ہزار پندرہ سو سے اوپر نہیں ہے ۔اس سے بھی کم ہے اور سچی بات یہ ہے کہ چھوٹے ملازمین اور عام محنت کش مزدور جو ہے، اس بے چارے کی خوراک ہی آٹا ہے۔ ہم نے یہاں خود معزز ایوان میں ـــ

جناب چیئرمین۔ پوائنٹ یہ ہوا کہ آٹا مہنگا ہو گیا ہے نہیں ہونا چاہیئے ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب کراچی میں یہ حال ہے ۔ جب یہ کراچی سے کوئٹہ یا پشاور یا اور کسی جگہ جائے گا تو اس کی قیمت کتنی ہوگی ۔اس کے علاوہ دوسرا اس سے متعلق ہے کہ چودہ اشیاء پر برآمدی ڈیوٹی بڑھا دی گئی، جس میں چینی بھی شامل ہے ،جس میں پنسلین کی ادویات یا پیراسیٹامول بھی شامل ہے۔ ابھی آپ جائیں ایک طرف کہتے ہیں کہ ہم نے ٹیکس فری بجٹ دیا ہے اور دوسری طرف ابھی تک بجٹ کی سیاہی بھی خشک نہیں ہوئی ہے ۔یہ چودہ چیزوں پر درآمدی ڈیوٹی، چینی 24 روپے کلو ہوگئی ہے۔ میں حیران ہوں کہ ایک طرف روزگار بھی آپ نہیں دے رہے ہیں تو جناب والا عوام کو یہ بتائیں ـــ

جناب چیئرمین۔ تو دو پوائنٹ ہوئے کہ ایک درآمدی ڈیوٹی بڑھی ہے چودہ اشیاء پر اور ایک آٹے کی قیمت میں اضافہ ہوا ہے کراچی میں اور ملک میں بھی بڑھے گی ۔یہ دوسرا جو سوال ہے یہ تو سرتاج عزیز صاحب آئیں گے تو ان سے پوچھیں گے ۔پہلا بھی ان ہی سے پوچھیں گے کیونکہ وہ ہی انچارج وزیر ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ دوسرا جناب 600 ملازمین پی آئی اے سے نکال دئیے گئے ہیں ۔او جی ڈی سی واپڈا ہر جگہ سے ملازمین کو نکال رہے ہیں ۔سوئی سدرن گیس سےبھی نکالے گئے ہیں۔ آخر یہ لوگ کہاں جائیں گے جناب اس پر توجہ دیں۔

جناب چیئرمین۔ وہ بات صدر عباسی صاحب نے کر دی ہے جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ شکریہ جناب چیئرمین میں مختصر طور پر آپ کے ذریعے سے اس معززایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ایک انتہائی افسوسناک سانحے کی جانب ۔وہ میری کراچی سےتعلق رکھتا ہے۔ ایک جانب تو روز کراچی کے شہری دہشت گردی کا شکار ہو رہے ہیں ' دوسری جانب جناب وہاں پر جو highrise buildings ہیں'یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے' بی بی سی ٹیلیویژن تک نے دکھایا ہے کہ کراچی شہر کی ایک high rise building منہدم ہو گئی اور اس میں 32 سے زیادہ ہمارے محنت کش مزدور جاں بحق ہوئے اور اتنا بڑا سانحہ ہے کہ مجھے ڈر اور خوف ہے کہ کہیں خدانخواستہ خدانخواستہ اگر کوئی ہلکا سا بھی زلزلہ آ گیا'5.00 سے بڑا تو میرا کراچی ان high rise buildings کی وجہ سے قبرستان بن جائے گا۔میں حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ یہ high rise buildings کی کوالٹی کنٹرول اور construction پر خصوصی طور پر کنٹرول رکھیں۔

Mr. Chairman: It is provincial matter or federal matter.

سید اقبال حیدر ، اس لئے کہ KDA صدارتی احکامات کے تحت قائم ہوا اور KDA کے تحت ہی ایک ادارہ کراچی بلڈ نگ کنٹرول اتھارٹی قائم ہوا۔

Mr. Chairman: That is under the Federal G overnment.

سید اقبال حیدر ، جی وہ صوبائی حکومت کے تحت ہے۔ جناب والا! بنیادی طور پر مسئلہ یہ ہے کہ ---

جناب چیئرمین ، نہیں بنیادی بات یہ ہے کہ عمارتیں بن رہی ہیں' ان پر کوئی چیک نہیں ہے اور اس سے عوام کو خطرہ ہے۔

سید اقبال حیدر ، میں چاہوں گا کہ مرنے والوں کے لئے فاتحہ پڑھی جائے۔

جناب چیئرمین: چلیں پہلے فاتحہ تو پڑھ لیں۔

(فاتحہ پڑھی گئی)

جناب چیئرمین: جی مولانا فضل محمد صاحب۔

مولانا فضل محمد: جناب والا! میں وزراء صاحبان سے ایک نہایت سنجیدہ بات پوچھ رہا ہوں۔ لیکن سب سے پہلے میں اپنا ایک شکوہ نوٹ کرانا چاہتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے وزراء کا رویہ انتہائی تضحیک آمیز ہے۔ یہاں معزز اراکین اٹھتے ہیں، انتہائی اہم سوال پوچھتے ہیں لیکن وہ ایک ہی سوال کے اندر تین دفعہ اٹھتے ہیں، تین دفعہ بیٹھتے ہیں، پھر آپس میں گپ شپ لگاتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ بہت ہی غلط رویہ ہے اور اس کا سب سے زیادہ شکوہ ہمیں راجہ ظفر الحق صاحب سے ہے کہ اپنی ٹیم کو کنٹرول کریں۔

میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جب سے یہ حکومت بنی ہے مختلف ذرائع سے اخبارات میں بھی، ٹی وی پر بھی یہاں مختلف اوقات میں سینٹ کے فلور پر یہ کہتے چلے آ رہے ہیں کہ ہماری پالیسی یہ ہے کہ گزشتہ ادوار میں جو لوگ غلط طریقے سے، غیر قانونی، غیر آئینی طریقے سے مختلف محکموں میں بھرتی ہو چکے ہیں ان کو ہم نکال رہے ہیں، اس حد تک یہ بات یقیناً صحیح ہے اور ہم اس کی favour بھی کرتے ہیں، لیکن عملی طور پر جو نقشہ سامنے آ رہا ہے، میرے پاس وہ تمام کیسز موجود ہیں کہ ڈبل ایم اے، باقاعدہ ایک ڈیڑھ سال ہوا ان کے permanent order ہو چکے ہیں، ان کے انٹرویوز بھی ہو چکے ہیں۔ وہ تمام قواعد و شرائط پورے کر چکے ہیں، ان تمام معاملات کے باوجود اب ان کو نکال رہے ہیں۔ کچھ لوگ ہائی کورٹ، سپریم کورٹ میں گئے ہیں۔ اب یہ حضرات ہمیں صحیح طریقے سے وہ پالیسی بتائیں کہ واقعتاً وہ کہہ رہے ہیں وہی پالیسی ہے جبکہ عملاً وہ اس کے متضاد ہیں اور یہ پورے ملک کے ساتھ، پورے پاکستانیوں کے ساتھ ایک مذاق ہے۔ جناب عالی! جو لوگ اس انداز سے بھرتی ہو جائیں جو تمام شرائط پورے کرتے ہوں، ان کو جب اس طرح نکالا جائے تو ان کے تاثرات اور جذبات پھر کیا ہوں گے۔ اور اگر یہ سلسلہ شروع ہو جائے تو میں آپ کے دور کے ملازمین نکالنا چاہوں آپ میرے دور کے ملازمین نکالنا چاہیں۔ تو بے نظیر حکومت کے دور میں جو لوگ بھرتی ہوئے ہیں، ان کا کوئی جرم نہیں ہے، اگر غلط طریقے سے بھرتی ہوئے ہیں تو ہم ان کے ساتھ ہیں لیکن اگر صحیح طریقے سے بھرتی ہو چکے ہیں تو ان کا یہ حق ہے کہ ان کو اپنی جگہ پر رکھا جائے۔

جناب چیئرمین: یہی بات ڈاکٹر عباسی صاحب نے کہی تھی، مختصر انداز میں، رضا ربانی صاحب ایک difficulty that I am facing, you know so many points of order are raised کئی دفعہ جو متعلقہ وزیر ہے وہ ہوتا بھی نہیں ہے، because he does not know what points are to be raised پھر یہ ہے کہ کوئی ایسا مسئلہ آ جاتا ہے کہ he can not reply because he is not fully aware of that, so to make it more meaningful, perhaps you can work out some formula جو مجھے آپ دے دیں کہ اس

طریقے سے ہم چلیں۔ Point of order جو raise کرنا ہے، اس کی اطلاع صبح مل جائے، so that we can inform the Minister, we can fix a time کچھ سوچ لیں اس کو formalise کریں تاکہ یہ بامقصد ہو جائے، ٹائم کا بھی کر لیں کہ ایک پوائنٹ آف آرڈر پر کتنا ٹائم ہو گا۔ We can take up so many in a day تاکہ بامقصد ہو جائے، اب دیکھیں انہوں نے پوائنٹ raise کیا، آپ نے کیا، there isnobody to reply میں کس سے پوچھوں۔ دوسرا یہ ہے کہ کسی دن زیادہ لوگ بول جاتے ہیں but nothing comes out of it.

Mian Raza Rabbani: Sir, in the next session, Inshallah, we will do something in this respect.

Mr. Chairman: So, think about it. May be you can also get some guidance from some other countries and let us make it meaningful.

Mian Raza Rabbani: Zero hour is there in India..

جناب چیئرمین: اسی کو ہم formalise کر لیتے ہیں، جی جناب تاج حیدر صاحب۔ مجھے ہر طرف دیکھنا پڑتا ہے، نہیں نہیں آپ نے کوئی قصور نہیں کیا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں نہیں میں آپ کی طرف آتا ہوں۔ تاج حیدر صاحب آپ بات کر لیں مختصر۔ نہیں نہیں وہ اس لئے کہ

because what you are raising is not a point of order. What I am saying is

کہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں تھا۔

(interruption)

Mr. Chairman: I did not accept it. I don't think it is an adjournment motion.

جناب اعجاز علی خان جتوئی: جناب والا! آپ کیسی بات کرتے ہیں، کیا وہ اس ملک کے تیرہ کروڑ عوام کے منہ پر طمانچہ نہیں ہے۔ یعنی اس ملک کے سربراہ، فوج کے سربراہ کے ساتھ مل کر ----

(مداخلت)

جناب اعجاز علی خان جتوئی: میں ان کا کچھ پندرہ منٹ میں بتا دوں گا، بھٹو کا کچھ کیا ہے، لاڑکانہ ضلع وہی ہے جہاں سے میرے آباؤاجداد بھی آئے ہیں، بھٹو کے دادا اور میرے دادا وہاں اسمبلی کے اکٹھے ممبر تھے۔ مجھے ان کا کچھ پتہ ہے، میں پانچ منٹ میں ان کا کچھ بتا دیتا ہوں کہ بھٹو فیملی کیا ہے۔

میں ان سے زیادہ واقف ہوں۔

(مداخلت)

جناب اعجاز علی خان جتوئی، آپ پانچ منٹ مجھے دیں، آج دیکھتے ہیں، ایک گھنٹہ مجھے دیں، ایک گھنٹہ انہیں بھی دیں - میں بتاتا ہوں کہ بھٹو کبھی بھی democratic نہیں رہے، اگر وہ democratic رہے ہوں تو میں استعفیٰ دے دیتا ہوں۔ ضیاء الحق کو کس نے پیدا کیا، ضیاء الحق کو appoint کس نے کیا، ایوب خان کو بابا کون بولتا تھا۔ --------

جناب چیئرمین، جتوئی صاحب پلیز بیٹھ جائیں، پلیز، دیکھیں پہلے بھی کئی دفعہ اس قسم کے adjournment motions آئے ہیں، جہاں کسی political leader کے بیان پر adjournment motion دیا گیا ہے - I never accepted it unless adjournment motion کا جو اصل مفہوم ہے ، اس کے تحت آئے تو میں accept کرتا ہوں کہ آپ کی جو چیز ہے کہ ایک لیڈر کا بیان، غلط ہے یا صحیح ہے -

I don't know. I am not concerned with it. But it is not a fit matter for an adjournment motion. You can bring it in some other form and then we will take it up.

(مداخلت)

ڈاکٹر صفدر علی عباسی، ہم ان کے والد کے بارے میں بات کریں گے، ہمیں اچھی طرح یاد ہے کہ ان کے والد کیا کرتے تھے، بھٹو صاحب کے پیروں پر پڑے رہتے تھے جتوئی صاحب -----

جناب چیئرمین، جی حاجی عبدالرحمن صاحب۔

حاجی عبدالرحمٰن ، جناب چیئرمین! جناب گل شیر خان پانچ چھ دفعہ کھڑے ہوئے--- آپ نے ہمیں وقت نہیں دیا، ہم آپ کے اس رویے پر احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(فاٹا سے سینٹ کے اراکین اس موقع پر واک آؤٹ کر گئے)

جناب چیئرمین، آپ نے حاجی گل شیر کا کہا میں ان کو موقع دے رہا ہوں۔ جی تاج حیدر صاحب۔ What is the point of order?

Mr. Taj Haider: Sir, 119 people died last month in Karachi as a result of terrorism and I think, the House should consider it.

Mr. Chairman: O.K.

جی جناب زہری صاحب آپ آ جائیں آپ پوائنٹ آف آرڈر raise کریں -

(interruption)

Mr. Chairman: So, this is what happens Raza Rabbani Sahib. I think, we have to do something about it.

نہ کوئی بات سمجھ آتی ہے' اس طرح تو ہر کوئی -----

میاں رضا ربانی۔ جناب اس کو formalise کر لیں۔

جناب چیئرمین۔ اس طرح تو نہیں ہو گا اس کو formalise کر لیں - O.K جی۔ جی جناب سیف اللہ پراچہ صاحب -

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر ٹیکسی کے رکنے کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ جو لوگ آنا چاہتے ہیں یا یہاں سے جانا چاہتے ہیں۔ چاہے visitors ہوں they cannot take taxi تو کیا ذرا آپ وزیر Interior کی توجہ دلائیں گے کہ چار پانچ ٹیکسیاں توہونی چاہئیں۔

جناب چیئرمین۔ مری صاحب اپنے بلوچ دوستوں کو لے کر آئیں۔ یہ ٹیکسی کون کرے گا جی۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ یہ Interior Ministry کرے گی' پولیس والے باہر نہیں چھوڑتے تو چار' پانچ ٹیکسیوں کی تو اجازت ہونی چاہئیے -

جناب چیئرمین - جی جناب Minister for Interior. ٹیکسیوں کی اجازت جی -I am sorry, جی مجھے نہیں ' دوبارہ سمجھا دیں۔ جی فرمائیے جی۔

شیخ رفیق احمد - میں یہ عرض کرتا ہوں کہ قریب کوئی ٹیکسی سٹینڈ نہیں ہے - ہمارے جو ممبر مجھ جیسے ہیں ' اگر وہ چیئرمین نہ ہوں تو انہوں نے گھر سے ٹیکسی میں آنا ہوتا ہے' واپس جانا ہوتا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! ہمارا دائرہ اختیار نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ فرما رہے ہیں کہ taxi stand ہونا چاہئیے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جی ہاں جناب۔ جیسے ایم این اے ہاسٹل کے باہر ہے' اسی طرح کا اگر ہو تو بہت اچھا ہے' یہاں لوگوں کو آنا ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ دیکھ لیں جی' غور کر لیں۔ جی جناب تاج حیدر صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ ہم نے کیا غور کرنا ہے جناب یہ نیشنل اسمبلی اور سینٹ نے مل

کر دیکھنا ہے کہ یہ چیزیں ہو سکتی ہیں کہ نہیں ہو سکتی ہیں۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ نہیں جی وہ premises کی باہر کی بات ہو رہی ہے، inside نہیں کہہ رہے۔

جناب چیئرمین۔ تو یہ CDA سے متعلقہ ہے۔

میاں رضا ربانی۔ یہ پارلیمنٹ کی precinct کے باہر کی بات ہو رہی ہے۔ وہ تو jurisdiction چوہدری صاحب اور چیف کمشنر کی آئے گی۔

جناب چیئرمین۔ جی۔ O.K جی۔

پروفیسر ساجد میر۔ جناب میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایوان میں اذان سنانے کا جو سلسلہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی۔

پروفیسر ساجد میر۔ یہ discretion پر at will نہیں ہونا چاہئیے۔

جناب چیئرمین۔ اذان کا ٹائم ہو گیا ہے۔ ہو گیا ہے ٹائم۔

پروفیسر ساجد میر۔ نہیں میں عصر کی اذان کی بات کر رہا ہوں جی۔

جناب چیئرمین۔ جی، جی عصر کی۔

پروفیسر ساجد میر۔ یہ ہمارے ڈپٹی چیئرمین صاحب ابھی تشریف لے گئے ہیں وہ صرف اس وجہ سے لیٹ ہوئے ہیں کہ انہیں اذان کا پتا نہیں چلا۔ وہ پوچھ رہے تھے کہ آپ نے عصر کی نماز پڑھ لی ہے، آئیں، چلیں پڑھیں۔ وہ اس وقت اٹھ کر پڑھنے کے لئے گئے ہیں۔ اس لئے کہ اذان کی آواز آج سنائی نہیں دی۔ دوسری میری گزارش یہ ہے کہ ---------

جناب چیئرمین۔ مغرب کی اذان کتنے بجے ہونی ہے۔ ساڑھے سات بجے۔

پروفیسر ساجد میر۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ --------

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں ویسے بھی کچھ حضرات walk out کر گئے ہیں۔

پروفیسر ساجد میر۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ point of order کے سلسلے میں جو ناخوشگوار سی

صورت حال پیدا ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی، جی۔

پروفیسر ساجد میر۔ میرے خیال میں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں دو چار پانچ ہمارے ساتھی ایسے ہیں جو ہر point of order raise کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں اور باقی لوگوں کو موقع کم ملتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ صحیح بات ہے۔

پروفیسر ساجد میر۔ میرے خیال میں اس کو ذرا evenly divide کیا جائے ۔ جہاں آپ نے رضا ربانی صاحب سے یہ پوچھا ہے کہ اس کا procedure کیا ہو۔ بعض سلسلوں میں یہ بات مد نظر رکھیں کہ اس کو ذرا evenly divide کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ یا یہ بھی سوچ لیں کہ in advance مجھے دے دیئے جائیں جو میں سمجھتا ہوں کہ point of order ہیں وہ take up کر لئے جائیں، باقی نہ کئے جائیں۔ اب کوئی دس سال پرانی بات کرتا ہے، کوئی کہتا ہے، جی چلیں---------

(اس موقع پر اذان کی آواز سنائی دی)

Mr.Chairman: House is adjourned for 15 minutes.

(The House reassembled after Maghrib Prayers)

Mr. Chairman: Now we proceed to item No. 3 - Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) Act, 1975 [The Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) (Amendment) Bill, 1997].

FURTHER DISCUSSION ON ADJOURNMENT MOTION

Re: AAMIL KANSI

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب آپ نے کہا تھا ایمل کانسی والے adjournment motion پر بھی موقع دیں گے ۔

جناب چیئرمین: چلیں پہلے وہ کر لیتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جیسے آپ کا حکم ہو۔

جناب چیئرمین: جی فرمائیے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب شکریہ ! میں آپ کا مشکور ہوں کہ اس اہم adjournment motion پر آپ مجھے گزارشات پیش کرنے کا موقع فراہم کر رہے ہیں۔ جناب والا! حقیقت یہ ہے کہ نہ صرف ایک فرد ایمل کانسی صاحب کی گرفتاری کا مسئلہ ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ جو اس کی سب سے بڑی اہمیت ہے وہ ایک آزاد خود مختار ' sovereign ملک کی حیثیت سے پاکستان کے چودہ کروڑ عوام کے وقار ' عزت اور ان کی آبرو کا مسئلہ ہے۔ سب سے مشکل بات یہ ہے کہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان کوئی باضابطہ extradition treaty موجود نہیں ہے ' وہ treaty موجود ہوتی تب بھی بات تھی۔ معلوم نہیں ہے کہ برٹش انڈیا کے وقت 1932ء میں کوئی treaty ہوئی تھی ' برٹش انڈیا اور امریکہ کے درمیان۔ اس کا سہارا لیتے ہیں۔ کسی اور چیز کا سہارا لیتے ہیں۔ ہاں اور ممالک کے درمیان ہے 'پاکستان' امریکہ' انڈیا اور دوسرے ممالک کے درمیان ہے۔ ہمارے ہاں تو یہ معاہدہ بھی نہیں ہے اور اس معاہدے کے نہ ہونے کی صورت میں پھر تو کسی کو یہ حق بھی نہیں پہنچتا ہے کہ وہ ہم سے اس طرح کا مطالبہ کریں کہ فلاں شخص ہمیں فلاں مقدمے میں درکار ہے' آپ ہمیں دے دیں۔ یہ عجیب سی صورتحال ہے اور جس طرح سے اس شخص کو لے جایا گیا ہے وہ بھی عجیب و غریب ہے۔ اتوار کو یہ گرفتار ہوا ' منگل کی رات کو اسے repatriate کیا گیا۔ ایسی صورت میں اس کو ان کے حوالے کیا گیا۔ نہ کورٹ میں پیش ہوا' نہ عدالت میں' نہ جو ہمارا 1972ء کا ایکٹ ہے۔ Extradition Act اس کے مطابق بھی نہیں ہوا' کہ بھئی چلو کورٹ میں پیش ہوتا یا کوئی سپریم کورٹ میں اپیل کا حق ہوتا ' کچھ نہیں ہوا۔

جناب والا! مجھ سے پہلے جو فاضل ممبران تھے انہوں نے قانونی پہلوؤں کو اچھے انداز سے پیش کیا ہے۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا ۔ میں ایک شہری کی حیثیت سے ' ایک ادنیٰ سیاسی کارکن کی حیثیت سے یہ عرض کروں گا کہ اس گرفتاری سے نہ صرف بلوچستان کے عوام بلکہ پورے پاکستان کے 14 کروڑ عوام کی دل آزاری ہوئی ہے اور ہماری آزادی اور خود مختاری بالکل ایسے نظر آتی ہے جیسے ہم امریکہ کے غلام ہیں یا دوسرے معنوں میں ہم اس کے طابع ہیں یا ہم ایک آزاد مختار ملک کی حیثیت نہیں رکھتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے ہاں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ہمارے دوستانہ تعلقات ہیں ' دوستانہ تعلقات میں تو اور بھی زیادہ قانون کا احترام ہونا چاہیئے ' Constitution جو ہمارے ملک کا آئین ہے ' اس کا احترام ہونا چاہیئے ۔ اس معاملے میں تو امریکی حکومت نے نہ صرف پاکستان کے قانون اور Constitution کے احترام کو بالائے طاق رکھا ہے بلکہ خود اپنے ملک کا جو طریقہ کار ہے' جو مہذب معاشرے کے دعوے دار ہیں ' جو دنیا کو کہتے ہیں کہ ہم human

human rightsاور دوسری چیزیں سکھانے والے ہیں ۔ میں تو کہتا ہوں کہ human rights اور جو ایک مہذب ملک کے دوسرے ملک کے ساتھ رشتے ہوتے ہیں' ان سب کی دھجیاں بکھیر دی گئی ہیں۔

اگر اس طرح سے ہمارے ملک میں ہوتا رہا تو میرے خیال میں ایک تاثر ہمارے لئے بضرور قائم ہو جائے گا کہ شاید ہم نے ' ہمارے ملک کے حکمرانوں نے ------ یہ نہیں کہ اس حکومت کا میں ذکر کر رہا ہوں' اس سے پہلے بھی ہمارے ملک کے اندر یہی ہوتا رہا ہے کہ امریکہ بادشاہ جو چاہے اس ملک کے اندر وہی اس کے لئے ہوتا ہے۔ کاش کہ اس کا کوئی معاوضہ ہمیں ملتا ' کوئی ہمارے ساتھ بھی اس طرح برابری کا سلوک ہوتا ' ہمیں بھی ایک دوست ملک کی حیثیت سے اگر دیکھا جاتا تو پھر بھی بات سمجھ میں آتی۔ جناب والا میری نظر میں یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے اور اس کا تعلق سارے ملک کے عوام سے ہے کسی ایک فرد سے نہیں ہے۔

جناب والا ! دوسری بات یہ ہے کہ اب تو سارے لوگ پاکستان میں اپنے آپ کو غیر محفوظ محسوس کر رہے ہیں ' خاص طور پر وہ لوگ جو امریکہ کی سوچ کے مطابق سیاسی سوچ نہیں رکھتے۔ کل کسی سیاسی فرد کو بھی وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ فلاں مقدمے میں ملوث ہے ۔ہم اس کو لے جاتے ہیں' کوئی پتا نہیں ہے' کسی کو علم نہیں' کوئی جانتا نہیں ہے کہ بھئی کس لئے فلاں آدمی کو بھیج دیا جائے اور جو خاموشی ہماری حکومت نے برقرار رکھی ہے وہ خود افسوسناک ہے۔

(اس موقع پر فاٹا سے تعلق رکھنے والے سینیٹر ز حضرات ہاؤس میں تشریف لائے)

ابھی تک کوئی وضاحت نہیں ہے ' کوئی حقیقت سمجھ میں نہیں آ رہی ہے کہ افغانستان سے طالبان کے ذریعے یہ شخص ایمل کانسی وہاں پہنچا دیا گیا ہے۔ ڈیرہ غازی خان شالیمار ہوٹل سے لیجایا گیا ہے ۔ ہمارے ملک کی جو law enforcing agenciesہیں 'وہ بھی اس کے ساتھ تھیں یا نہیں تھیں۔ حکومت نے اجازت دی ' نہیں دی۔ یہ سارے سوالات اپنی جگہ اہمیت رکھتے ہیں تاکہ پاکستان کے عوام یہ جان سکیں کہ یہ معاملات کیسے ہوئے ' کس طرح سے ہوئے ۔ عوام سے حقائق کو نہیں چھپانا چاہئے۔ ظلم کی بات ہے کہ بیرونی ممالک کی خبروں سے تو تفصیلات آ جاتی ہیں لیکن پاکستان کے لوگ نہیں جانتے ۔ میں جناب والا آخر میں اتنا عرض کروں گا کہ بلوچستان کے عوام کے لئے ایک بہت افسوناک بات ہے۔

جناب چیئرمین۔ سارے پاکستان کی بات ہے ' اس میں تو بلوچستان ------

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ ان کو بھی کم از کم جناب ایک شہری کی حیثیت سے ----

جناب چیئرمین۔ پاکستان کے شہری یا بلوچستان تو نہیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں۔ پاکستان کے شہری ہونے کے ناطے سے کیونکہ بلوچستان سے اس کا تعلق ہے میں اس حوالے سے کہہ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ پاکستانی شہری ہیں ' پاکستانی شہری کے حقوق ہوتے ہیں۔ اس کی بات ہے ۔ جی جناب اکرم شاہ صاحب۔

جناب اکرم شاہ خان : شکریہ۔ جناب چیئرمین! اس موضوع پر ہماری حکومت کا جو رویہ رہا ہے یا ان کے جو بیانات آئے ہیں ان پر بڑی تفصیل سے کل میاں رضا ربانی صاحب نے بحث کی ہے۔ میں اس کو دہرانا نہیں چاہتا تاکہ وقت کی بچت ہو۔ جناب چیئرمین! اب جبکہ یہ واقعہ ہوا اور جس طریقے سے ہماری وزارت خارجہ اور وزارت داخلہ نے کہا اور چوہدری شجاعت صاحب کا انٹرویو بھی آیا ہے کہ اسے پاکستان سے گرفتار نہیں کیا گیا ہے۔ اب جبکہ پتہ چلا ہے کہ اسے ڈیرہ غازی خان سے گرفتار کیا گیا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ امریکہ نے ہمارے خلاف ایک ننگی فوجی جارحیت کی ہے۔ اس جارحیت کے بعد ہماری حکومت کی یہ خاموشی اس کے بعد میں نہیں سمجھتا ہوں کہ آزادی اور خودمختاری کے ہمارے لئے کیا معنی رہ گئے ہیں۔ ہم جب اپنی فوج پر اور اپنی دفاع پر سالانہ ۱۲۵ ارب روپے خرچ کرتے ہیں۔ اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ کوئی ملک ہمارے ملک کے اس حرم کو disturb نہ کرے۔ کوئی بیرونی قوت ہمارے اس حرم میں داخل نہ ہو۔ اس لئے ہم اپنے عوام کا پیٹ کاٹ کر ۱۲۵ ارب روپے اپنے دفاع پر خرچ کرتے ہیں۔دفاع کس چیز کی۔ دفاع اس چیز کی کہ ہماری آزادی اور ہماری خودمختاری کوئی خراب نہ کرے لیکنجناب چیئرمین! یہ جو ننگی جارحیت ' فوجی جارحیت امریکہ نے ہمارے خلاف کی ہے۔ ٹھیک ہے امریکہ ایک بہت مضبوط ملک ہے۔ جناب چیئرمین! میں کہتا ہوں کہ آزادی کا مطلب کیا ہے۔ اگر آزادی کا مطلب یہ ہے کہ سڑکیں ' ریلوے' اور دوسری ترقی' تو یہ تو شاید اگر ہم انگریز کے غلام رہتے تواس سے زیادہ ترقی کر لیتے۔ جیساکہ ہانگ کانگ ہم سے زیادہ ترقی یافتہ ہے لیکن ہمارے شہری حقوق' اس ملک کے شہری کی حیثیت سے جو ہمارے شہری حقوق بنتے ہیں۔ ان کا تحفظ اور خارجی جارحیت سے تحفظ ہماری حکومت کا فرض ہے۔جناب چیئرمین! اس پر جناب خالد انور صاحب کا بیان اخباروں میں آیا کہ اچھا ہے کہ اس کو امریکہ والے لے گئے۔ وہاں پر اس کو پھانسی ہو جائے گی۔ پاکستان میں کس کو آج تک پھانسی ہوئی ہے۔ ہمارے مشاہد حسین صاحب کا بیان ہے کہ وہ ایک دہشت گرد تھا۔ اچھا ہوا کہ اس کو اٹھا کر لے گئے۔ ہم دہشت گردوں کی حمایت نہیں کرتے۔

جناب چیئرمین! ہم مانتے ہیں کہ وہ ایک دہشت گرد تھا۔ ہم مانتے ہیں کہ اس کے قصور تھے۔ ہم مانتے ہیں کہ اس کو ملزم ٹھہرایا گیا تھا لیکن وہ آپ کا شہری تھا۔ تو لگتا ایسا ہے کہ ہم اس دن کا انتظار کریں کہ جس دن امریکن ہیلی کاپٹرز ***** میں اتریں اور ****** کو پانامہ کے جنرل نوریگا کی طرح اٹھا کر لے جائیں اور جب ہمیں پتہ چلے اور ہمارے وزیر داخلہ صاحب admit کریں اس وقت تک اس کو سزا ہو چکی ہو۔

(مداخلت)

********بحکم جناب چیئرمین حذف کیا گیا)۔

جناب چیئرمین ، میرے خیال میں صحیح کہا ہے تو ان الفاظ کو expunge کیا جاتا ہے۔ آپ صرف یہ کہیں کہ کسی بڑی شخصیت کو اٹھا کر لے جائیں۔

جناب اکرم شاہ خان، جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ اس ملک کا چپہ چپہ جو ہے اس کا تقدس**** کے برابر ہے۔ اس ملک کے ہر شہری کا حق میں سمجھتا ہوں کہ ****** کے برابر ہے۔

جناب چیئرمین، کم از کم حقوق برابر ہوتے ہیں۔ کسی کو اٹھایا نہیں جا سکتا۔

جناب اکرم شاہ خان ۔ اگر امریکہ نے ہمارے خلاف یہ جارحیت زبردستی کی ہے' یہ جارحانہ حملہ ہم پر کیا ہے تو ہماری حکومت نے امریکہ کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔ آیا ان کا سفارتخانہ بند کیا گیا ہے' ان کے سفیر کو یہاں سے نکالا گیا ہے' ان کے سفارتخانےمیں کوئی احتجاجی مراسلہ بھیجا گیا ہے' اقوام متحدہ میں اس مسئلے کو اٹھایا گیا ہے' اور اگر ایسا نہیں ہے'یہ کسی افہام وتفہیم کے ذریعے ' کسی معاہدے کے ذریعے' کسی باہمی رضامندی کے ذریعے ایسا کیا گیا ہے تو عوام کو جتایا جائے کہ وہ کیا ہے۔ یعنی وہ کیا قیمت ہمیں ادا کی گئی کہ ہم نے اتنے بڑے کام کی اجازت دی کہ وہ غیر ملکی فوجی ہماری سرزمین پر اترے اور یہاں سے پاکستانی شہری کو اٹھا کر لے گئے۔ جناب چیئرمین عوام یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اگر یہ زبردستی کی گئی ہے تو اس کے لئے ہم نے کیا کیا ہے اور اگر اس کے لئے کوئی معاہدہ کیا گیا ہے تو اس کی کیاقیمت ہمیں دی گئی ہے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی جناب طاہر بزنجو صاحب ابھی یہ موشن چلے گا۔ کوئی ایسی بات نہیں جی طاہر بزنجو صاحب پانچ منٹ بولیں۔

جناب محمد طاہر بزنجو۔ جناب چیئرمین' ہمیں یہ علم نہیں ہے کہ واقعی ایمل کانسی نے امریکہ کے کسی مخصوص ادارے سے تعلق رکھنے والے دو اہلکاروں کو قتل کیا ۔ ہمیں یہ بھی علم نہیں ہے کہ ایمل کانسی کا اس مخصوص ادارے سے کیا تعلق اور رشتہ تھا ۔ ہمیں یہ علم ہے کہ ایمل کانسی پاکستان کا ایک شہری تھا اور اس کا تعلق صوبہ بلوچستان سے ہے ۔ اس لئے عوام یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ایمل کانسی نے ان دوامریکی اہلکاروں کو کیوں قتل کیا اور یہ کہ اس مخصوص امریکن ایجنسی سے ایمل کانسی کا کیا تعلق اور رشتہ تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ایمل کانسی کو امریکہ کے حوالے کرتے ہوئے قانونی تقاضوں کو پورا کیا گیا۔ اگر قانونی تقاضوں کو پورا نہیں کیا گیا ہے تو اس سے یقینا" جناب چیئرمین نہ صرف بین الاقوامی قانون UN Charter Bulk ملکی سالمیت اور آئین کی پامالی ہوئی ہے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی جناب بلیدی صاحب ایک منٹ جناب ڈاکٹر صاحب جی چوہدری صاحب

(بحکم جناب چیئرمین حذف کیا گیا)

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب چیئرمین ہاؤس شروع ہونے سے پہلے پی این پی اور ہمارے جے ڈبلیو پی کے کچھ بزرگ دوست بھائیوں نے واک آؤٹ کیا تھا۔ اب وہ واک آؤٹ سے واپس آگئے ہیں۔ ہم ان کے بڑے مشکور ہیں۔

جناب چیئرمین۔ بہت مہربانی۔ آج فاٹا والے بھی ناراض ہوگئے تھے اور زہری صاحب آپ بھی ناراض ہوگئے تھے لیکن میں کیا کروں میری مجبوری ہوتی ہے۔ اتنے لوگ ہوتے ہیں کئی دفعہ آپ نظرانداز ہوجاتے ہیں I am so sorry لیکن میں کوشش کروں گا کہ کوئی ایسا طریقہ کار بن جائے کہ کوئی نظر انداز نہ ہو۔میرے خیال میں اس سارے سلسلے کو formalise کرنے کی ضرورت ہے۔ انشاللہ کیا جائے گا۔جی آپ بھی نظر انداز ہو گئے تھے جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب چیئرمین ہم جو back benches پر ہیں ہمیشہ ہی نظرانداز ہو جاتے ہیں کیونکہ ہم پیچھے بیٹھے ہوتے ہیں اس لئے نظر نہیں آتے۔ ہم دو دو گھنٹے متواتر کھڑے رہتے ہیں آپ نہیں دیکھتے۔

جناب چیئرمین۔ بات یہ ہوتی ہے کہ میں نے آج بھی راجہ صاحب سے بات کی کہ پوائنٹ آف آرڈر کا مقصد کچھ اور تھا لیکن وہ مقصد حل نہیں ہو رہا۔ مقصد تھا کہ کوئی بالکل urgent چیز جس پر آپ حکومت کی فوری توجہ دلانا چاہتے ہیں تو آپ point raise کریں گے۔ حکومت کی طرف سے جواب آجائے گا۔ اب ہوتا یہ ہے کہ کئی دفعہ پوائنٹ ایسے اٹھائے جاتے ہیں جو فوری نہیں ہوتے اور پھر متعلقہ وزیر بھی نہیں ہوتا۔ کئی دفعہ تو یہ بے مقصد ہو جاتا ہے۔ پھر اگر موجود ہو بھی تو اس کو علم نہیں ہوتا کہ میں اس کا کیا جواب دوں کیونکہ تیاری نہیں ہوتی۔ تو اب کوشش یہ کریں گے کہ کوئی ایسا طریقہ کار بن جائے کہ واقعی صحیح پوائنٹ آف آرڈر آئیں ۔وزیر کو بھی معلوم ہو کہ کیا بات ہے تاکہ اس کو پتہ ہو کہ آج میں نے یہاں اس چیز کا جواب دینا ہے۔ تو کوئی طریقہ کریں گے لیکن I am sorry if anyone felt hurt by the fact کہ میں نے کسی کو نظر انداز کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ back benches جالب صاحب آپ تو مجھے بھولتے ہی نہیں ہیں۔ آپ تو ہمیشہ ایسی اچھی تقریر کرتے ہیں تو یہ بات نہیں ہے back bencher کی بات نہیں ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ مجھے سارے ہاؤس کو دیکھنا پڑتا ہے۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ نہیں آپ بالکل سارے ہاؤس کو دیکھیں۔ ہمیں احساس ہے کہ rules and regulations کے مطابق سب کو اہمیت دیں۔ سب کی اہمیت ایک جیسی ہے لیکن آپ یقین جانیں کہ ہم یہاں دو دو گھنٹے کھڑے رہتے ہیں۔۔

جناب چیئرمین۔ کھڑے ہونے سے کچھ نہیں ہوتا۔ کھڑے نہ ہوا کریں۔ ہاتھ اٹھا دیا کریں

پھر مجھ پر چھوڑیں۔ کھڑے نہ ہوا کریں۔ کھڑیں ہوں گے تو میں نہیں دیکھوں گا۔ کھڑے ہونا قانون کے خلاف ہے ۔آپ ہاتھ اٹھا کر میری توجہ دلا دیں ۔ کھڑے ہوں گے تو میں پھر نہیں بلاؤں گا ۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ اب ہمیں کسی نے مشورہ دیا تھا کہ کرسی پر کھڑے ہو جائیں شاید وہ دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین۔نہیں، کھڑے ہوں گے تو میں نہیں بلاؤں گا لیکن آپ politely indicate your intention کہ جی میں بولنا چاہتا ہوں۔لیکن مجھے دیکھنا پڑتا ہے اور بیلنس بھی کرناپڑتا ہے۔ کئی چیزیں دیکھنی پڑتی ہیں، مشکل کام ہے۔ اگر کسی مرتبہ نظر انداز ہو جائیں تو آپ بھی نظر انداز کر دیا کریں۔ جی جناب ڈاکٹر بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین شکریہ، عامل کانسی کے مسئلے پر بہت سارے ساتھیوں نے اظہار خیال کیا ہے چونکہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور اس مسئلے میں امریکہ نے پاکستان کو ایک ایس۔ ایچ۔ او کی حیثیت دے کر، وہاں آکر ہیلی کاپٹر میں ایک پاکستانی کو اٹھا کر امریکہ لے جانا، میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلے کے بعد پوری قوم کو یہ تشویش ہے کہ پاکستان کی سالمیت کی کوئی گارنٹی نہیں ہے۔ ہم یہ سمجھتے تھے کہ بھاری مینڈیٹ کے بعد 58(2)B ہم نے اس لئے ختم کی کہ وزیراعظم کو پاکستان کا بااختیار وزیراعظم بنا دیں۔ اس کے بعد فلور کراسنگ کا بھی ہم نے بل پاس کیا لیکن ہمیں یہ پتہ چل رہا ہے کہ پاکستان میں وزیراعظم اب بھی امریکہ کے دباؤ میں ہے اور اس سے، اس ہاؤس کا اور پورے پاکستان کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔اتنی تقاریر کے بعد بھی ہمارے وزیر داخلہ، صدر پاکستان اور وزیراعظم پاکستان نے ابھی تک کوئی نوٹس نہیں لیا کہ اس کو کیوں لے جایا گیا ہے۔

اگر وہ مجرم تھا، تو اس کا طریقہ کار یہ تھا کہ وہ پاکستان کو inform کردیتے کہ مجھے یہ بندہ چاہیئے۔ اس کو پاکستان میں پکڑ کر، یہاں عدالت میں صفائی کا موقع دیا جاتا۔ اس کے بعد اس کو پاکستان کی مرضی کے مطابق وہاں بھیجا جاتا۔ لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی مرضی تھی۔وزیرداخلہ یا وزیراعظم پاکستان یہاں غلط بیان دیتے ہیں کہ ہماری کوئی مرضی نہیں تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی بھی پاکستان امریکہ کی ایک کالونی ہے ۔لہذا خدا را پچاس سال کے بعد اس ملک کو خود مختار بنائیں اور اس ملک پر رحم کریں، اب آپ کی کیا مجبوری ہے کہ اتنا بااختیار ملک، بھاری مینڈیٹ کے باوجود بھی امریکہ غنڈہ گردی کر کے پاکستان کے اندر ایک بندے کو اٹھا کر لے جاتا ہے۔ یہ ثابت کرتا ہے کہ پاکستان میری مرضی پر چل رہا ہے۔ ایران یہ کہتا ہے کہ وہ اگر میرے پاس ہوتا تو اس کو میں کبھی جانے نہیں دیتا ۔لہذا میں پوری قوم کی طرف سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس پر پوری قوم کو، پورے ہاؤس کو مطمئن کریں ورنہ ہم کبھی ان کو اجازت نہیں دیں گے کہ پاکستان کی سالمیت سے کھیلیں اور پاکستان کی سالمیت کو اس طرح ذلیل کریں تاکہ پوری دنیا میں ہم

منہ دکھانے کے قابل نہ رہیں۔ ہمارے ملک کے اندر، ہماری internalسالمیت کا یہ حال ہے۔ لہٰذا میرا مطالبہ ہے کہ اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے ، اس کی انکوائری کر کے پوری قوم کو اس کے متعلق بتایا جائے، امریکہ کو کہا جائے کہ اس کو واپس کرو، چاہے اس کے سفارت خانے کو بند کردیں اور جو بھی روابط ہیں ان کو منقطع کر دیا جائے تاکہ اس کو پتہ چلے کہ ہم امریکہ کے غلام نہیں ہیں ہم آزاد ملک میں ہیں اور آزاد رہیں گے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی، جی جناب حبیب جالب صاحب۔ آپ بالکل مختصر بولیں جس طرح بلیدی صاحب نے بڑی اچھی تقریر کی ہے۔

جناب حبیب جالب بلوچ : جناب اس مسئلے کے دو پہلو ہیں۔ پہلا پہلو یہ ہے کہ آیا criminal procedure act کو اور extradition act کے سیکشن 72 کے مطابق یہ extradition ہوئی ہے یا ان تمام قوانین سے بالاتر ہو کرکانسی کو وہاں لے جایا گیا ہے اور دوسرے مسئلے کا aspect یہ ہے کہ ہمارے معزز اراکین اس مسئلے پر تو بڑی اچھی طرح بحث کرتے ہیں کہ ہم sovereign country ہیں ہمارے معاملات میں امریکہ مداخلت نہ کرے لیکن میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ افغانستان میں سب سے پہلے امریکن مداخلت کی بنیاد پر اپریل ۱۹۷۸ء کے بعد revolution آیا تھا۔ اب تک کسی نہ کسی شکل میں امریکہ کی مداخلت جاری ہے۔ میں ان معزز اراکین کو کہتا ہوں کہ جب وہ ایمل کانسی کے مسئلے پر emphasise کرتے ہیں تو اس مسئلے پر وہ کیوں نہیں کہتے۔ اگر sovereignty کی بات ہے تو full fledged sovereignty کی بات ہونی چاہیئے ، سالمیت کو رکھنے کی بات ہے اور آزادی کی بات ہے تو مکمل آزادی کی بات ہونی چاہیئے۔ یہ ادھوری آزادی کی بات نہیں ہونی چاہیئے۔ اب وہ کھل کر کہتے ہیں کہ ہم امریکن ایجنٹ رہے ہیں تو کیا کوئی پاکستانی شہری بیک وقت پاکستانی شہری بھی ہے اور کسی اور ایجنسی کا ایجنٹ بھی ہو سکتا ہے۔ کیا ایسے اور ایجنٹ ہمارے ملک میں نہیں ہیں۔ پہلے بھی کسی نے کہا تھا کہ اسلام آباد میں ایف بی آئی کا آفس ہے کہ نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ آفس کی ضرورت کیوں ہے۔ ان کو ضرورت پیش نہیں آ رہی اس لئے کہ یہاں already ان کے بندے ہیں۔ تو آفس کھولنے کی ضرورت کیا ہے۔ بات اگر sovereignty کی ہونی چاہیئے تو مکمل ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی ۔ آپ بھی بولنا چاہتے ہیں ۔

جناب سرانجام خان : جی ہاں۔

جناب چیئرمین : جواد صاحب، جی بول لیں۔ ساری باتیں تو آگئی ہیں اگر کوئی نئی بات ہے تو بتا دیں۔

اس بارے میں' میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان کی عزت ' سالمیت پر امریکہ کی طرف سے حملہ ہوا ہے۔ نہ یہ پہلا ہے اور نہ آخری ہوگا۔ میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آج سے دو سال پہلے بھی یوسف رمزی نامی ایک مسلمان کو اسی ملک اور اسی پایہ تخت سے امریکہ نے اسی انداز سے اٹھایا اور پاکستانی حکومت اور متعلقہ اداروں کو بتائے بغیر انہوں نے عالمی غنڈہ گردی کا ثبوت دیا تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ اس وقت کی حکومت کا رویہ یہی تھا جو آج ہے۔ اگر اس وقت ہم اس پر احتجاج کرتے ' ہم اپنی آزادی اور خودمختاری کا ثبوت دیتے تو امریکہ کی یہ جرات نہ ہوتی کہ آج ایک پاکستانی شہری کو اس انداز سے اٹھا کر لے جاتے۔ امریکہ ایک عالمی دہشت گرد ہے ۔ہماری معیشت کا دشمن ہے ۔ ہماری معیشت کو نقصان پہنچا رہا ہے ۔ہمارے ملک کی سالمیت اور امن و امان کا دشمن ہے اور ہمارے دفاع کا دشمن ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ امریکہ کے مقابلے میں ہماری جو بھی حکومت ہو' اس کا رویہ معذرت خواہانہ ہوتا ہے ۔نہایت ہی دیدہ دلیری سے ہمارے دفاعی وسائل کو' جو ہم نے پیسے سے خریدے تھے' اس کو روکا ہوا ہے۔ ہم جرات سے اپنا حق نہیں مانگ سکتے۔ ہمارے ملک میں منشیات کو پھیلانے میں ان کا ہاتھ ہے۔ ہمارے اچھے اداروں کو بدنام کرنے میں ان کا ہاتھ ہے جیسے ایک مہینے پہلے جو واقعہ ہوا ۔ اب یہ ثابت ہوگیا ہے کہ اس میں امریکی سفارت خانے میں ملازم ایاز بلوچ ہے' کیا اس کا ہاتھ تھا لیکن پھر بھی ہمارا جو موقف ہے وہ معذرت خواہانہ ہے۔

اسی طریقے سے امن و امان کے حوالے سے اشرف مارتھ مرحوم نے جو تحقیقات کی ہیں اس سے یہ ثابت ہوا تھا کہ دہشت گردوں کا براہ راست امریکہ کے ساتھ تعلق ہے لیکن اس کے بارے میں ہم کوئی جرات سے اظہار نہیں کرسکتے۔ ایسے 87 پاسپورٹ پکڑے گئے جس پر امریکہ کا ویزا لگا ہوا تھا۔ ہم اس کے بارے میں کچھ بات نہیں کرسکتے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ امریکہ پاکستان کی سالمیت کا ' پاکستان کے استحکام کا' پاکستان میں امن و امان کا دشمن ہے۔ ہم جب اپوزیشن میں ہوتے ہیں تو اس کا واویلا کرتے ہیں ۔حکومت میں آتے ہیں تو اس پر خاموش ہوتے ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ تمام پارٹیوں کا' تمام لوگوں کا اس پر اتفاق ہے کہ امریکہ پاکستان کے استحکام اور سالمیت کا دشمن ہے ۔ہمیں اس ہاؤس سے اس آواز کو اٹھانا چاہیئے ۔یہ ایمل کانسی کا مسئلہ نہیں ہے۔ ایمل کانسی نے جو وہاں قتل کیا ہمیں پتہ نہیں ہے کہ کیا ہے کہ نہیں کیا۔ اگر کیا ہے تو اس کی ذاتی دشمنی ہوسکتی ہے۔ ضروری نہیں کہ وہ دہشت گرد ہی ہو۔ اگر دہشت گردی کے حوالے سے نہ ہو' ذاتی دشمنی کے حوالے سے ہو تو اس پر بین الاقوامی قوانین کے تحت بھی ان کا حق نہیں بنتا ہے کہ وہ ہم سے اس کا مطالبہ کرے۔ چیرہ دست ہمیں بتائے بغیر' ہمارے ملک کی سالمیت اور خودمختاری پر حملہ کر کے اپنے طور پر اس کو اٹھا کر لے جائیں۔ ہمارے ملک میں بھی عدالتیں ہیں کیا اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ کیا یہ کیس اس میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ ہماری وزارت خارجہ کے ذریعے سے اس کیس کو عدالتوں میں دائر نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں ایک دلیرانہ اور اپنے ملک کے شایان شان موقف اختیار کرنا چاہیئے ۔بات کو نہیں چھپانا چاہیئے۔ واضح کرنا چاہیئے کہ امریکہ اس ملک میں کیا کر رہا ہے۔ ہمارے اچھے اچھے اداروں کو بدنام کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ ہادی صاحب۔ جی سرانجام خان صاحب آپ بھی اسی پر کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔

جناب سرانجام خان : میں تو سب سے پہلے وزیر داخلہ صاحب سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ایمل کانسی as a Pakistani own کرتے ہیں یا نہیں۔ اور اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا اس کے لئے ہم نے کوئی legal remedy کی یا حکومت پاکستان اس معاملے پر سوچ رہی ہے کہ اس کی امداد کی جائے کیونکہ یہ تو وہی بات ہوئی کہ جب سانپ گزر گیا تو لکیر پیٹتے رہے۔ واقعہ تو ہوگیا ہے۔ ایمل کانسی کو تو وہ لے گئے ۔اب جا کر ایمل کانسی کے لئے ہم رو رہے ہیں۔ تو آیا ہم اس کے لئے کوئی کام بھی کر رہے ہیں یا صرف بحث ہی کریں گے ۔ایک بات تو یہی ہے کہ یہ ہماری آزادی پر حملہ ہے۔ اس کی ہم مذمت کرتے ہیں اور چاہیئے کہ اس ہاؤس سے ایک resolution پاس کریں اور اس بات کی مذمت کریں۔ دوسری بات یہ کہ اس کے لئے آگے کچھ انتظام ہو رہا ہے یا نہیں۔

جناب چیئرمین۔ اچھا جی۔ جی جناب ظفر صاحب۔

Mr. Muhammad Zafar: Sir, not more than half a minute.

جناب چیئرمین: جی جناب ظفر صاحب۔ چلیں جی یہ بات کر لیں پھر چوہدری صاحب اس کے بعد کریں گے۔ چھوٹی سی بات کریں جناب۔

Mr. Muhammad Zafar: I very vividly recall that the President of the United States of America, on his Oath Taking Ceremony, had said in his policy statement and I quote sir, "we will protect the vital American interests through peaceful diplomacy wherever possible, through force, if necessary". Sir, I pose the question to this House and to the Ministers here, can we say the same thing? Thank you, sir.

جناب چیئرمین۔ جی اجمل خٹک صاحب آپ کچھ فرمانا چاہ رہے تھے۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ جناب چیئرمین! میں کانسی کے کیس کے سلسلے میں مختصراً کچھ -----------

جناب چیئرمین۔ جی، جی فرمائیے۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ یہ معاملہ بہت پیچیدہ ہے اور افواہوں نے، خیال آرائیوں

نے، اخبارات نے داخلی اور خارجی طور پر اس کو اور بھی اندھیرے میں ڈال دیا۔ اس لئے اس کے بارے میں آج تک جو کچھ ہوا ہے ، ہم اس کے خاندان سے قریب ہیں اور پورا مطالعہ کرتے رہتے ہیں تو اس کے بارے میں جتنی باتیں آج تک ہوئی ہیں۔ ہمارے اندازے کے مطابق اس میں افواہیں زیادہ ہیں اور پھر یہ کہ ملک کے اندر آکر ایک شہری کو اغواء کیا ہے یا گرفتار کیا ہے یا ملک کے قوانین کا لحاظ نہیں رکھا گیا۔ اس بارے میں بھی پورے وثوق کے ساتھ جو کچھ ہمیں کہنا چاہئیے ، جو ہمارا فرض ہو سکتا ہے اس کی پوزیشن میں اس وقت نہیں ہیں۔ البتہ ایک بات ضرور کرتے ہیں کہ جس طرح کہا جا رہا ہے عام طور سے کہ ایک بیرونی ملک والے اس ملک سے اسے گرفتار کر کے لے گئے ہیں تو اس کو ہم اپنی سر زمین، اپنی قوم اور اپنے اقتدار کے خلاف سمجھتے ہیں اگر ایسا ہے، اگر ایسی بات ہے تو ہم سب سے پہلے ہر کسی سے زیادہ اس کی مخالفت کریں گے، سخت مخالفت کریں گے ۔ پھر کسی حکومت کا لحاظ کئے بغیر اس سے جواب طلبی کریں گے، پوری قوت کے ساتھ اپنی آواز اٹھائیں گے۔ اس وقت تک اس کے خاندان کی جو پوزیشن ہے، جو کوشش ہے وہ صرف یہ ہے کہ اس کے ساتھ انصاف ہو اور اس کے لئے وہ کوشش کر رہے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ اس کے راستے میں رکاوٹ پیدا ہو۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جی جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب۔ نہیں اب اور کوئی نہیں جی۔ آپ mover بھی نہیں ہیں۔ اب ختم بھی ہو چکا ہے۔ چوہدری شجاعت حسین صاحب۔ doesn't matter جی اب مجبوری ہے، آگے کام بھی ہے، مجبوری ہے جی میں کیا کروں I am sorry جی چلیں ایک منٹ کے لئے ٹھیک ہے جی ۔ اتنے ناراض نہ ہوا کریں عبدالرحمٰن صاحب ۔ ایک آپ کا حق بھی نہیں بنتا پھر بھی میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں پھر کہتے ہیں،نہیں۔ آپ کاآمیں حق نہیں ہے۔ یہ میں آپ کو concession دے رہا ہوں پھر بھی آپ ناراض ہیں۔ آپ اٹھے،آپ نے حاجی گل شیر کا نام لیا، میں نے کہا کہ جی حاجی گل شیر کو بلاؤ آپ کہتے ہیں کہ واک آؤٹ کرتا ہوں۔ آپ نے صرف نام لیا تو میں نے کہا کہ ٹھیک ہے جی حاجی گل شیر کو بلاؤ۔

حاجی عبدالرحمٰن۔ نہیں جناب پانچ چھ-------------

جناب چیئرمین۔ آپ نے صرف میری توجہ دلائی تو میں نے فوراً کہا کہ حاجی گل شیر کو بلاؤ لیکن آپ نے کہا جی میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

حاجی عبدالرحمٰن۔ نہیں جناب اس نے پانچ چھ دفعہ-------------

جناب چیئرمین۔ آپ نے یہ بات کی تو میں نے فوراً کہا کہ حاجی گل شیر کو بلاؤ تو پھر آپ نے کہا-----------

حاجی عبدالرحمٰن۔ جناب وہی احتجاج ہے۔ سب کو موقع دیا جاتا ہے اور ہم پر اعتراضات اور باتیں ہوتی ہیں اور ہمیں اس کو clear کرنے کے لئے-------

جناب چیئرمین۔ میں یہی کہہ رہا ہوں حاجی صاحب کہ آپ نے صرف اشارہ کیا میں نے فوری کہا کہ حاجی گل شیر۔ آپ نے کہا کہ واک آؤٹ کرتے ہیں، میں نے دوبارہ کہا کہ حاجی گل شیر، پھر واک آؤٹ کرتے ہیں۔ جی فرمائیے۔

حاجی عبدالرحمٰن ۔ جناب ! جیسے ہمارے ساتھیوں نے حامل کانسی کے بارے میں فرمایا ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ ہمارے قوم ملک اور تمام مسلمانوں کے لیے باعث شرم اور بےعزتی کا ایک واقعہ ہوا ہے ۔ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں ۔ اور اس کے لیے جو کچھ ہمارے ساتھیوں نے فرمایا وہی ہمارے قبائل کی طرف سے بھی بات ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس بارے میں ہمارا ایوان ایک متفقہ قرار داد بھی پیش کرے اور اس بارے میں حکومت پاکستان اس کے لیے سب کچھ کرے ۔ شکریہ جناب ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب ۔

چوہدری شجاعت حسین ۔ جناب والا ! اس سلسلے میں معزز ممبران نے کافی تفصیل کے ساتھ آپ نے انہیں دو دن دیئے اور کافی تفصیل کے ساتھ بات کی گئی ۔اعتزاز احسن صاحب لیڈر آف دی اپوزیشن اگر یہاں ہوتے تو میں ان کی بات کا بھی جواب دینا چاہتا تھا ۔ بہرحال جب آئیں گے ، کہ کیسے کیا ، کیا ان کی دور حکومت میں ہوتا رہا انہوں نے کہا کہ مجھے ایمبیسڈر ملا اور اس نے کہا کہ یہ چٹ ہے اور یہ نارکوٹکس میں آدمی involve ہے اس کو میں نے کہا کہ نہیں جانے دیتے جس طریقے سے وہ گئے ہیں۔ جس طریقے سے آئے ہیں۔ ساری دنیا کو پتہ ہے ۔ اگر وہ ہوتے تو میں شاید کچھ تفصیلات کے ساتھ بات کرتا۔ ٹائم بھی نہیں ہے تو میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ممبران نے جو اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے ملکی سالمیت کا بار بار ذکر کیا ہے ۔ میں اس سلسلے میں کہنا چاہوں گا کہ جہاں تک موجودہ حکومت کا تعلق ہے انشا اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ کوئی بھی ایسا قدم نہیں اٹھایا جائے گا جو ملکی سالمیت کے خلاف ہو۔ اس کے ساتھ ہمارے بہت سے دوستوں نے ڈیل کا ذکر کیا ہے۔ یہ بھی میں ہاؤس میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ کسی قسم کی ، کوئی ڈیل کسی سے انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہو گی ، نہ ہے ، نہ کرنے کاکوئی ارادہ ہے کسی معاملے میں بھی جہاں ملکی سالمیت کا تعلق ہو ۔ جہاں تک اس کیس کا تعلق ہے تومیں اس سلسلے میں، اپنی تقریروں میں بھی اپوزیشن والوں نے یہی کہا کہ شاید ہم یہی بہانہ لیں گے کہ یہ ہائی کورٹ میں ہےکیس جناب والا ! تیس جون کو لاہور ہائی کورٹ میں ایک رٹ دائر کی گئی۔ حمید گل صاحب نے دائر کی ۔ اسلام آباد پولیس اور آئی جی اسلام آباد کے مابین اور اسی طرح بلوچستان میں بھی ایک رٹ ہو چکی ہے اسی سلسلے میں ۔ دونوں رٹیں چل رہی

ہیں اس لیے میں یہ کہنا چاہوں گا اور رول آف بزنس کے اگر آرٹیکلوں کا حوالہ دینا شروع کریں تو وہ آپ کو جناب سب سے زیادہ معلوم ہے کہ 75 ۔

جناب چیئرمین۔ اور یہی پوائنٹس اس میں involve ہیں یہی سیکورٹی کے ۔

چوہدری شجاعت حسین ۔حمید گل صاحب کی جو رٹ ہے ۔ میرے پاس اس کی کاپی موجود ہے اگر آپ چاہیں تو میں اس کی کاپی آپ کو پیش کر سکتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ جی مجھے دے دیں ۔

چوہدری شجاعت حسین ۔ انہوں نے ہو بہو یہی پوائنٹس لیے ہیں تمام کے تمام جو آج ممبران نے کیے ۔ جس میں ملکی سالمیت کا تعلق ہے اس کے علاوہ انہوں نے کئی پوائنٹس لیے ہوں گے لیکن سب سے زیادہ انہوں نے یہی لیے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ دے دیں مجھے کہ میں دیکھ لوں anything else you want to say ۔

چوہدری شجاعت حسین ۔نہیں جناب والا ! میں اس کے علاوہ کچھ نہیں کہنا چاہتا ۔ کیوں کہ یہ subjudice مسئلہ ہو چکا ہے ۔ اس لیے اس کو یہاں پر ڈسکس تو بہت کیا گیا ہے ۔ مزید اس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا ۔

Mr. Chairman: It appears that all these matters are already before the High Court, so although the matter is very important and very important has been raised but since it is subjudice before the Court I do not think it admissible as an adjournment motion.

LEAVE OF ABSENCE.

جناب چیئرمین۔ سردار منصور احمد لغاری صاحب ناسازی طبع کی بنا پر تیس جون اور یکم جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لیے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ ایک میسج موصول ہوا ہے جی ہمیں نیشنل اسمبلی سے

In pursuance of Rule 132 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the

National Assembly 1992, I have the honour to inform that the National Assembly has passed the Constitution 14th Amendment Bil 1997. on the 1st of July, 1997.

ایک پوائنٹ عالی صاحب کا ہے ان کی کیا چیز ہے عالی صاحب ۔

جناب جمیل الدین عالی ۔ جناب منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی نے ایک بل نیشنل اسمبلی سے پاس کرا کے صرف nomenclature بدلا گیا ہے کہ منسٹری آف انڈسٹری کی جگہ منسٹری آف سائنس لکھنا ہے وہاں ۔ انہوں نے منظور کرا کے ہماری سٹینڈنگ کمیٹی بھیجا ۔ وہ آج ہماری کمیٹی نے اس کو رپورٹ کر لیا ۔

جناب چیئرمین۔ تو پھر اجازت دے دیں ۔

Mr. Jamiluddin Aali: I want to table the report, I move sir, I present the report of the Standing Committee on the Pakistan Standards and Quality Control Authority (Amdndment Bill 1997) as passed by the National Assembly on 22nd of May, 1997 transmitted to the Senate on 24th of May, 1997 and examined by the Committee.

جناب چیئرمین۔ عالی صاحب! میں صرف ایک گزارش کر دوں کہ normally اس طرح نہیں ہوتا ۔ normally یہ ہوتا ہے کہ باقاعدہ یہ ایجنڈے پر آتی ہے اور وہ ایک طریقے سے پیش کی جاتی ہے ۔ آج چونکہ کسی نے اعتراض نہیں کیا ۔ میں نے اجازت دے دی لیکن اس کی ضرورت بھی ایسی کوئی نہیں کیونکہ اگر آپ دیر بھی کردیتے تو condonation بھی ہو جاتی ہے۔ لہذا آئندہ کے لئے واضح ہو جائے ۔ چونکہ آج کسی نے اعتراض نہیں کیا اس لئے اس کو on the table of the House lay کر دیتے ہیں لیکن normal rules یہ نہیں ہوتے ۔ normal rule میں یہ ہوتا ہے کہ باقاعدہ ایجنڈے پر آتی ہے اگر delay بھی ہو جائے تو اس کی condonation بھی ہو جاتی ہے۔ Next is item No.3. Aftab Sheikh Sahib.

LEGISLATION

BILL RE: SUPPRESSION TERRORIST ACTIVITIES (Special Courts) (Amendment) BILL, 1997.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, there is a development. I request the Minister to make the statement.

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Mr. Chairman, we have arrived at consensus that after this bill will be approved and passed, we would be moving a further amendment to this Act.

جناب چیئرمین۔ وہ دیکھیں گے جب ترمیم آئے گی کہ کیا ماحول بنتا ہے ۔ حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ اس مسئلے پر سپیشل کورٹس کے حوالے سے جس طرح آفتاب احمد شیخ صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جس طرح ہم بھی آج consensus پر پہنچے ہیں یہ ہے کہ ہم judges کی appointment, tenure, transfer and their emoluments ہائیکورٹ کی supervision and subordination and monitoring میں دینا چاہتے ہیں ۔ اس طرح عدلیہ اور انتظامیہ کی علیحدگی کا جو concept ہے وہ بھی مکمل ہوگا اور اس طرح ہم consensus پر آئے ہیں کہ یہ بل جونہی پاس ہو جائے گا ، ساتھ ساتھ اس کی amendment بھی آجائے گی۔

جناب چیئرمین۔ وہ بات آ گئی ہے ۔ قائم علی شاہ صاحب۔

سید قائم علی شاہ۔ جناب چیئرمین! یہ قانون اصل میں یقیناً 1975 میں پاس ہوا تھا اس کے objectives یہ تھے --

to suppress the crime and specially heinous crimes and maintain law and order and do speedy justice. The experience has shown that three or four objectives have not been achieved through these courts. There have been inordinate delays and I don't think government can say that through these courts the heinous offences are suppressed. And therefore, I would say that let this bill may be passed but government should reconsider that these cases can effectively be dealt with by the regular courts and they can on the contrary, comparatively, speedily do justice. Otherwise the concept of speedy justice, I don't think we should agree to this because justice hurried is justice buried. This is the concept which is given by the courts. Now, therefore, I submit in this case where the objective is that, because of the judgement of Lahore High Court the Judiciary has been separated from Executive and therefore, they have only amended one provision that is section perhaps 3 and then 4 of the main Act. Now, under section 3, they have said that

the appointment of a judge shall be after consultation with the chief justice . But his emoluments, his privileges, the salaries, all that shall be decided by the government of Pakistan or the provincial government respectively . I submit, that that means that judge will not be independently doing justice to any case because his fees, his emoluments, his service records, his salaries are to be decided by the government. I would submit that he will be subordinate to the government and he will be acting at the whims and sympathies of the government. Therefore, this provision specially under section 3, sub-section (3), the salaries and allowances should also be decided of the judges with consultation of Chief Justice. This will be my contention and request.

Mr. Chairman: Yes Dr. Hayee Baloch.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ - جناب والا ! جہاں تک Suppression of Terrorist Activities(Special Courts)Bill کا تعلق ہے، یہ جناب والا! ایک حقیقت ہے کہ اپنے ملک میں 1972 میں جب یہ ایکٹ لایا گیا تھا اس وقت بھی اس کے پس منظر میں یہ نہیں تھا کہ crimes کو کنٹرول کریں گے یا crimes کم ہوں گے - اس وقت کی وفاقی حکومت اور National Awami Party کی جو صوبائی حکومتیں تھیں بلوچستان اور صوبہ سرحد میں ، ان حکومتوں کو برخاست کرنے کے بعد یہ ایکٹ لایا گیا اور اس حوالے سے لایا گیا کہ اپنے سیاسی مخالفین کو کس طرح سے دبایا جائے، کس طرح سے ان کو victimize کیا جائے اور اس وقت سے لے کر اب تک میرے خیال میں ساری سیاسی جماعتیں جو یہاں بیٹھی ہوئی ہیں، حکومت میں جب نہیں ہوتے ہیں سب اس کی مخالفت کرتے ہیں ، سب آزاد عدلیہ کی بات کرتے ہیں اور ,regular law regular courts کی بات کرتے ہیں۔ جب حکومت میں آ جاتے ہیں پھر خود اسی کالے قانون کا ، میں اس کو کالا قانون کہوں گا ، اس کا سہارا لیتے ہیں۔ کہتے ہیں جی کہ یہ ضروری ہے۔ جناب والا! یہ موجودہ حکومت فرض کریں ابھی اسے لا رہی ہے یا پچھلی حکومت اس کو لائی، کون سا crime اس ایکٹ کے تحت کنٹرول ہوا ہے - ہم تو سمجھتے ہیں کہ ملک کے اندر crimes میں اضافہ ہوا ہے البتہ سیاسی مخالفین کے اندر آپس میں ایک چپقلش ہے - سیاست میں ہمارے ہاں رواداری نہیں ہے -

جناب چیئرمین، اس وقت تو ڈاکٹر صاحب جو ترمیم آ رہی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے جو judges ہیں وہ Chief Justice کی consultation سے مقرر کئے جائیں ، ایکٹ تو علیحدہ ہے - اس کے بارے میں آپ ترمیم لے آئیں - اس وقت جو زیر غور چیز ہے وہ یہ ہے کہ ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا تھا کہ separation ہونی چاہئے - اس ضمن میں حکومت یہ بل لائی ہے کہ جی اب جو تقرری ہو گی ان judges کی وہ

چیف جسٹس کے مشورے سے ہو گی اور ہائی کورٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کیس کو ٹرانسفر بھی کر سکتے ہیں ایک سپیشل کورٹ سے دوسری سپیشل کورٹ میں۔ تو یہ اس وقت زیر غور چیز ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ آپ صحیح فرما رہے ہیں جناب مگر جو مقصد اس کے پیچھے ہے ، اس ایکٹ کے تحت ہم تو اس کے خلاف ہیں۔

جناب چیئرمین: تو پھر وہ علیحدہ لائیں کوئی چیز۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ یہ تو پورا ایکٹ عوام دشمن ایکٹ ہے جناب۔

جناب چیئرمین: نہیں اس کے لئے پھر آپ کوئی repealing Act لے آئیں تاکہ اس پر بحث ہو جائے۔ میرا مطلب ہے کہ اس وقت جو زیر غور ہے اس کو ذرا سامنے رکھیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ ہم اپنا نکتہ نظر اس طرح سے رکھیں گے کہ جو regular courts ہیں، جو ہمارے ملک کے اندر موجود ہیں قانون کے لحاظ سے میں سمجھتا ہوں اگر rule of law قانون کا احترام اور قانون کی بالا دستی ہو ، قانون کا احترام سب سے پہلے حکمران طبقہ یا حکمران لوگ کریں۔ قوانین اس ملک کے اندر کم نہیں جناب ! قانون کے اوپر عمل درآمد نہیں ہوتا اور پھر سب سے بڑھ کر بات یہ ہے جناب والا ! کہ حکومت کے اثر و رسوخ یا جو برسراقتدار قوتیں ہیں وہ قانون کی بالا دستی کو نہیں مانتی ہیں ۔ قانون کے لئے مشکلات وہی پیدا کرتے ہیں عوام نہیں کرتے۔ crimes اس لئے ملک میں بڑھ رہے ہیں۔ جناب والا! ہم نے جو مشکلات اپنے لئے پیدا کی ہیں ، دوسرے کے معاملات میں مداخلت، سب سے زیادہ crimes جو اس وقت ملک میں ہو رہے ہیں جو ہم نے 1979ء میں سیاسی غلطی کی ہے افغانستان میں مداخلت کر کے اس سے ابھی تک ہماری جان خلاصی نہیں ہوئی ہے اور اس کی بدولت یہ کلاشنکوف کلچر ہے یا ہیروئن کلچر ہے یا ڈرگ کلچر ہے ،جو بھی ملک میں آپ دیکھ رہے ہیں جناب والا! ۔

جناب چیئرمین: تو اس پر آپ کو کوئی اعتراض ہے یہ جو بات ہے کہ appointment ہو گی۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میں اس کی طرف آتا ہوں جناب والا!

جناب چیئرمین: اس کی طرف آئیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میں اس پوائنٹ کی طرف اس طرح سے آتا ہوں ۔ میں اس کی بھی گزارش کرتا ہوں کہ عدلیہ کو مالی اختیارات ملنے چاہئیں اور اگر عدلیہ مناسب سمجھے تو یہ اختیارات اس کے پاس ہونے چاہئیں اور اس کی supervision میں ہوں ۔ جیسے ایک ترمیم اس میں پیش کی گئی ہے جناب آفتاب شیخ صاحب کی طرف سے ، میں اس کی حمایت کرتا ہوں اگر اس کو رکھنا ہے ، اول تو نہیں رکھنا چاہیے۔

میرے نزدیک یہ کالا قانون ہے، تو کم از کم ہائی کورٹ کی supervision میں ہو ' اس کی ماتحتی میں ہو ' حکومت کے تابع نہ ہو تا کہ حکومت اس ہتھیار کو استعمال نہ کر سکے۔

جناب چیئرمین: اس کے لئے یہ ہو گا کہ آپ ایک ایکٹ لے آئیں یعنی بل پیش کردیں کہ جی اس قانون کو منسوخ کیا جائے۔ پھر اس پر بحث ہو گی۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: میں ضرور اس پر بل لاؤں گا کہ crime control کرنے کا یہ طریقہ نہیں ہے، اور بھی طریقے ہیں۔

جناب چیئرمین: اب یہ معاملہ تھوڑا سا مختصر ہے۔ جی جناب اجمل خٹک صاحب۔

جناب محمد اجمل خان خٹک: جناب چیئرمین! میں خدا وند تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکرادا کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ وہ کیسے، وہ ایسے کہ یہ قانون ہمیں پھانسی دینے کے لئے بنایا گیا تھا اور ہمارے معزز لیڈران جناب بزنجو صاحب، شیر محمد مری، عطاء اللہ مینگل اور ولی خان وغیرہ کو اور دوسرے سینکڑوں کارکنوں کو پھانسی چڑھانے کے لئے بنایا گیا تھا۔ آج اس طرف سے یہ کہا جا رہا ہے، اس بل کی مخالفت ہو رہی ہے اور کہا جا رہا ہے کہ اس نے اپنے مقاصد پورے نہیں کئے ' اس کو ختم ہونا چاہئے۔ کاش اس وقت ذوالفقار علی بھٹو زندہ ہوتے ۔ اب بھی میرا جی چاہتا ہے کہ خداوندتعالیٰ کے سامنے سجدے میں گروں کہ اپنی زندگی میں میں نے دیکھا کہ جنہوں نے ہمارے خلاف ایسا قانون بنایا تھا وہ اس پر ندامت محسوس کرتے ہیں اور اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: جی رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی: شکریہ جناب۔ جہاں تک اس قانون کا تعلق ہے تو قانون عمومی طور پر مختلف حالات اور situations کے تحت بنتے ہیں اور جس طرح وقت اور سیاسی عمل آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اس طرح کئی قوانین میسر ہوتے ہیں اور کئی قوانین وقت کا تقاضہ پورا نہیں کرتے اور وہ خود بخود اپنی افادیت کھو بیٹھتے ہیں۔ جہاں تک اس بل کا تعلق ہے ' اس میں میں صرف اتنا عرض کرنا چاہوں گا کہ اصولی طور پر پاکستان پیپلز پارٹی کا یہ موقف رہا ہے کہ وہ سپیشل کورٹس کے خلاف رہی ہے۔ لیکن جیسے میں نے اسٹینڈنگ کمیٹی میں بھی یہ بات عرض کی تھی کہ کیونکہ اس وقت موجودہ حالات کچھ ایسے ہیں کہ سندھ کے اندر terrorism اپنے عروج پر ہے، پنجاب کے اندر sectarian violence اپنے عروج پر ہے۔ ملک کے اندر عمومی طور پر دہشت گردی کا دور دورہ ہے، لہذا اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے، وقت کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے اور حکومت چاہے مسلم لیگ کی ہو ' چاہے وہ ہماری حکومت تھی، حکومت کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے اس بل کی مخالفت نہیں کی۔ کمیٹی کے اندر بھی میں نے یہ بات اٹھائی تھی اور مختصراً میں

یہاں پر بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ میں اور مسعود کوثر صاحب تھے دوسری پارٹی کی طرف سے، ہماری تجویز یہ تھی کہ sub-clause (2) کے اندر جو retired session judge اور additional sessions judge کی بات کی گئی ہے ، ہماری تجویز یہ تھی کہ retired session judge اور additional session judge کو اگر حذف کردیا جائے تو وہ بہتر ہوگا۔ کیونکہ ایک سرونگ جج ہو گاتو اس کی پھر بھی پوچھ گچھ ہائی کورٹ کرسکتی ہے اور اس کے ساتھ ہم نے ایک اور قدغن لگانے کے لئے گزارش کی تھی اور وہ یہ تھی کہ کم سے کم تین سال کی seniority یا تین سال کی سروس اس سیشن جج یا additional session judge کی ہو اور پھر اس کو اسپیشل کورٹ میں مقرر کیا جائے۔

دوسری جو ہم نے ترمیم کی بات کی تھی وہ sub-section (5) کے اندر ہے جس کی نشاندہی قائم علی شاہ صاحب نے بھی ابھی کی کہ جو terms and conditions ہیں وہ وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت کی صوابدید کے اوپر نہ چھوڑی جائیں اور ان کو ہائی کورٹ کے تحت کیا جائے کیونکہ دراصل جناب جو مقاصد اس ایکٹ کے دیئے گئے ہیں اور فاضل Law Adviser صاحب بل کو introduce کر رہے تھے تو انہوں نے اس کے مقاصد اس وقت بتائے تھے۔ وہ یہ تھا کہ لاہور ہائی کورٹ کی فل کورٹ کی judgement ہے، جو بنکنگ کورٹز اور ٹریبونلز کے سلسلے میں آئی تھی اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ amending bill لایا جا رہا ہے۔ اس پر شیخ صاحب نے بڑی تفصیل سے بات کی ہے ۔ میں ان کے arguments کو adopt کرتے ہوئے صرف اتنا کہوں گا کہ انہوں نے اس میں بالکل درست فرمایا کہ جو actual intent and purpose ہائی کورٹ کی ججمنٹ کا تھا، وہ یہ تھا کہ ان کورٹس کو total supervision اور superintendence of the High Court دے دیا جائے اور نہ صرف یہ کہ ایک eye-wash کیا جائے کہ جی appointment of a Judge کے لئے اس میں Chief Justice کی consultation ہو اس کے بعد 3 سال کا جو tenure ہے اس میں اس کا ہائی کورٹ کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو۔ بالخصوص اگر وہ retired Judge of the High Court ہے یا retired Additional and Session Judge ہے تو ان reservations کے ساتھ ، وقت کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اس بل کی مخالفت نہیں کرتے۔

Mr. Chairman: I will put the motion which is at No.3. It has been moved by Mr. Ishaq Dar , the Minister Incharge of Law Justice, Human Rights and Parliamentary Affairs that the Bill further to amend the Suppression of Terrorists Activities (Special Courts) Act, 1975 [The Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) (Amendment) Bill, 1997], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: Now I take it up clause by clause. The question is that Clauses 2 and 3 do form part of the Bill.

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: So, Clauses 2 and 3 do form part of the Bill. The question is that Clause 1, Short Title and Commencement and the Preamble do form part of the Bill.

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 1, Short Title and Commencement and the Preamble do form part of the Bill.

اب اگلا آئیٹم پڑھیں۔

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Mr. Chairman, sir, I beg to move that the Bill further to amend the Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) Act, 1975 [The Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) (Amendment) Bill, 1997], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Ishaq Dar , the Minister Incharge of Law Justice, Human Rights and Parliamentary Affairs that the Bill further to amend the Suppression of Terrorists Activities (Special Courts) Act, 1975 [The Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) (Amendment) Bill, 1997, be passed.

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: And the Bill stands passed. Yes, Ishaq Dar.

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Mr. Chairman, sir, I beg to move that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the provision of Rule 84 , 14 be suspended and I may be allowed to introduce the Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) Bill 1997.

Sir, as I explained earlier, there has been consensus to add Clause 17(a) after Clause 17, so that is what I want to move this.

جناب چیئرمین- وہ 17(a) ہے جو شیخ صاحب کی amendment ہے وہ آپ لانا چاہ رہے ہیں-

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I would most humbly beseech you support Aftab in his amendment but sir, there has to be some norm , this is Parliament, this is the Senate of Pakistan. They have been bulldozing Bills ....

جناب چیئرمین- یہ تو ابھی amendment آ رہی ہے-

میاں رضا ربانی- جناب والا! ابھی امنڈمنٹ ہے لیکن

This is not the way that a Government Bill is being introduced.

Mr. Chairman, Sir, please hear me. Ask the honourable senator to sit down. It is my right. I support the amendment and if he brings it in a proper form, I will support him. I told him yesterday also I support him. But what I take strong objection is that if we allow this today, it is going to become a precedent, it is going to be said that this was done before , it can be done again I will not take the word of the Government on this. On every single day almsot whenever there has been legislation, they have suspended the rules , they have suspended the rules for constitutional amendments . They have gone ahead and bulldozed and now kindly look at Rule 84 and see what are the requirements of a Bill that is to be moved by the Government?

Rule 84(1) says a Minister may introduce a Bill after giving to the Secretary a written notice of his intention to do so. This is serious business, where is the written notice to do so.

Then Sub-Rule (2) of Rule 34 lays the notice shall be accompanied by a copy of the Bill, where is the Bill, together with a statement of objects and reasons signed by the Minister. The Bill is not there , it is not signed by the Minister and if the Bill is a Bill which under the Constitution, that is not applicable. Sir, this is not the way legislation is done. Then look at four.

جناب چیئرمین، ایک کاپی ان کو بھی دے دیں، ان کو بھی پتہ چلے کیا ہے-

Mian Raza Rabbani: The introduction of the Bill shall be done

ordinarily included in the Orders of the Day for a day meant for government business and copies of the Bill shall be circulated along with the Orders of the Day. Sir, you are allowing the Government to move a Bill.

Mr. Chairman: No, I am not going to allow it. The House is going to allow it.

Mian Raza Rabbani: Sir, this is no way, Sir.

جناب چیئرمین: بہر حال دیکھ لیتے ہیں۔

میاں رضا ربانی۔ پھر میں بات کروں گا تو آپ کہیں گے کہ آپ یہ بات کرتے ہیں۔ کل آپ اتنے strict ہو رہے تھے کہ آدھے گھنٹے سے اوپر بات نہیں ہوگی لیکن یہاں پر ---

جناب چیئرمین۔ اگر وہ rules suspend کر دیں. Raza Sahib, first let me clear on it.

میاں رضا ربانی۔ اگر یہ بات ہے تو پھر اپوزیشن کی ضرورت ہی نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔ میری عرض تو سن لیں ۔

میاں رضا ربانی۔ اگر یہ بات ہے ۔

جناب چیئرمین۔ میری بات تو سن لیں ۔ اگر آپ آدھے گھنٹے والے rule کو suspend کرتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

میاں رضا ربانی۔ اگر brute majority کے اوپر serious چیز ہے legislation اور اگر at the spur of the moment پہ آئیں گے تو پھر کیا ہوگا ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ پوائنٹ آف آرڈر،

جناب چیئرمین۔ ایک منٹ کے لئے آپ تشریف رکھیں ۔صفدر عباسی صاحب ۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ پہلے آفتاب صاحب بولنا چاہ رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ پہلے صفدر عباسی صاحب ! اس کے بعد آپ کی بات سنتاہوں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب والا! میں عرض کرتاہوں ۔

جناب چیئرمین۔ پہلے صفدر عباسی صاحب کی بات سن لیں ، اس کے بعد ان کا جواب بھی دے دینا۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: He has agreed to give me the floor.

Mr. Chairman: He has agreed, well.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی، لیکن میں ابھی حق محفوظ رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ہاں ٹھیک ہے۔ Yes, please.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, my submission is that there is no doubt it is a technical objection that some of the rules are being suspended. Mr. Rabbani has rightly taken that point but my submission is that these Bills, the curx of the matter, the proposed amendment was moved by me and it is totally within their knowledge. They know what was the amendment.

جناب چیئرمین: صرف form of amendment change ہو رہی ہے۔ بجائے ادھر کے اس طرح آ رہی ہے۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: One minute. My submission is that what I moved day before yesterday was that the Special Courts established under this Act shall be subordinate to High Court of the province in which a Special Court is established and shall be subject to general superintendence and control. This was the point of Mr. Rabbani also. This was the point which in act I had taken and moved an amendment, there is nothing new absolutely.

Now we are heading towards something which is entirely good. It is good because they also agree

(interruption)

Mian Raza Rabbani: Sir, the manner does not justify it. Had he brought it according to the Rules I would have supported it.

جناب چیئرمین۔ پہلے ان کی بات سن لیتے ہیں اور پھر آپ کی بات سن لیتے ہیں ۔ جھگڑا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔We will hear each other and then take a decision

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Mr. Chairman, sometimes the ends justify the means. The ends are novel. He agrees.

Mian Raza Rabbani: No.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: This is such an amendment of such a great consequence, Mr. Chairman I am really grateful to the government that they have agreed, really we all from this side of the House, let me say on the top of my voice that in fact, this the generosity shown by the Adviser to the....

جناب چیئرمین، تو آج آپ نے صرف اس کو introduce کرنا ہے؛ پاس تو نہیں کرنا۔

جناب آفتاب احمد شیخ، نہیں پاس نہیں کرنا۔

میاں رضا ربانی، گورنمنٹ کا بل ہے اس کا ایک طریقہ کار ہے۔This is no way کہ وہاں پر بیٹھ کے یہ بات----

(مداخلت)

میاں رضا ربانی - جناب بات یہ ہے there is going to be a defection in the government side. Now, in order to save that defection

جناب چیئرمین، جناب آپ کی بات سنی جائے گی۔

میاں رضا ربانی، انہوں نے کہا ہے کہ وہ بل move کر دیتے ہیں۔جناب یہ کوئی طریقہ ہے۔

جناب چیئرمین، آپ کی بات سنی جائے گی۔ آرام سے سنی جائے گی۔ پہلے ان کی بات سن کر پھر آپ کی بات سن لیں گے۔ پھر put کروں گا۔ آپ کی بات بھی سنوں گا جی۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, I would have definitely conceded if Mr. Rabbani or anybody from that side had been taken by surprise on this bill. No sir, not at all , they know the bill and

(interruption)

جناب چیئرمین: نہیں ان کو بات کرنے دیں پھر وہ بات کریں گے۔ you know, let us be civilized in this اختلاف ہوتا ہے but does not mean کہ جھگڑا کریں ۔ ان کی بات ہوگی'آپ کی بات ہو گی۔ ہاؤس کو پھر فیصلہ کرنا ہے کہ اس میں کیا ہے۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I move this amendment, there were instance negotiations with the government and it is, I say at the top of my voice, that this is the generosity of the government that they have agreed. This amendment will go a long way in settling the matters of the Special Courts and in giving them a correct direction. Because once we are putting the Special Courts under the superintendence and control of the High Court, the entire black laws, would be clear, absolutely. So therefore, my submission is sir, that the objection for the sake of objection, they have not been taken by surprise, they know the amendment and they should be thankful to the government that what they have proposed, the government agreed. I have persuaded them, every body has persuaded them and they were very kind, they agreed. I am grateful, I am thankful to them.

جناب چیئرمین۔ صفدر عباسی صاحب 'اس کے بعد انور بھنڈر صاحب ' پہلے صفدر عباسی صاحب میں نے وعدہ کیا ہوا تھا۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب میں بڑے احترام سے آپ سے عرض کروں گا کہ جیسے رضا صاحب نے کہا ۔ ہم نے اس وقت ان کو کہا تھا جب ان کی گورنمنٹ ان کی بات نہیں مان رہی تھی۔شیخ صاحب گواہ ہیں۔ دو دن تک ان کی گورنمنٹ ان کی بات نہیں مان رہی تھی۔ہم نے پھر ان کو کہا تھا ۔ اجمل خٹک صاحب اور شیخ صاحب گواہ ہیں ۔ہم نے کہا تھا کہ ہم آپ کی سپورٹ کریں گے ۔ گورنمنٹ آپ کی سپورٹ کرے یا نہ کرے۔ یہ دونوں بزرگ ہیں ۔ میرے بہت ہی قابل احترام بزرگ ہیں۔ یہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ گورنمنٹ ان کی سپورٹ نہیں کر رہی تھی۔ ہمنے ان کو کہا تھا کہ ہم ان کی امنڈمنٹ کو سپورٹ کریں گے۔چاہے کچھ بھی ہو جائے ہم آپ کی امنڈمنٹ کو سپورٹ کریں گے۔ہم اب بھی یہی کہتے ہیں کہ ہم آپ کی امنڈمنٹ کو سپورٹ کریں گے۔لیکن kindly Rule 226 آپ دیکھیں۔ آپ رول ۸۴ دیکھیں جو رضا صاحب نے ابھی آپ کو پڑھ کر سنایا ۔خدا کی قسم ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس قسم کا precedent قائم ہو گیا تو ہم گورنمنٹ کو سپورٹ نہیں کریں گے۔ہم گورنمنٹ پر trust نہیں کرتے ۔اس قسم کا precedent قائم کرکے کل پھر ان کی آپس کی کوئی چپقلش ہوگی ' پھر وہ آ جائیں گے۔پھر وہ اس قسم کی حرکت کریں گے۔اس کے علاوہ جیسے میں نے پہلے بھی کہا تھا۔رول ۲۷ کا بھی خیال رکھیں ۔ ایک چیز order of the day پر نہیں ہے ۔امنڈمنٹ کی

صورت میں موجود ہے ۔اس کو آپ totally in violation of the rule لے رہے ہیں ۔ سر اگر ۲۳۶ میں کوئی inconsistency ہے تو inconsistency کو بنیاد تو بنائیں ۔ آپ ۲۷۶ بھی پڑھیں تو with the consent of Chairman اور اگر کوئی inconsistency ہو ' یہ کیا inconsistency ہے ۔ یہاں پر ایک نیا بل ایک نئی چیز لے کر آ گئے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں نہ منسٹر کا نوٹس ہو ' نہ جناب کوئی سیکریٹری کرے ' نہ کوئی سرکولیشن ہو اور وہ introduce ہو جائے ۔اور یہ کونسا آج پاس کرنے جا رہے ہیں ۔میری عرض یہ ہے کہ آج بل پاس تو نہیں ہو رہا ۔اگر آج introduce بھی کریں تو نیشنل اسمبلی session میں نہیں ہے ۔ آفتاب شیخ صاحب نے ایکٹ بنانا ہے ۔ سینٹ میں پاس ہونا ہے پھر نیشنل اسمبلی میں پاس ہونا ہے ۔تو نہ نیشنل اسمبلی سیشن میں ہے ۔میں آفتاب شیخ صاحب سے request کروں گا کہ مہربانی کرکے اس بات پر insist نہ کریں ۔بخدا میں دیانتداری سے عرض کرتاہوں کہ اگر اس قسم کا طریقہ bill introduce کرنے کا اختیار کیا گیا ۔تو میں سمجھتا ہوں کہ کم ازکم اپوزیشن اس قسم کی حرکات میں پارٹی نہیں بنے گی ۔

جناب چیئرمین۔جی جناب بھنڈر صاحب ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ دیکھیں آپ تو بات کرچکے ہیں ۔دیکھیں یہ civilized طریقہ ہے کہ آپ ان کی بات سنیں اور انہوں نے آپ کی بات سنی ہے ۔ پھر فیصلہ ہاؤس نے کرنا ہے ۔اس میں جھگڑے والی بات نہیں ہونی چاہیے ۔ میں اس کو پسند نہیں کرتا ۔ آپ دلائل سے بات کریں ۔ انہوں نے بڑی اچھی بات کی ہے ۔ آپ نے بڑی اچھی بات کی ہے ۔ آفتاب شیخ صاحب کو convince کرنے کی بات کی ہے ۔ گورنمنٹ کو convince کرنے کی بات کی ہے ۔ اور اس کے بعد فیصلہ ہاؤس کرتا ہے ۔ جی جناب بھنڈر صاحب ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔جناب والا! میں نہایت مودبانہ گزارش کروں گا کہ ہم نے اس بل پر محترم شیخ آفتاب صاحب کی تقریر سنی ۔ اس کے بعد اس تقریر کو ویلکم کرتے ہوئے اپوزیشن کے ممبران کو سنا ۔ اپوزیشن کے ممبران نے کہا کہ بہت اچھی ترمیم آفتاب شیخ صاحب لائے ہیں ۔ آفتاب شیخ نے ہائی کورٹ کے ججمنٹ کی بڑی اچھی interpretation کی ہے ۔ اس کو بھی سراہا اور اپنایا ۔ اس کو بھی یہ کہا کہ یہ بات درست ہے ۔ یہ ہونی چاہئے ۔ یہ ہائی کورٹ کے superintendence میں ان سپیشل کورٹس کو دیا جانا چاہیے ۔ گوکہ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ان کی تقرری بھی ہائی کورٹ کے ماتحت تھی ۔ ان کا ہر interim order بھی ہائی کورٹ میں جاتا تھا ۔ان کا final order بھی ہائی کورٹ میں جاتا تھا ۔ اپیل کا حق بھی ہائی کورٹ کو تھا ۔ لیکن چلیئے اگر یہ چاہتے ہیں کہ صرف ان کا تبادلہ بھی ہائی کورٹ کی اجازت سے ہو اور تمام superintendence میں لانا چاہتے ہیں تو بڑے شوق سے ۔ اس وقت تک تو جناب والا! بات ٹھیک تھی ۔ اور حکومت جب وہ بات مان گئی ہے تو پھر وہ غلط ہوگئی ہے ۔ جب اس بل کے لئے رضامندگی ہوگئی ہے ۔

حکومت نے کہا ہے کہ ہم یہ بل متعارف کراتے ہیں تو جناب والا! مجھے سمجھ نہیں آتی اس منطق کی کہ جو چیز یہ چاہتے تھے جس چیز کو یہ سپورٹ کر رہے ہیں اس کو اگر رولز کو معطل کرکے' اس ہاؤس کی ایماء اور خواہش کے مطابق اس کو اس شکل میں لایا جائے تو اس میں تو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے ۔ سوال تو یہ ہے کہ آپ کا مقصد کیا ہے ؛ سوال format کا نہیں ہے کہ اس کا فارمیٹ کیا ہونا چاہئے ۔ یا اس کی formality کیا ہونی چاہئے ۔ سوال تو یہ ہے کہ آپ چاہتے کیا ہیں ؛ اگر جو آپ چاہتے ہیں وہی آ رہا ہے ۔ اسی کو گورنمنٹ نے اپنا لیا ہے اور سپورٹ کیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ No surprise element is involved یہ بھی ہے کہ according to Aftab Sheikh there is no surprised element because this was the amendment before, of the amendment is changing now.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جی جناب وہی ترامیم ہیں ۔ اس لئے جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ نہایت فراخدلی سے اور اپیل کروں گا اپنے دوستوں اور بھائیوں سے کہ اگر آپ بہتر سمجھتے ہیں اس ترمیم کو تو اس کو introduce ہونے دیں ۔ انشاء اللہ یہ پاس ہوگی اور آپ کی خواہش کے مطابق بھی ہوگی ۔ اور سارے ایوان کی خواہش کے مطابق ہوگی ۔

جناب چیئرمین۔ آپ کو یہ ترامیم کی کاپی مل گئی ہے ۔

میاں رضا ربانی ۔ نہیں جناب ۔

جناب چیئرمین۔ ان کو کاپی دے دیں جی ۔جی جناب اقبال حیدر صاحب ۔

(مداخلت)

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔ جی مجھے آخر میں ایک منٹ کا موقع دیجئے گا ۔

جناب چیئرمین۔ یہ مناسب نہیں ہے۔آپ بول چکے ہیں۔ابھی جو کہنا ہے کہہ دیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ ابھی نہیں بعد میں۔ابھی اقبال حیدر صاحب بول رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ یہ نہیں ہوسکتا۔ جی اقبال حیدر صاحب بہت مختصر ۔

سید اقبال حیدر ۔ شکریہ جناب چیئرمین! میں صرف مختصر گزارش کرنا چاہوں گا ۔ میں اپنے محترم انور بھنڈر صاحب کا بڑا احترام کرتا ہوں اور ان کی اصول پسندی کا میں قائل ہوں ۔ اور ہمیشہ سے انہوں نے رول آف لاء کے اوپر' جب ہم حکومت میں تھے تو بہت اچھی تنقید کرتے تھے۔ اور اصولوں کے اوپر کسی

قسم کا کوئی سمجھوتہ نہیں کرتے تھے ۔ جو کہ اچھی بات ہے ۔ میں آج بھی یہی چاہوں گا کہ جو اصول ہیں، جو ہمارا رولز آف پروسیجر ہے اس کی حیثیت اور احترام بھی ہم سب پر اتنا ہی لازم ہے جتنی اہمیت تے قانون سازی کی ہے ۔ اور انہی کے مشوروں سے ہم مستفید بھی ہوتے رہے ہیں اور آج پارلیمنٹ کے رولز آف پروسیجر کو غیر سنجیدگی سے نظر انداز کرنا ایک بڑی غلط ، غیر پارلیمانی اور بہت ہی نقصان دہ روایت بنے گی۔ اس سے بہتر یہ ہو گا کہ ہم ہر حالت میں اپنا کام بھی کریں ۔ کوئی نہ کوئی ایسا طریقہ نکالیں کہ جس سے کہ پارلیمنٹ کے اصولوں کی پاسداری اور ان کا تحفظ بھی ہو جائے اور باقی ہم اپنا کام بھی کرتے رہیں لیکن اصولوں کو اور پارلیمنٹ کے پروسیجر کو نظر انداز کئے بغیر اگر انہوں نے کام کرنا ہے، جوطریقہ انہوں نے اپنایا ہے، وہ واقعی غلط ہے۔ اس سے پارلیمنٹ کے اصولوں کی بےحرمتی اور خلاف ورزی ہوتی ہے اور اس کے خلاف ہم سخت احتجاج کرتے ہیں اور ہم واک آؤٹ بھی کریں گے۔

جناب چیئر مین- جی جناب قائم علی شاہ۔

سید قائم علی شاہ- جناب والا! اگر آپ دیکھیں تو انہوں نے جو rules relaxation کے لئے 1984میں کہا ہے ۔ میں تو کہتا ہوں کہ یہ تو پورا chapter لیجسلیشن کا ہے ، اس کو relax کرنا پڑے گا ۔

جناب چیئرمین- نہیں اس وقت صرف introduce کر رہے ہیں اور کچھ نہیں کر رہے ہیں ۔ اس کو پاس نہیں کر رہے ہیں ۔

سید قائم علی شاہ- جناب والا! introduce کرنے کے سلسلے میں بھی میں عرض کرتا ہوں کہ اس کے بعد ہی تو باقی provisions آتی ہیں ۔ 1984 کے بعد 1985 اور باقی provisions بعد میں آتی ہیں ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ کہتے ہیں amendment یا یہ ایک نیا بل ہے ۔ اگر یہ amendment دینی تھی تو کل دے دیتے یا اسی بل میں دے دیتے جو ہم نے ابھی پاس کیا ہے ۔

جناب چیئرمین- وہ تو انہوں نے دی ہوئی ہے ۔

سید قائم علی شاہ- تو پھر اس کو کیوں پاس نہیں کیا ۔

جناب چیئرمین- ان کے دلائل یہی ہیں ۔

سید قائم علی شاہ- جناب والا! مجھے آپ پہلے سن لیں ۔

جناب چیئرمین- آپ نے یہ بات کی ہے کہ وہ amendment دے دیتے ۔ وہ انہوں نے دی ہوئی ہے ۔

سید قائم علی شاہ۔ جناب! amendment نہیں دی ، move ہی نہیں کی ۔ کہاں amendment دی ہوئی ہے ۔ ایکٹ پاس ہو گیا ۔ اب amendment آ رہی ہے ۔ سارا سانپ نکل گیا اور آپ اب لاٹھی کس پر مار رہے ہیں۔ جناب والا! عرض یہ ہے کہ اہم بل ہے یا کوئی پرنسپل ہے لیکن اگر اس وقت حکومت نہیں مان رہی تھی تو اب کیوں مان رہی ہے ۔ کیا مقصد ہے کہ اس وقت بل پاس ہو گیا ، اس وقت انہوں نے نہیں دی، introduction کے وقت نہیں دی، consideration کے وقت نہیں دی ، آج اس وقت کیوں نہیں دی ۔ اس وقت دے دیتے جب ہم اس بل پر بحث کر رہے تھے ۔اس وقت ہی دے دیتے جب میں نے کہا کہ جی آدھا تیتر اور آدھا بٹیر ۔ ایک طرف ہائی کورٹ کے انڈر appointment کے سلسلے میں دے رہے ہیں۔ وہ انڈر بھی نہیں ہے، وہ consultation ہے اور اس کی جو emoluments جس سے appointment تھا کہ اس کو emoluments ملیں گے ، پریویلج ملیں گے، salary ملے گی،ٹرانسفر پوسٹنگ ہو گی۔ وہ ساری حکومت کرے گی تو باقی ہائی کورٹ کے پاس کیا رہا ۔یہ separation of judiciary تو نہیں رہی۔ اب جو انہوں نے دیا ہے۔ وہ بھی میں کہتا ہوں vague ہے ۔میں نے نہ الفاظ پڑھے ہیں نہ وہ ابھی تک میرے پاس بل آیا ہے لیکن جناب! وہ تو ایک over riding clause دے رہے ہیں کہ یہ سارا انڈر ہے لیکن پھر بھی انڈر نہیں ہو گا پھر یہ جو different clauses ہیں ایک کے بعد پھر یہ آرٹیکلز اور پرنسپلز بن جائیں گے ۔ ان کا کیا ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں اس کی ضرورت نہیں ہو گی ۔

سید قائم علی شاہ۔وہ کس طرح سے ہائی کورٹ کے انڈر ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ اگر اس کے لئے بھی نیا amendment act لے آئیں تو پھر ٹھیک ہے۔

سید قائم علی شاہ۔ تو کیا ہر روز اس پر ایک نئی amendment آئے گی۔ جناب ! اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ introduction سے کیا ہو جاتا ہے، اس طرح ان کو کیا سکون ملے گا کہ بل introduce ہو گیا ہے جب کہ آج سینٹ کا اجلاس prorogue ہو رہا ہے تو پھر جب اجلاس ہو گا اس میں ہی introduce کرا کر، پھر rules relax کرا کر پھر پاس کر دیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا ۔

جناب چیئرمین۔ جی حسین شاہ راشدی۔

جناب حسین شاہ راشدی۔جناب چیئرمین صاحب! یہ جو سینٹ کے Rules of Business ہیں، وہ اس وجہ سے بنائے گئے ہیں کہ ہاؤس کی کارروائی regulate ہو ۔ ہر چند کہ ہاؤس کو یہ اختیار ہے کہ rules suspend کئے جائیں مگر حکومت جو روایت اب بنا رہی ہے ،وہ قطعی غلط ہے۔ اگر بہت ہی اہم

نوعیت کا معاملہ ہو ' کوئی ہنگامی معاملہ ہو ۔ اس میں حکومت اگر relaxation کے لئے کہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔جناب آپ نے دیکھا ہو گا کہ جب بھی حکومت سائل بن کے ہمارے پاس آئی ہے تو ہمیں مائل بہ کرم پایا ہے۔ اس معاملے میں بھی ہم ان کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ amendment کے اصول ' amendment کی افادیت' amendment کی نیک نیتی سے ہمیں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس طرح ہمارے دوستوں نے کہا کہ جب یہ پاس بھی نہیں ہوگا اور آج سینٹ prorogue بھی ہو رہا ہے تو جناب اسحاق ڈار صاحب کی تشفی اس میں کیسے ہو رہی ہے کہ وہ بل فقط آج introduce ہو جائے ' جبکہ main bill پاس ہو چکا ہے ۔ اب اس کے بعد ان کو یہ خیال آیا ہے اور یہ amendment پیش کر رہے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ گورنمنٹ کو اجازت نہ دیں کہ یہ rules suspend کروائے ۔ ہرچند ان کے پاس majority ہے ' بالکل ہم تسلیم کرتے ہیں۔ مگر بہتر روایت یہ ہوتی کہ اگر وہ ہمیں بھی ساتھ لے کر چلیں اور محض introduction کے معاملے پر اپنی اکثریت اور اپنا زور بازو نہ دکھائیں تو بہتر ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں صفدر عباسی صاحب یہ بار بار صحیح نہیں ہے۔ مہربانی کرکے ایک دفعہ بات کر لیں۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ اگلی دفعہ پر مان جائیں

I am satisfied.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب جو Rule 236 ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ

Rule 236 - "Whenever any inconsistency or difficulty arises in the application of these rules, or is otherwise considered necessary, any member may, with the consent of the Chairman, ..."

جناب یہ consent of the Chairman کیوں لکھا گیا ہے ۔حکومت کی جب مرضی ہو جب چاہے rules suspend کر دے ۔ consent of the Chairman اس لئے لکھا گیا ہے تاکہ majority کی tyranny نہ ہو۔ یہ جناب اگر اس قسم کی چیزیں allow کریں گے جس طرح آج آپ allow کر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں اگر یہ surprise ہوتا تو میں allow نہ کرتا۔

Dr. Safdar Ali Abbasi: It is not surprise, it is surprise for us as far as the bill is concerned. It is not a surprise for us as far as amendment is concerned. But it is a surprise for you, for us as far as the Bill is concerned.

Mr. Chairman: And secondly, if they were going to pass it may be I would have not have allowed it.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب میری بات سنیں۔ اس میں ان کی کیا تشفی ہو رہی ہے۔ میں

آپ کو پھر کہہ رہا ہوں۔ with the consent of the Chairman ۔ آپ کو rules میں یہ اختیار کیوں دیا گیا ہے ۔ جناب اس وجہ سے تاکہ majority کی tyranny ----- یہ نہیں کہ majority جب کھڑی ہو جائے ۔

جناب چیئرمین۔ اگر یہ آج پاس کر رہے ہوتے تو میں اجازت نہ دیتا ۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ آپ مجھے بات ہی نہیں کرنے دیتے ۔ بات تو کرلینے دیں، پوری میری ذرا بات سنیں صرف آدھے منٹ کی بات ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی، جی۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ یہ لوگ جب چاہے کھڑے ہو جائیں، جب چاہیں rules کو suspend کر لیں۔ اگر آپ کا اس میں consent نہ ہو جو اس rules میں mention کیا گیا ہے۔ اگر یہ clause نہ ہوتو گورنمنٹ کی مرضی ہے جب چاہے rules لائیں، majority ان کی ہے، rules suspend کر کے پاس کروا دیں۔ تو میں آپ کو پھر عرض کروں گا کہ یہ جو consent of the Chairman ہے یہ اس وجہ سے دیا گیا ہے تاکہ there is no tyranny of the majority

Mr. Chairman: Good, valid point. Very valid point. It is a good point. Yes Habib Jalib Sahib.

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب مسئلے کی اہمیت کو دیکھنا چاہیے ۔ میں اپنے اپوزیشن کے دوستوں سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں content and form کے relation کوبھی دیکھنا چاہیے ۔ دیکھنا یہ چاہیے کہ جو content of amendment آ رہی ہے جس کا مافیا ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری پوری arguments جو all facetated examination ہوئی ہے special courts کے بارے میں، یہ جو گورنمنٹ کی طرف سے amendment لائی گئی ہے اور اس کو اب further amend کیا جا رہا ہے ۔ دراصل اس سلسلے میں further amendemnt ہے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پوری قوم کو judiciary, executive کی، complete separation کی خاطر اور ہم سب کے حق میں یہ ہو گا کہ چونکہ اس کا مافیا ہم سب کے favour میں ہے۔ لہذا اس کی شکل کو اس مافیا کے مطابق بدلہ جا سکے۔ وہ mechanism یا وہ procedure اسے ایک دوسرے کی consensus سے، اسے ہم اس اہم یعنی مقدس amendment کی خاطر suspend کر سکتے ہیں۔ میں ان سے یہ request کروں گا کیونکہ ہم سب کے خیالات اس ضمن میں ایک ہی ہیں تو کیوں نہ اس پر الجھ کر ہم اس اہم amendment کو جو amendment کے اوپر ایک اور amendment لائی جا رہی ہے، جو sepecial courts کو دراصل High Court کی subordination اور اس کی monitoring کے تحت لایا جا رہا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہتر

ہے کہ جس طرح سے پیش کیا گیا ہے اور rules کو suspend کرتے ہوئے بہتر ہے کہ ہم اس کو پاس کریں ۔میں ان سے درخواست کرتا ہوں ، کبھی ان سے یہ نہیں کہا ہے ، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہتر چیز ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ جو پروسیجر جا رہے ہیں یا جو طریقہ کار ہے یا بل کے بارے میں بات کی ہے ہمارے دوستوں نے۔ ٹھیک ہے کہ intention اچھی ہے لیکن یہ بھی نامکمل ہے۔ مکمل اس طرح سے ہونی چاہئیے تھی کہ ویسے تو یہ سب کہتے ہیں کہ کالا قانون اس کو نہیں ہونا چاہئیے۔ بھئی اگر آپ واقعی حکومت سے یہ منوانے میں کامیاب ہوئے ہیں تو پوری بات منوا لیتے۔پوری بات رکھتے۔ یہ ٹھیک ہے کہ سرکاری ارکان نے ANP، MQM، اور PNP نے مل کر یہ بات حکومت سے منوائی ہے۔ آپ پوری بات منواتے تو اچھا ہوتا۔ کم از کم یہ جو Terrorist Act ہے اس کو جانا چاہیے۔ یہ جو سلسلہ ہے اس کو ختم ہونا چاہیے۔ پھر آپ نے دوسری بات بھی نہیں منوائی کہ ان کی جو تنخواہیں ہیں اور دوسری چیزیں ہیں وہ حکومت مقرر کرے۔ میں حیران ہوں کہ اس کا فائدہ کیا ہے۔ پھر آپ جلدی بھی کر رہے ہیں کہ اس کی introduction ہونی چاہیے۔تو کوئی نیک کام بھی کرنا ہو تو صحیح ڈھنگ سے کرو۔ اچھے طریقے سے کرو۔ کم از کم تنخواہ تو ہائی کورٹ کے پاس ہو۔ یہ جو قانون ہے جب آپ اس کو ہائی کورٹ کے ماتحت کرنے کی طرف جا رہے ہیں۔ اتنی بات آپ کی مانی جا رہی ہے ۔ تو یہ بھی کہتے کہ آئیں عدلیہ کو مضبوط کریں۔ ان کے اختیارات بڑھائیں۔ ان کو مالی اختیارات دیں۔ ملک کے اندر صحیح معنوں میں regular Law ہو۔ وہ زیادہ اچھا ہے اگر یہ بات آپ منواتے ۔ اگر اس کی introduction کے لئے کہتے تو ہم یقین کرتے۔ چلو رولز کی پرواہ نہیں کیونکہ ہم ایک نیک کام کرنے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، تو آپ کا خیال ہے کہ پورا منوانا چاہئیے تھا۔ جی مسعود کوثر صاحبآپ کیا فرمانا چاہ رہے ہیں۔

سیدمسعود کوثر، جناب چیئرمین! جہاں تک arguments یا counter arguments جو اس سلسلے میں دیئے گئے ہیں، میں اس میں نہیں جانا چاہتا ، repeat نہیں کرنا چاہتا۔ جناب چیئرمین! میری عرض یہ ہے کہ یہ رولز آئین کے تحت بنائے گئے ہیں۔ ہم سب نے بشمول آپ نے یہ حلف لیا ہے کہ ہم ان رولز کو پورے طور پر defend کرنے کی کوشش کریں گے۔ جناب والا! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جس طریقے سے موجودہ حکومت نے قانون سازی کے مسئلے میں اور بالخصوص اس ہاؤس کے حوالے سے میں کہوں گا کہ انتہائی غیر سنجیدگی اور قانون اور قواعد کا پاس نہ رکھنے والا رویہ اپنایا ہوا ہے ۔ موجودہ حکومت جب سے آئی ہے ، ایک روایت بنتی چلی آ رہی ہے۔ چاہئیے وہ Constitutional amendment ہے ، چاہئیے وہ کوئی دیگر قوانین ہیں اس میں ہمارے جو اس طرف کے ساتھی ہیں وہ بجائے اس کے کہ قانون سازی بڑا سنجیدہ معاملہ ہوتا ہے اس

میں تمام اراکین کو بلکہ عام پبلک کو بھی اس میں participate کرنا چاہیئے ' یہ جس طریقے سے یا آدھا گھنٹہ میں ٹائپ رائٹر رکھ کر amendments کر رہے ہیں ' میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ نسلیں ہمیں کبھی بھی معاف نہیں کریں گی۔ پھر جناب والا! ان کو کیوں اپنے حلیفوں پر اعتماد نہیں ہے۔ اگر ان کو ایک دوسرے پر اتنا اعتماد نہیں ہے کہ آج جو بات وہ کر رہے ہیں ' commitment کر رہے ہیں شاید کل وہ اس سے ہٹ جائیں گے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ کم از کم ہم اپوزیشن آپ کو یہ assurance ضرور دیتے ہیں کہ جس چیز کی ہم commitment کریں گے اس ہاؤس میں انشاء اللہ اس پر پورے اتریں گے۔ آخر میں جناب والا! میں پھر کہوں گا کہ اس بات کو ریکارڈ پر لانے کے لئے کہ جس بے اصولی طریقے سے موجودہ حکومت قانون سازی کر رہی ہے ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور ہم کبھی بھی اس میں party نہیں بنیں گے۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں ۔ آپ کا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ آپ custodian ہیں ' آپ وہاں اس لئے بیٹھے ہیں کہ اس آئین اور جو رولز ہیں ان کی صحیح implementation نہ صرف ہو بلکہ in true letter and spirit ہو تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ 236 کا جس بے رحمی سے ' جس بے دریغی سے یہاں پر استحصال ہو رہا ہے یہ بات قابل افسوس ہے ۔ مجھے امید ہے کہ ابھی میرے اس طرف کے ساتھی insist نہیں کریں گے اور اس کو نارمل اور ریگولر جو بھی طریقہ ہے۔ اس طریقے سے کریں۔ جیسے ہمارے لیڈر صاحبان نے کہا ہے ہماری commitment ہے کہ جو amendment صحیح راستے سے آئے گی تو ہم اس کی حمایت کریں گے۔

and as said, sir, it is not enough that justice should be done, it should be seen that it is done. Thank you.

Mr. Chairman: So, I will now put the motion.

(At this stage the Opposition walked out)

INTRODUCTION OF THE BILL Re: SUPRESSION OF TERRORIST ACTIVITIES (Special Courts) (2nd Amendment) BILL, 1997.

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Ishaq Dar under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, that the requirements of Rules 84 and 27 be dispensed with to enable him to introduce the Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) (Amendment) Act, 1997.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: And the Rule 84 and 27 are dispensed with.

جی آپ introduce کر دیں۔

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Mr. Chairman sir, I beg to introduce the Bill further to amend the Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) Act, 1975[The Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) (Second Amendment) Bill, 1997.

Mr. Chairman: The Bill stands introduced and referred to the Standing Committee concerned.

جی جناب اجمل خٹک صاحب۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ جناب چیئرمین صاحب آپ نے دیکھا کہ کس بہتر اور اچھے اور مفید طریقے پر حکومت نے اور ہمارے ساتھیوں نے مل کر اس قضیے کو حل کیا۔ میں آپکے ذریعے حکومت سے ایک درخواست کروں گا کہ جس جذبے سے ہم نے اور آپ نے اس کو اسحد تک پہنچایا اور پیش کیا اور معاملہ حل کیا' اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو کمیٹی میں نہ لے جایا جائے اور اس کو ہم چونکہ consensus ----

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں چونکہ فیصلہ یہ ہوا ہے کہ آج پاس نہیں کرنا تو کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ کمیٹی میں بھیج رہے ہیں۔ جی شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جی پاس نہیں کر رہے۔It will go in te next session.

جناب چیئرمین۔ اس وقت تک کمیٹی سے چلا جائے گا۔

If you see its requirement of Rule 85, it goes to the committee, so let it go to the committee and the committee can give us a report in 2 days

ابھی ٹائم ہے ۔ یا تو یہ ہوتا کہ ٹائم نہیں ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ آئیٹم نمبر 5۔

BILL Re: THE CONTROL OF NARCOTICS SUBSTANCES BILL, 1997

Ch. Shujaat Hussain: Sir, I beg to move that the Bill to consolidate and

amend the laws relating to narcotic drugs and psychotropic substances [The Control of Narcotic Substances Bill, 1997], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

Mr. Chairman: Is it being opposed. Not opposed. So, I move this motion. It has been moved by Ch. Shujaat Hussain, the Minister for Interior and Narcotics Control that the Bill to consolidate and amend the laws relating to narcotic drugs and psychotropic substances [The Control of Narcotic Substances Bill, 1997], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: And the motion is adopted. I will take it now, Clause by Clause.

اس میں کوئی امنڈمنٹ نہیں ہے ۔

میاں رضا ربانی۔ جناب چیئرمین! ذرا ایک منٹ تو دیں this is not fair.

جناب چیئرمین۔ آپ تھے نہیں۔

میاں رضا ربانی۔ آپ نے اپنا consent یوں دے دیا اور اب یہ بل بھی آپ یوں پاس کر رہے ہیں ۔ اس کو یوں نہ کریں ۔ جناب This can be deferred till the next session because اس بل میں جناب ! جب یہ originally draft ہوا تھا it was drafted during our time and this bill, when it was moved in the National Assembly, it was the same draft that had been repromulgated as an Ordinance. نیشنل اسمبلی کی جب کمیٹی کے پاس گیا تو کمیٹی کے اندر ، آپ کمیٹی کی رپورٹ اٹھا کر دیکھ لیں 99 amendments have been moved in this bill and the National Assembly has passed those 99 amendments اب مسئلہ جناب یہ ہے کہ this is a Bill with 83 or 84 sections. It is not a small bill of 7 or 8 sections, it is a bill with 83 sections and it is a very important and comprehensive bill. It is dealing with Narcotics Control. It is dealing with the assistance of foreign agencies. It is dealing with confiscation of property on the basis of a decree which is passed in a court outside Pakistan. It has done away with a lot of sections that were present in the Ordinance that

had been originally promulgated. Now ..this bill, we got at 12.30 last night.

میں نے آپ کے آفس میں بھی عرض کی تھی' اب اس کے بعد آپ کتنی بھی swift reading کریں' 99 amendments

کو read in کرنا and to see what is the implication of it, it is not physically possible.

Sir, on the patent of this thing, there is no hurry in this. This bill can be taken up in the next session.

جناب ہربل کے لئے یا کم سے کم اس پر discussion تو ہو this bill cannot be passed like this, sir.
یہ کہتے ہیں کہ یہ بل ختم ہو رہا ہے' کوئی بل ختم ہو رہا ہوتا ہے' اس کو ختم کرنا ہوتا ہے' کوئی معاہدہ ٹوٹ رہا ہوتا ہے یا coalition ٹوٹ رہی ہوتی ہے تو اس کے لئے ان کو نئی legislation pass کرنی ہے۔ اگر اس طرح انہوں نے اس ہاؤس کو چلانا ہے تو then I mean, this is not answer. And here Mr. Chairman, sir, I will beseech you to use your discretion a little. آپ کے سامنے سٹینڈنگ کمیٹیز کی رپورٹس ہیں' آپ اٹھا کر دیکھ لیں' 99 amendments ہیں' رات کو ہمیں یہ بل ملا ہے' اب ان کو دیکھنا ہے' یہ کوئی مذاق کا بل تو نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: کب یہ بل expire ہو رہا ہے ' 5 جولائی کو ۔ Then what do we do?

میاں رضا ربانی: جناب والا! اگر ایسا ہے تو یہ پارلیمنٹ آپ نے بنائی کیوں ہے' پھر آپ rubber stamp کرتے جائیں' ایک طرف کہتے ہیں کہ آرڈیننسز کے ہم خلاف ہیں ۔ This is worse legislation than ordinances, sir. آرڈیننس میں پھر بھی پارلیمنٹ کا جو right ہے وہ under Article 89 محفوظ ہے کہ we can bring a resolution against it. تو یہ نہیں ہونا چاہیے۔ کہ رات کو بل آتا ہے' بلکہ صبح یہ بل ملتا ہے 83 سیکشنز کے ساتھ with 99 amendments یہ ابھی with amendments پڑھا بھی نہیں ہے ۔ جناب والا! خدا کے لئے legislation کو مذاق نہ بنائیں۔ ابھی آپ نے اجازت دی ہے ایک بل کو گورنمنٹ کی طرف سے introduce کرنے کی just by standing اب اس بل کو ایک دم یوں پاس کرنا

Heavens will not fall if this bill is passed in the next session. Let us look at it. Because on a plain and patent reading of this bill, it has become a Drug Barons friendly bill,

جو اس کی stringent provisions تھیں' ان کو اتنا peterdown کر دیا گیا ہے کہ یہ اب Drug Barons friendly bill ہو گیا ہے' تھوڑا سا وقت دیں تا کہ دیکھ سکیں۔ میں نے جیسے عرض کیا کہ میری یہ tentative opinion ہے' ہو سکتا ہے کہ میری یہ opinion غلط ہو کیونکہ original drafting میں I was a party to it. جو ابھی میں نے دیکھا ہے اس کی میں بات کر رہا ہوں So, I would request you to use

جناب والا ! یہ ہمیں رات کو your discretion. I came to you in the morning for this very reason.
ملا ہے ' 99 amendments ہیں ' قومی اسمبلی سے ان کا جو دوسرا

Supplementary Orders of the Day sir, that is in toto, the Ordinance that was there. They talked with us, I said fair enough. We have no problem. We will pass it for you. We have no problem with that. That was an Ordinance that we promulgated. It is coming in toto and we will pass it. So, it is not that we are trying to obstruct legislation.

آپ نے دیکھا ہے کہ we pass that یہ بل بھی جو ابھی پاس ہوا ہے' ہم نے اس میں کوئی obstruction نہیں کی' اپنا caveat دیکھ کے ہم نے ان کو support کر کے پاس کر دیا ہے۔ لیکن سرتھوڑا سا تو یہ ممبرز کو موقع دیں کہ وہ اس بل کو پڑھ تو سکیں ۔

I have not been able to go through the whole draft. Therefore, I would beseech with all the humility and all the powers at my command that please don't allow this bill to be passed. Let it go on to the next session. Let us go through it a little carefully. Otherwise sir, it would not be fair.

Mr. Chairman: Anybody wants to say something on it.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، جناب والا! میں اس سلسلے میں اتنا عرض کروں گا کہ ڈرگز کا مسئلہ پاکستان میں ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس کی وجہ سے کافی مشکلات ہیں ساری سوسائٹی کو بلکہ ہماری سیاست کی تباہی کی جو ذمہ دار ہے یہ اس نا مراد ڈرگ کا پیسہ ہے۔ڈرگ مافیا کے پیسے نے تو ہماری ساری سیاست کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور یہ کوئی عام بات نہیں ہے' اب تو سارے ملک میں یہ مشہور ہے کہ یہ جو ڈرگ مافیا کا پیسہ ہے اس نے ہماری پوری سیاسی و معاشی زندگی' سیاسی ومعاشی نظام کو متزلزل کر دیا ہے۔ یہ بات ہماری جائز ہے کہ اس کو کم از کم دیکھنا چاہیے' پڑھنا چاہیے۔ اس کے بارے میں کم از کم اپنی تجاویز دینی چاہئیں۔ اس کو قبول کرنا یا نہ کرنا حکومت کا کام ہے۔ اکثریت جو فیصلہ کرے گی وہ اس کا اختیار ہے' اکثریت کا اپنا privilege ہے مگر جو اقلیت ہے اس کو اتنے اہم بل پڑھنے کا' ان میں ترامیم دینے کا یا کوئی رائے دینے کا موقع تو دیا جانا چاہئے۔ کم از کم ریکارڈ پر تو آنا چاہیئے کہ بھئی اپوزیشن نے اس کے بارے میں یہ بات کی ہے۔ یہ کوئی عام بل نہیں ہے' اگر عام بل ہوتا تو بات درست تھی کہ عام بل ہے' عام قانون ہے۔ یہ ایک قومی اور بین الاقوامی مسئلہ ہے ' اس مسئلے کی وجہ سے ہمارے ملک کی پوری دنیا میں بدنامی ہو رہی ہے کہ یہاں سے یہ ساری trafficking ہوتی ہے یا یہاں پر یہ سارا کہیں کاشت ہوتا ہے کہیں کچھ ہوتا ہے۔ اور اس پیسے کی وجہ سے ہماری نیک نامی کی بجائے بدنامی ہو رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ملک کے اندر جو

دہشت گردی کے واقعات ہو رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ جو مفت کا پیسہ آتا ہے اس کا بہت بڑا رول ہے دہشت گردی میں۔ دہشت گردی میں بھی یہ مفت کا پیسہ، حرام کا پیسہ، غلط راستے سے آتا ہے، اربوں روپے کے لوگ مالک بن جاتے ہیں۔ یہاں سے وہاں چند کلو بھیج کر وہ ہمارے ملک کے لئے ایک مصیبت پیدا کر رہے ہیں۔ غلط پیسے کی وجہ سے ہماری سوسائٹی برباد ہو رہی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات درست ہے کہ اس کے اوپر ہمیں حق ملنا چاہئے، غور کرنے کا، سوچنے کا، پڑھنے کا۔ اگر اس پر آپ مہربانی کریں گے تو یہ ایک اچھی روایت ہو گی۔ میں تو صرف اتنا عرض کروں گا کہ کم از کم اتنے اہم بل کو دیکھنے کا، پڑھنے کا اور ترامیم پیش کرنے کا موقع ملنا چاہئیے۔

جناب چیئرمین: anybody else جی، جی جناب حاجی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: جناب چیئرمین! جب پہلی دفعہ یہ واک آوٹ کر گئے، اس کے بعد آپ نے یہ بل ہاؤس کے اندر پیش کر دیا اور ہاؤس نے اس کی منظوری دے دی۔ جناب والا! آپ clause by clause آ رہے تھے تو اس وقت اگر یہ موجود ہوتے تو یہ oppose کرتے۔ لہذا ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ بل پاس کیا جائے۔ آئندہ جو بھی ہو یہ oppose کریں ، ان کو موقع پورا دیا جائے لیکن اس وقت کیونکہ آپ clause by clause جا رہے تھے ، reading ہو رہی تھی، اس میں oppose کرنے کا ان کو حق نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: یہ واقعی اہم بات ہے کہ وہ stage گزر گئی ہے، جی ڈاکٹر صاحب اب کیا کیا جائے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب والا! میں بس یہی کہہ سکتا ہوں کہ "جو ان کا حسنِ کرشمہ ساز کرے" چاہے تو الٹا کر دیں، چاہے تو سیدھا کر دیں، چاہے تو ہمیں سر کے بل کھڑا کر دیں، اب میں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ آپ کو بھی یہ شاید اس طرح کرنا چاہتے ہیں۔

جناب والا! میں صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ ہمیں مسلسل لیکچر سننے پڑتے تھے کہ آرڈیننس آ رہے ہیں، آرڈیننس آ رہے ہیں، آرڈیننس کا خاتمہ ہونا چاہئے۔ جیسے رضا ربانی صاحب نے کہا کہ آرڈیننس تو ختم ہوئے لیکن ایک نئی tyranny ہمارے اوپر مسلط کر دی گئی ہے اور مجھے افسوس ہے کہ کئی جگہ پر آپ بہت ہی زیادہ lenient view لے کر حکومت کو اس بات کی اجازت دے دیتے ہیں۔

جناب والا! میری عرض یہ ہے کہ آرڈیننس کے بارے میں آج تو ان کا بھانڈا پھوٹ گیا ہے کہ ایک جگہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ordinance lapse ہو رہا ہے اس لئے ہم اس کو پاس کر رہے ہیں، اور اپوزیشن کو bulldoze کریں اور یہ پاس کر دیں۔ جناب اسی طرح آج ہی کے دن ان کا دوسرا آرڈیننس lapse ہو رہا ہے، کیونکہ اس کی بنیاد پر ان کی coalition ٹوٹ رہی ہے، کیونکہ ان کے اپنے بندے ان کے خلاف ووٹ دے

رہے ہیں تو اس میں تو کہہ رہے ہیں کہ آپ نہ کریں۔

جناب چیئرمین: اس کو تو رہنے دیں، پہلے اس کو تو دیکھیں، وہ تو جب آئے گا ناں تب دیکھیں گے کیا ہوتا ہے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: نہیں جناب میں ان کی duality کی بات کر رہا ہوں۔میری آپ عرض سنیں میں ان کے double standard کی بات کر رہا ہوں کہ دونوں آرڈیننسز lapse ہو رہے ہیں، ایک جو ڈرگ والا قانون ہے، اس میں اپوزیشن کو چونکہ bulldoze کرنا ہے تو وہ جائز ہے۔ آپ سے plea کیا لے رہے ہیں، آپ سے plea یہ لی جا رہی ہے کہ کیونکہ یہ آرڈیننس lapse ہو رہا ہے اس لئے آپ ہمیں یہ آرڈیننس پاس کروا کے دیں۔ میں ان سے یہ کہہ رہا ہوں کہ اسی کے ساتھ ایک اور آرڈیننس ہے، جس کا supplementary agenda of the order of the day خالد انور صاحب نے دیا ہے۔ یہ بھی lapse ہو رہا ہے۔ آج اس کو کیوں نہیں پاس کر رہے ہیں۔ اس میں یہ plea کیوں نہیں لی جا رہی ہے، اس میں یہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں، چونکہ اس پر ان کی coalition ٹوٹ رہی ہے۔ میں warn کر رہا ہوں کہ جناب ان کی coalition آج نہیں تو دو دن بعد ٹوٹنی ہی ٹوٹنی ہے۔ یہ لوگ کتنا ہی اپنی coalition کو دبا لیں they are in the minority in the Senate اور یہ بات دن بدن ثابت ہو رہی ہے تو بغیر اپنے allies ----- اور میں ان کو بتا رہا ہوں warn کر رہا ہوں، پہلے بھی کر چکا ہوں کہ آج نہیں تو دس دن بعد، بیس دن بعد آپ کی coalition ٹوٹ جائے گی they will be in minority لیکن جناب میں آپ کو عرض کر رہا ہوں کہ صرف ایک بات-----------

جناب چیئرمین۔ Point of order تقریر کے بعد۔

جناب خدائے نور: جناب میں ان کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ سینٹ میں ہماری اکثریت تھی، ہے اور انشاء اللہ اکثریت رہے گی۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: چلیں خدائے نور صاحب----

جناب چیئرمین۔ مجھے لگتا ہے کہ آپ کی تقریر نے ان کی coalition کو مضبوط کر دیا ہے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ ہو جائے جناب مجھے ان پر کوئی اعتراض نہیں لیکن میں عرض کر رہا ہوں کہ جناب میری پوری بات تو سنیں۔

جناب چیئرمین۔ میں ان کی بات سن لوں۔ یہ صحیح کہہ رہے کہ اس بل پر بات کریں۔

(مداخلت)

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ اس بل پر بات کروں گا کہ جی یہ جو plea لے رہے ہیں، میں اس کے بارے میں یہ کہہ رہا ہوں اور جناب آخر میں ختم کر رہا ہوں ۔ ایک منٹ، آدھا منٹ۔

جناب چیئرمین۔ جی۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ ختم اس بات پہ کر رہا ہوں کہ جناب جس بنیاد پہ آپ ان کی مدد کر رہے ہیں kindly پھر ان سے یہ بھی کہیں کہ دوسرا بھی پاس کریں۔ نہیں جناب میں ان کو بتا رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ وہ جب آئے گا پھر بات کریں گے ۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ وہ تو چھوڑ دو۔ یہ تو پاس کرائیں۔ جناب آپ سے پھر عرض کروں گا کہ خدا کا واسطہ ہے کہ اسے مذاق مت بنائیں۔ ہم ان سے بار بار کہہ رہے ہیں کہ اس کا مذاق مت بنائیں اور مہربانی کر کے پارلیمنٹ کے اندر جو قوانین پاس کریں وہ کسی طریقہ کار کے مطابق کریں۔

جناب چیئرمین۔ O.K. جی ۔ جی جناب بشیر مٹہ صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ میں یہ بات کرنا چاہتاہوں کہ جب وہ ایک amendment introduce ہوا تو ہمارے ساتھی پیپلز پارٹی کے واک آؤٹ کر گئے حالانکہ جو amendment introduce ہوا وہ ایک positive amendment تھا اور وہ ان کے ساتھ discuss ہو چکا تھا۔ یہ واک آؤٹ انہوں نےاس لئے کیا کہ ان کو دو دکھ ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ یہ چاہتے ہیں کہ حکومت میں بیٹھے رہیں اور ڈنڈا ان کے ہاتھ میں ہو ۔ دوسرا، ایسا قانون بھی ان کے ہاتھ میں ہو جیسے 75 ۔ میں انہوں نے بنایا تھا۔ اور جیسے انہوں نے اس سے کام لیا تھا یہ کہتے ہیں کہ کاش اب بھی ہماری حکومت ہوتی اور اس کو ہم استعمال کرتے۔ اور جب ان کی حکومت نہیں ہے اور اس قانون میں ایک اچھی ترمیم کی جا رہی ہے تو دکھ ان کو یہ تھا۔ پھر اس کے بعد یہ آ گئے اور انہوں نے یہ question raise کیا۔ جو یہ rules کا question ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ جو ابھی بل پیش ہوا ہے اس کے بارے میں Law Adviser سے میں صرف ایک question پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا Law Ministry میں ایسے robots ہیں یا computers ہیں جو ان بلوں کو کھاتے ہیں یا رکھتے ہیں اور صرف آخری دن میں release کرتے ہیں۔

what is the problem in the Law Ministry? I mean why should the Bills come to the Senate when the Ordinances are about to expire? Or the Bills are introduced on a day when the Senate is going to be prorogued?

ان کو کیا اس کا علم نہیں ہوتا۔ کس طرح پارلیمنٹ میں کام کیا جاتا ہے۔

so I would request the Law Adviser Sir, the point is that the government should have a regular Law Minister because the Adviser sits but he cannot introduce the Bills and I can also see that he does not even advise his colleagues how to introduce the Bills. So the government should have a regular Law Minister and should not make a joke of law making.

Mr. Chairman: According to my ruling, he can introduce the Bills. I don't know why......

میری ruling کے مطابق تو کر سکتے ہیں اور میرا خیال ہے----

Mr. Bashir Ahmed Matta: I have never seen him, introduce the Bills. So I will request him.

Mr. Chairman: The added advantage he has is that he is a Senator in any case.

Mr. Bashir Ahmed Matta: Although we are a part of this government but we want that the government should be run properly so that we can set a good example and model before the people. So I would request the Law Adviser that in future, he should be serious about introducing the Bills and the matter of legislation and he should order it, coordinate it and implement it in such a way that we present a good example before others. The way it is being done now really leaves much to be decided. Sir, that is all I wanted to say.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir only few moments back there was lot of clamour to enforce the bill, to enforce the rules truly and faithfully. Now after the first motion has been taken up and passed by the House, there is no point in saying that you should reiterate to the step back , that is not possible because the House has adopted the motion.

Mr. Chairman: OK. Then I will put the caluses.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: One minute, one minute, this is an urgent bill and this bill should be passed, this is well considered bill we are just serious, this is a bill which provides adequate punishment for every ofence and I do not think that the only purpose is that it should not be passed in time that is the only purpose. So we support this bill and it should be passed.

Mr. Chairman: Ok. I will put it. The question is that Clauses 2 to 78 do form part of the bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The question is that schedule do form part of the Bill.

(Themotion was carried)

Mr. Chairman: The question is that clause 1, short title and commencement and the preamble do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, short title and commencement and preamble do form part of the Bill.

جی پڑھ دیں جی۔

Ch. Shujaat Hussain: I beg to move that the Bill to consolidate and amend the law relating to Narcotics, drugs and psychotropic substances (The Control of Narcotic Substances Bill, 1997) be passed.

Mr. Chairman: It has been moved by Ch. Shujaat Hussain the Minister for Interior and Narcotics Control that the Bill to Consolidate and amend the laws relating to Narcotics drugs and psychotropic substances the control of Narcotic substances Bill 1997 be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Bill stands passed.

جناب چیئرمین - Now there is one supplementary item on the agenda اس کا کیا کرنا ہے جناب ۔ جی سپلیمنٹری آئٹم ہے سی آر پی سی کے بارے میں کچھ ہے ۔ جی اس کو کیا کرنا ہے ۔ آج ٹیک اپ کرنا ہے، نہیں کرنا ہے؛ کیا کرنا ہے ۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: It has been skipped already.

جناب چیئرمین۔ کیوں جناب راجہ صاحب ۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir we will oppose it.

جناب چیئرمین۔ اب وقت بھی کافی ہو رہا ہے میرے خیال میں اپوزیشن والے بھی نہیں ہیں اور آپ لوگ بھی تیار نہیں ہیں تو پھر مناسب نہیں ہوگا اس کو ٹیک اپ کرنا ۔او کے جی دس بج گئے ہیں جی ویسے بھی۔

So I read the order of prorogation, in exercise of powers conferred that Clause 1 of Article 54 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan I hereby prorogue the Senate on the conclusion of its sitting on Thursday the 3rd July, 1997.

Signed

Farooq Ahmed Khan Leghari,

President

President of Pakistan

(The House then prorogued sine die)